پتھروں کی کہانی

RUBY یاقوت	OPAL سنگ دودھیا
ALEXANDRITE الیگزنڈرائٹ	STAR SAPPHIRE نیلم
ONYX سنگِ سلیمانی	JADE سنگِ سیم
TOURMALINE ترمرے	EMERALD زمرد
GREEN PERIDOT سبز پریڈوٹ	TOPAZ پکھراج
TURQUOISE فیروزہ	DIAMOND ہیرا
BERYL زبرجد	MALACHITE میلے چائٹ
AQUAMARINE زبرجد	CHRYSOBERYL بلوری زبرجد
LAPIS LAZULI لاجورد	AMETHYST ایمے تھسٹ
PEARL مروارید	MOSS AGATE عقیق
STEATITE سٹیٹائٹ	CARNELIAN رودراکھ

مرتبہ
کاشف البرنی

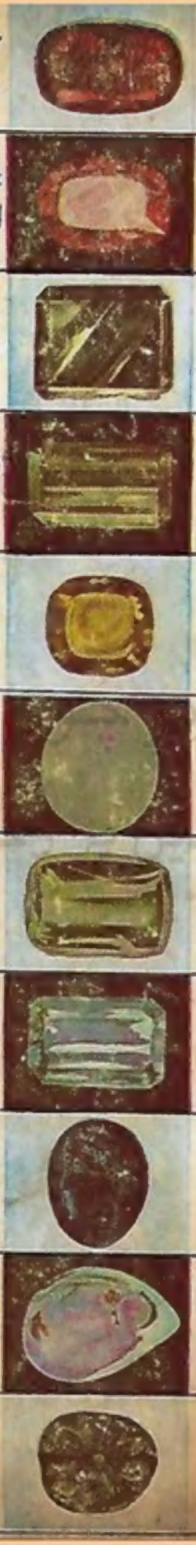

RUBY	یاقوت	OPAL	سنگ دودھیا
ALEXANDRITE	الیگزنڈرائٹ	STAR SAPPHIRE	نیلم
ONYX	سنگِ سلیمانی	JADE	سنگِ سیم
TOURMALINE	ترمرے	EMERALD	زمرد
GREEN PERIDOT	سبز پریڈوٹ	TOPAZ	پکھراج
TURQUOISE	فیروزہ	DIAMOND	ہیرا
BERYL	زبرجد	MALACHITE	میلے چائٹ
AQUAMARINE	زبرجد	CHRYSOBERYL	بلوری زبرجد
LAPIS LAZULI	لاجورد	AMETHYST	ایمے تھسٹ
PEARL	مروارید	MOSS AGATE	عقیق
STEATITE	سٹیٹائٹ	CARNELIAN	رودراکھ

مرتبہ
کاش البرنی

اعداد کی حیرت انگیز مخفی قوتوں کا انکشاف

عددوں کی حکومت

حصّہ اوّل

اس کتاب میں اعداد کی سائنس کے حیرت انگیز نتائج بیان کئے گئے ہیں۔ ہر شخص اپنی تاریخ پیدائش کے عدد۔ نام کے عدد اور دیگر مختلف اعداد کے ماتحت کام کرتا رہتا ہے یہ نمبر اس کی قسمت۔ قوت عمل۔ کام۔ کاروبار اور تمام دنیاوی کاموں میں کیسے دخل انداز ہوتے ہیں؟۔ کیسے مدد کرتے ہیں؟۔ ان کو مفصل طریقے سے بیان کیا گیا ہے۔ استخراج آسان ہے۔ حکم لگانا آسان ہے۔ اور تجربہ کرنا آسان ہے۔ اس میں سات باب ہیں۔

پہلا باب	اعداد اور کواکب
دوسرا باب	عدد ذات
تیسرا باب	اعداد کے تعلقات
چوتھا باب	آپ کی زندگی کے مخصوص نمبر
پانچواں باب	اعداد سے جواب برآمد کرنا
چھٹا باب	مستقبل کے حالات معلوم کرنا
ساتواں باب	اعداد کے اسرار

موافق رنگ۔ موافق ادویات۔ موافق جگہ۔ موافق نمبر۔ موافق لوگ معلوم کرنا۔ ملکی نتائج۔ مقاموں کے نتائج۔ مقابلہ کے نتائج۔ قیمتوں کے نتائج۔ شیئرز کے نتائج۔ ریس کے نتائج وغیرہ معلوم کرنا۔ ستر عنوانات میں ایسی کارآمد معلومات دی گئی ہیں۔ جو زندگی کے ہر شعبہ میں رہنمائی کرتی ہیں۔ کم تعلیم یافتہ آدمی بھی پورا پورا فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

قیمت ۱۰ روپے علاوہ محصول ڈاک

اوراق پبلشرز۔ کراچی ۵

پتھروں کے سحری خواص

حصول برکات کے لئے جواہرات پہننے کا طریقہ

اعتقادات اور حقائق

مرتبہ

کاشف البرنی

ایڈیٹر رسالہ روحانی دنیا

اوراق پبلشرز کراچی نمبر ۵

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ٥

وَمَا ذَرَاَ لَكُمْ فِى الْاَرْضِ
مُخْتَلِفًا اَلْوَانُهٗ ؕ اِنَّ فِىْ
ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّذَّكَّرُوْنَ ۝

اور جو چیزیں تمہارے فائدہ کے لئے اس نے زمین میں پیدا کر رکھی
ہیں اور ان کی مختلف رنگتیں ہیں۔ ان میں بھی ان لوگوں کے لئے
جو غور و فکر کو کام میں لاتے ہیں۔ قدرت خدا کی بڑی نشانیاں ہیں

پتھروں
کے
سحری
خواص

جواہرات کے اقسام۔ رنگ۔ خواص۔ ماہیئت

جمیع خواص سحری و فوائد طبی

اور

جواہرات کا کواکب سے تعلق

اور

ان کا سعد و نحس جاننا

نیز

رنگ کے استعمال کا نظریہ

مطبوعات اوراق

مرچو
اے مالکِ کل میرے والدین پر رحم فرما ...... آمین

جملہ حقوق محفوظ ہیں

بار دوم ------ ۱۹۸۰ء
تعداد ------ ایک ہزار
مطبوعہ ------ فضلی سنز لمیٹڈ۔ اردو بازار، کراچی
کتابت ------ محمد اسلم
قیمت ------ ۱۸ روپے

ناشر
کاشف البرنی، حارث عثمانی
پرنٹر پبلشر
اوراق پبلشرز، کراچی نمبر ۵

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	دیباچہ	۹
	باب اول	
۲	اصطلاحات	۱۳
۳	جواہرات کا انتخاب	۱۸
۴	برتھ اسٹون	۱۹
۵	شادی کی نحوست دور کرنے والے جواہرات	۲۰
۶	طبی خرابیوں اور کواکب نقائص دور کرنا	۲۰
۷	جدول بروج و کواکب	۲۱
۸	پتھروں کے خواص بلحاظ رنگ	۲۱
۹	اقسام جواہر	۲۵
۱۰	جدول درجہ اول کے جواہرات	۲۶
۱۱	جدول درجہ دوم کے جواہرات کے نام	۲۷
	باب دوم	
	درجہ اول کے جواہرات	
۱	الماس	۲۹
۲	یاقوت	۳۳
۳	نیلم	۳۷
۴	زمرد	۴۳
۵	پکھراج	۴۶
۶	مروارید	۴۸
۷	مرجان	۵۰
۸	لہسنیا	۵۲
۹	ترقون	۵۳
	باب سوم	
	درجہ دوم کے جواہرات	
۱	زبرجد	۵۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲	اکوامرائن	۵۹
۳	لعل رمانی	۵۶
۴	کارنڈم	۵۷
۵	کرسچ	۵۷
۶	کارکینک	۵۷
۷	الیکزینڈرائٹ	۵۸
۸	پنک	۵۸
۹	فیروزہ	۵۸
۱۰	عقیق	۶۰
۱۱	کالسڈونی	۶۲
۱۲	رودماکو	۶۳
۱۳	سنگ سلیمانی	۶۴
۱۴	سنگ یشم	۶۵
۱۵	اوپل	۶۷
۱۶	سنگ ستارہ	۶۹
۱۷	ایمے تھسٹ	۶۹
۱۸	حجر الدم	۷۰
۱۹	ہیکیم	۷۱
۲۱	تدمری	۷۲
۲۲	کہربا	۷۲
۲۳	حجر القمر	۷۳
۲۴	حجر الشمس	۷۴
۲۵	سنگ سیم	۷۵
۲۶	پریڈٹ	۷۵
۲۷	اودے وائٹ	۷۵
۲۸	میلے کائٹ	۷۶
۲۹	سنگ سیاق	۷۶
۳۰	لیبری ڈور	۷۶
۳۱	ردچک	۷۷
۳۲	اوت پلی	۷۷
۳۳	گندہ شیشہ	۷۷
۳۴	سیسس	۷۷
۳۵	نیلانگ	۷۷

باب چہارم

درجہ سوم کے جواہرات

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	لاجورد	۷۸
۲	بلور	۷۹
۳	یشب	۸۰
۴	حجر الاحمر	۸۱
۵	حجر الاشفا	۸۱
۶	حجر الاشالف	۸۱
۷	حجر الفریقی	۸۱
۸	حجر البرقی	۸۱
۹	حجر البہادی	۸۱
۱۰	حجر البعتر	۸۲
۱۱	حجر البار	۸۲
۱۲	حجر البرام	۸۲
۱۳	حجر البوہری	۸۲
۱۴	حجر المحبہ	۸۲
۱۵	حجر النعد	۸۳
۱۶	حجر الیہود	۸۳
۱۷	حجر الحوت	۸۳
۱۸	حجر الخطاطیف	۸۳
۱۹	حجر النار	۸۳
۲۰	حجر الارمنی	۸۳
۲۱	پارس	۸۴
۲۲	لالڑی	۸۴
۲۳	لیلی	۸۴
۲۴	ترشادا	۸۴
۲۵	سنیلا	۸۴
۲۶	دھونیلا	۸۴
۲۷	نرم	۸۴
۲۸	سیندوریا	۸۴
۲۹	کھیلایا جامونیا	۸۴
۳۰	تامڑا	۸۴
۳۱	سنگ کوری	۸۴
۳۲	گاؤدنت	۸۴
۳۳	رامنی	۸۴
۳۴	پتنگ بوچھادا	۸۵
۳۵	سنگ رات	۸۵
۳۶	سنگلی	۸۵
۳۷	ایمانی	۸۵
۳۸	حجر الحیار	۸۵
۳۹	تیلیا	۸۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۴۰	بیروج	۸۵
۴۱	مرگوج	۸۵
۴۲	حدید	۸۵
۴۳	سنگ دہیری	۸۵
۴۴	داہنا فرنگ	۸۵
۴۵	سنگ مرمر	۸۵
۴۶	سوہن مکھی	۸۶
۴۷	پائی زہر	۸۶
۴۸	زہر مہرہ	۸۶
۴۹	سنگ قدرت	۸۶
۵۰	گئوبا	۸۶
۵۱	کسوٹی	۸۶
۵۲	سنکھیا	۸۶
۵۳	دہنگ ضعیف	۸۶
۵۴	سنگ جراحت	۸۶
۵۵	دارچینی	۸۶
۵۶	سنگ مکڑی	۸۶
۵۷	لودھیا	۸۷
۵۸	سنگ بانسی	۸۷
۵۹	حباس	۸۷
۶۰	سفری	۸۷
۶۱	البری	۸۷
۶۲	چیٹی	۸۷
۶۳	پاتھری	۸۷
۶۴	سنگ لاس	۸۷
۶۵	سنگ سیماب	۸۷
۶۶	جائے مانی	۸۷
۶۷	دانتلا	۸۷
۶۸	پن گھیں	۸۷
۶۹	سنگ یارتوا	۸۷
۷۰	گوئنڈری	۸۷
۷۱	مریم	۸۸
۷۲	اجرا	۸۸
۷۳	دمتری	۸۸
۷۴	اہلیا	۸۸
۷۵	ٹرمن	۸۸
۷۶	اوپل	۸۸
۷۷	سنگ جٹہ	۸۸
۷۸	کہارا	۸۸
۷۹	کانسلا	۸۸
۸۰	مقناطیس	۸۸
۸۱	عقیق کلہار	۸۹
۸۲	سنگ سرمہ	۸۸
۸۳	سنگ سیاہ	۸۸

باب پنجم

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱	انسانی زندگی پر رنگ کا اثر	۹۰
۲	عورتوں کے لئے خوش بختی کے رنگ	۹۷
۳	دائرۃ البروج بلحاظ رنگ	۱۰۲
۴	حاضرات الحجر	۱۰۳

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیباچہ

اس دنیا کے اندر عناصر کا جو کیمیائی عمل ہو رہا ہے۔ قادر مطلق کی جو جو صناعیاں ظاہر ہوتی ہیں اور ہوتی رہتی ہیں جبکہ اس کی کنہ غواص کے ادراک میں عاجز ہیں۔ اور اس کی قدرت کاملہ نے جو چیز بھی ظاہر کی۔ اس کے بھید جانتے۔ فائدہ حاصل کرنے میں انہوں نے حتی الامکان کوششیں کیں پہچان ہیں کی۔ اور جب تک ماہیت دریافت نہ کر لی۔ دم نہ لیا۔

قدرت کے ان نوادرات میں سے ایک جواہر ہیں۔ زمانہ قدیم میں ہی ان کے متعلق متعدد کتب اور رسائل لکھے گئے تھے۔ پتھروں کے متعلق کتاب لکھنے والے کے لئے یہ موضوع نیا نہیں۔ کثیر معلوماتی لٹریچر مل جاتا ہے۔ میں نے اس کتاب کو مرتب کرنے کے لئے پلائنی۔ نکل، لوی کشش۔ آدن پک کی کتابوں میسوطو۔ پنڈار۔ تھری جکس کے رسائل سے استفادہ حاصل کیا۔ مار بودس۔ سر دائلر سکاٹ۔ حکیم آرنیس نے جو سحری خواص بیان کئے ہیں۔ ان کو نوٹ کیا ہے۔ علم نجوم اور جواہرات کے نظریہ کو گریٹ ڈایامنڈ آف دی ورلڈ۔ دی بک آف چارمز اینڈ طلسمان مطبوعہ انگلینڈ۔ اور چند ہندی کتابوں سے اخذ کیا ہے۔ خواص کو مجمع الجواہرات اور آئینہ جواہر سے لیا ہے۔ زیادہ تر مدد خصوصاً قسم سوم کے جواہرات کو آخر الذکر کتاب سے اخذ کیا گیا ہے۔ جو پنڈت امر ناتھ کی لکھی ہوئی ہے بعض اس لئے کہ پڑھنے والے کو عام پتھروں کے ناموں سے بھی آگاہی ہو جائے اور اعتبار کے لئے مفید ہو۔

اس کتاب کے لکھنے کا مقصد محض ان لوگوں کی رہنمائی تھا۔ جو انگشتریوں میں نگ کا انتخاب چاہتے

ہیں۔ اس لحاظ سے ایک جدول مرتب کر دینا اور ان کے سحری خواص لکھ دینا کافی تھا۔ مگر جواہر کے خواص کیمیاوی مرکبات۔ رنگ۔ طبعی افعال اور سحری خواص محض اس لئے دیئے گئے۔ تاکہ وہ لوگ جو پتھروں کی حقیقت سے واقف نہیں۔ ان کو بھی ان کی پوشیدہ قوتوں کا علم ہو جائے اور منکر تاثیر کے لئے راہ فرار نہ رہے۔ ان کو یہ معلوم ہو جائے کہ حاصل یہ مسئلہ علم معدنیات اور کیمسٹری سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ان کے کیمیاوی مرکبات ہی انسان کو فائدہ پہنچاتے ہیں۔ خواہ وہ فائدہ کے حصول کے لئے پہنے یا امراض کو دور کرنے کے لئے ادویات کے ذریعہ کھائے۔

ہر چیز تدبیر کی محتاج ہوتی ہے۔ اسی طرح جواہر کا استعمال بھی تدبیر سے ہونا چاہیئے۔ تب ہی فائدہ ہوگا۔ مثلاً دوائی میں استعمال کرنے کے لئے کشتہ کرنا ضروری ہے اور اس کے ذاتی خواص سے فائدہ اٹھانے کے لئے خاص نگ کا انتخاب کرنا۔ رنگ اور ماہیت دیکھنا۔ خاص وقتوں میں اور خاص حالتوں میں نگ لگوانا بھی تدبیر ہے۔ جب تک موافق تدبیر اختیار نہ کی جائے گی۔ اس کا متعلق فائدہ حاصل نہ ہوگا۔ اس فائدہ کو جاننے کا نام سحری خواص ہے۔

یہ یاد رکھیں۔ کہ نقلی اور ناقص جواہرات کوئی فائدہ نہیں دیتے۔ آج کل ہر قسم کے جواہر نقلی بن رہے ہیں اور اب تو شیشہ کے علاوہ پلاسٹک کے بھی بننے شروع ہو گئے ہیں۔ سب سے پہلے تسلی کریں کہ جواہر اصلی ہے۔ اس کے بعد اپنے ستارہ کے موافق رنگ کا انتخاب کریں۔ اس کے بعد اس کے عیبوں پر نگاہ ڈالیں۔ عیب دار نگ بھی قطعی فائدہ نہ کرے گا۔ کوشش کریں کہ نگ اسی دھات کی انگشتری میں لگائیں۔ جو آپ کے ستارہ کی متعلقہ دھات ہو۔ تاکہ جہاں تک ممکن ہو۔ دھات اور جواہر کی تاثیر سے فائدہ حاصل کیا جا سکے۔ سحری خواص کا فائدہ اُٹھانے کے لئے جس قدر صفات کی ضرورت تھی۔ وہ مہیا کر دی گئی ہیں۔ جواہر کا علم بھی ایک خاص علم ہے اس لئے اس کی معلومات علمی نقطۂ نظر سے دی گئی ہیں۔

درجہ اوّل کے جواہر لیں یا درجہ دوم کے۔ کوئی خاص بات نہیں۔ کہ درجہ کونسا ہے جو بھی گوہر ہو اصلی ہو۔ وزن کا لحاظ بعض جواہر میں قائم رکھا جاتا ہے بعض میں نہیں۔ بعض میں خاص خیال کے وقت وزن مقرر کیا جاتا ہے۔

انگشتری میں جڑوتے وقت یہ بھی خیال رکھیں کہ نیچے کی طرف سے انگشتری کا عقب بند نہ ہو۔ بلکہ کھلا ہو۔ جواہر انگلی سے مس کرے یا نہ کرے۔ کوئی حرج نہیں۔ البتہ اگر نگ کے نیچے کوئی تعویذ رکھنا ہو تو نچلا حصہ بند کروا لینا چاہیئے۔

درجہ اوّل کے جواہر تسعہ کے ساتھ صلابت۔ قوت تجلی۔ قوت انعکاس اور اس کے کیمیاوی مرکبات دیئے گئے ہیں۔ باقی درجہ دوم و سوم کے جواہرات کے ساتھ نہیں دیئے گئے۔ وجہ یہ کہ کتاب

کی نفس مضمون کے ساتھ ان کا تعلق نہیں۔ پہلے جواہر کے ساتھ ماہیت دینے کا مقصد ان کے اجزائے ترکیبی اور معدنی قوتوں کو ظاہر کرنا تھا۔ تاکہ تاثیرات کی وجہ کا علم ہو سکے۔ اسی قسم کے کیمیاوی مرکبات سے تمام اقسام کے جواہر بنتے ہیں۔ ہر ایک میں مختلف قوت برقی و قوت انعکاس ہے۔

بعض لوگ یہ سوال کرتے ہیں۔ کہ کس دھات میں نگ لگائیں۔ علم نجوم کے نقطۂ نظر سے تو بے شک ہر ستارہ کی دھات الگ ہے۔ مگر عام طور پر انگشتری کے لئے سونا یا چاندی صرف دو دھاتیں ہی استعمال میں لائی جاتی ہیں۔ باقی دھاتیں خاص امراض کو رفع کرتے وقت استعمال کرتے ہیں۔ سونا ایک اعلیٰ درجہ کی دھات ہے۔ اگر اس میں گوہر جڑوا کے پہنا جائے۔ تو نتیجہ خیز ہوتا ہے لیکن سونا ان لوگوں کو استعمال کرنا چاہیئے۔ جو طلوع یا غروب یا دوپہر کے وقت پیدا ہوتے ہیں۔ ان کی انگشتری بھی انہی وقتوں میں پہنی جائے تاکہ نتائج کا صحیح پتہ دے۔ وہ لوگ جو بعد دوپہر یا شام یا رات یا قبل صبح صادق پیدا ہوئے ہوں۔ ان کو چاندی کی دھات استعمال کرنا چاہیئے اور چاندی کی انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے۔ وہ لوگ جن کا ستارہ شمس ہے یا قمر ہے۔ ان کو کبھی کوئی مصنوعی دھات نہ پہننی چاہیئے۔ نقصان دے گی۔ کچھ زیادہ خرچ کر کے اصلی دھات کی چیزیں حاصل کرنا چاہئیں خواہ سونا ہو یا چاندی۔

ہر جواہر میں مختلف رنگ ہوتے ہیں یا مختلف رنگوں کے شیڈ ہوتے ہیں۔ جو ان کے اصلی رنگ کے علاوہ ہوتے ہیں۔ اس لئے جب بھی کوئی گوہر اپنے لئے انتخاب کریں۔ تو اس میں اپنا موافق رنگ انتخاب کریں۔ یہ کوئی ضروری نہیں۔ کہ اس کا اصلی رنگ ہی خریدا جائے۔ انتخاب میں رنگ کا لحاظ ضروری ہے اور رنگ ہی سب سے بڑی وجہ ہیں۔ جو انسان پر اپنے اثرات پتھر کی کیمیاوی بناوٹ کے ذریعہ کرتے ہیں۔ رنگوں کے اختلاف سے ان کے سحری خواص میں فرق ہو جاتا ہے۔ ہم نے اس امر کی وضاحت کے لئے برج کے رنگوں کے دائرہ کو طبع کیا ہے جس کی توضیح آخر کتاب میں کی گئی ہے۔

اس امر کی سخت احتیاط رکھیں کہ وہ انگشتریاں جن پر اسماء الٰہی یا نقوش ہوں ان کو بحالت نجس مس کرنا یا بیت الخلاء لے جانا منع ہے۔ انگشتری کو اتار کر پاخانہ و پیشاب کے لئے جانا چاہیئے اور استنجا کرنے کے بعد پہن لینا چاہیئے۔

کاشف المعرفی

باب اوّل

اعتقادات

جواہرات کی پیدائش

جواہرات کا ذکر زمانہ قدیم کے مشہور و معروف مصنفوں کی تصنیفات میں موجود ہے۔ جو اس امر کی دلیل ہے کہ متقدمین جواہرات کے خواص اور قدر و قیمت سے اچھی طرح واقف تھے۔

ہندوستان کی قدیم کتب پرانوں اور شاستروں میں جواہرات کا ذکر عجیب و غریب قصہ کہانیوں کے ساتھ موجود ہے۔ جواہرات کی پیدائش کے متعلق لکھا ہے کہ زمانہ قدیم میں ایک بڑا طاقتور راکھشش بالاسو نامی گذرا ہے جس نے اپنے زور بازو سے اندر اور دیگر دیوتاؤں کو مغلوب کر لیا تھا۔ جب دیوتاؤں کو یقین ہو گیا کہ یہ حریف نامغلوب ہے۔ تو انہوں نے التدعا کی۔ کہ وہ ہمارے جگ میں قربانی کا حیوان ہو۔ اس نے منظور کیا۔ اور ان کے جگ میں مارا گیا۔ اس کار نیک میں کام آنے کے باعث اس کے اعضاء تمام آسمان میں بکھرے اور زمین میں جہاں کہیں گرے۔ وہاں جواہرات کی کانیں پیدا ہو گئیں۔ جہاں ہڈیاں گریں وہاں الماس پیدا ہوئے۔

ایک پوران میں لکھا ہے۔ کہ راجہ اندرسین نے شیوجی مہاراج کی پرستش کر کے ایک رتن چنتامنی حاصل کیا۔ جس کے ساتھ لوہا۔ تانبا وغیرہ دھاتیں لگ کر سونا بن جاتی تھیں۔ اسی طرح اور بھی رتنوں کے عجیب عجیب قصے لکھے ہوئے ہیں۔

علمائے فارس جواہرات کی پیدائش کے بارہ میں لکھتے ہیں کہ زمین کے اندر کے کنکر جب مدت تک اکٹھے رہتے ہیں۔ تو ان میں آگ۔ پانی وغیرہ عناصر دخل پذیر ہوتے ہیں۔ انہی چاروں مادوں میں حرارت

برودت۔ رطوبت۔ یبوست میں سے کسی ایک کی زیادتی کے باعث پتھروں کے رنگ میں اختلاف ہوتا ہے۔ مثلاً جن پتھروں میں برودت اور رطوبت زیادہ ہو۔ ان کا رنگ سفید ہوتا ہے۔ جن میں دونوں مادے کم ہوں۔ ان کا رنگ سیاہ ہوتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

علمائے یورپ ان منقولات کے قائل نہیں۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ کل دنیاوی اشیاء میں قوت جاذبہ ہے۔ اسی طاقت کے اثر سے کل اشیاء پیدا ہوئیں یعنی جب دو یا دو سے زیادہ عناصر اس قوت کے ذریعہ ایک دوسرے میں خلط ملط ہوتے ہیں۔ تو ان سے کوئی شے جو ان سے ماہیت میں مختلف ہوتی ہے۔ بن جاتی ہے یہی حال جواہرات کا ہے۔ ان کی پیدائش بھی انہی عناصر کے باہم ترکیب پانے کے باعث ہوتی ہے۔ جن سے دنیا کی اور اشیاء پیدا ہوتی ہیں۔ مثلاً کوئلہ۔ پھٹکری۔ سوہاگہ۔ نوشادر۔ گندھک اور دیگر الیقین وغیرہ کیمیائی ترکیب پا کر قلمیں بندھ کر خوشنما پتھر بن جاتے ہیں۔ ان کے ساتھ کئی طرح کے اجزاء مائیہ و انجرہ ارضی اور مختلف قسم کی گیس مخلوط ہوتی ہیں۔

زمانہ قدیم اور جواہرات

ہندوستان میں تاریخی زمانہ سے بھی ہزارہا سال پیشتر ان جواہرات کا رواج تھا۔ حضرت سلیمانؑ کے وقت بھی لوگ فخر و عزت سے جواہرات رکھتے تھے۔ کہتے ہیں حضرت نوحؑ کی کشتی میں جواہرات کی چمک کے سوا اور کوئی روشنی نہ تھی۔ مصر میں درجہ دوم کے جواہرات زمانہ سلف سے رائج تھے۔ اعلیٰ پادریوں کا لباس جواہرات سے مزین ہوا کرتا تھا۔ عبرانی زبان میں بھی پتھروں کے نام ملتے ہیں۔ سن عیسوی سے چھ یا سات سو سال پیشتر یونانیوں کو بھی ان جواہرات کی واقفیت ہوئی۔ حکام وقت بیش قیمت پتھروں کو اپنی انگوٹھیوں میں پہننے لگے تھے۔ چنانچہ ہیروڈوٹس۔ افلاطون۔ ارسطاطالیس۔ تھیوفریسٹس فی زمانہ بڑے حقائق و دقائق عالم گذرے ہیں۔ سکندر اعظم کے وقت انگشتریوں اور زیورات میں مزین کئے جاتے تھے چودھویں صدی میں اہل ہسپانیہ اور اٹلی بھی جواہرات کو بافراط پہننے کے باعث مشہور ہو گیا۔

قدیم زمانہ میں لوگ جواہرات پر طرح طرح کے نقش کھدوا کر اپنے معبودوں کی بھینٹ چڑھایا کرتے تھے۔ عیسائیوں نے بارہ رسولوں کے لئے بارہ جواہر مقرر کئے تھے۔ کتب شیعہ مثلاً تحفہ عالم شاہی، ہدایۃ الائمہ، رحمت الغریٰ، مصباح، تذکرہ، کنز الحقائق وغیرہ میں مختلف رنگ اور پتھر بارہ اماموں سے منسوب ہیں۔ اور انہوں نے مختلف کلمات نگوں پر کندہ کرائے تھے۔ مثلاً لکھا ہے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام کے دست مبارک میں فیروزہ کی انگوٹھی تھی۔ جس پر اللہ الملک کندہ تھا۔

کرامات و سحری خواص

سحر و کرامات کا مطلب یہ ہے کہ ایسی بات جو قانون قدرت کے خلاف معلوم ہو۔ زمانہ قدیم

میں جو بات ذہن میں نہ آتی تھی۔ اُسے سحر کہہ دیا جاتا تھا۔ حالانکہ اگر کوئی ایسا فعل دیکھ کر جو اس کی سمجھ میں نہ آسکے۔ اُسے سحر کہہ دے اور کہے کہ یہ خلاف قدرت ہے۔ تو غلط ہے۔ اس لئے کوئی بشر یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ وہ تمام قوانین قدرت پر حاوی ہے۔ خدا کی ذات غیر محدود ہے تو اس کے قوانین بھی غیر محدود ہیں۔ اکثر ایسے ہیں کہ عقل و وہم کے زور سے نہیں کھل سکتے۔ تاہم اس کے اثرات دیکھے جاتے ہیں۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ الماس پہن لیا۔ تو دشمنوں پر فتح حاصل ہوگی۔ یہ تو ایک ناچیز اور بے طاقت سنگریزہ ہے۔ تو اس کا جواب اوپر کے فقرہ میں موجود ہے۔ کہ ان لوگوں کا علم ناکافی ہوتا ہے۔ جب یہ تسلیم شدہ امر ہے کہ قوانین قدرت لاانتہا ہیں۔ تو یہ کہنا کہ یہ ناچیز سنگریزہ ہے۔ کتنی نادانی ہے۔ وہ لوگ جنہوں نے جواہرات کے سحری خواص بیان کئے ہیں۔ بظاہر ان لوگوں کو جن کو قوانین قدرت کے چند اصول معلوم ہیں۔ خلاف قانون دکھائی دیتے ہیں۔ لیکن دراصل حیطہ قوانین قدرت سے باہر نہیں ہوتے۔ جو لوگ رازِ فطرت سے زیادہ واقف ہیں۔ وہ سحر اور طلسم کو بھی فطرت کے اصولوں سے سمجھتے ہیں اور انہیں خلاف قیاس معلوم نہیں ہوتے۔ مثلاً فاسفورس کو جب پانی میں ڈالتے ہیں۔ تو پانی کا آکسیجن اس کے ساتھ ملتا ہے اور وہ جلنے لگتا ہے۔ جو شخص اس اصول سے واقف نہیں اس کے نزدیک یہ بات خلاف قیاس و سحر ہوگی۔ کہ پانی میں آگ لگ جائے۔ جب وہ لاعلمی سے اس خاصیت کو نہ جانے گا۔ تو خلاف قانون قدرت خیال کرے گا۔

خواص اور طاقتوں سے فائدہ ہونا یا نہ ہونا

بعض کہتے ہیں۔ اگر ان میں تاثیریں فطری ہیں۔ تو کئی لوگ ہیں۔ جو ایسے ایسے پتھر پہنے پھرتے ہیں جس کی بڑی بڑی طاقتیں بیان کی گئی ہیں۔ لیکن انہوں نے کبھی کوئی تاثیر نہیں دیکھی۔ ان کو جاننا چاہیئے کہ ہر وقت ہر کس و ناکس کے جواہر پہننے میں مناسب فائدہ نہ ملنا بھی قانون قدرت کے ماتحت ہے اور کسی کو فائدہ ملنا بھی قانون قدرت کے ماتحت ہے۔

مثلاً جوہریوں کے ہاں مختلف قسم کے جواہر رکھے ہوتے ہیں۔ وہ صرف اس لئے رکھتا ہے کہ روزی کمائے اگر اس کو پاس رکھ کر ان کی برکات کا فائدہ نہ ہو۔ تو کیا تعجب ہے کیونکہ وہ اس عقیدت سے محروم ہوتے ہیں جو اپنی مرادوں اور خواہشوں کی اجابت کے لئے استعمال کرتے ہیں۔ لیکن جو شخص دلی عقیدت سے محض حصول مراد دل کیلئے مناسب طریق پہ جواہر پہنتا ہے تو اس کا موکل عقیدہ اور اعتقاد کے مطابق اس کی حاجت برآری کرتا ہے۔

پتھروں کے موکلات

ایک انگریزی کتاب آرٹ میجک میں لکھا ہے کہ تمام معدنیات اور دنیاوی اشیاء میں طاقت [illegible]

ہے۔ اب یہ ثابت ہو چکا ہے کہ معدنیات میں کئی طرح کی عجیب و غریب طاقتیں اور خواص ہیں اور ان کا کئی فرشتوں سے تعلق ہے۔ سلی بینوٹی جو چودھویں صدی کا عالم فاضل اور کیمیا گر تھا۔ بیان کرتا ہے کہ نیلم، الماس و دیگر جواہرات میں عجیب طاقتیں اور خواص سحری ہیں اور جب قاعدہ کے مطابق ان کا کوئی طلسم یا تعویذ یا نگ بنایا جائے۔ تو کئی فرشتے مطیع ہو جاتے ہیں اور پہننے والے کو نامغلوب بنا دیتے ہیں۔

آرفیوس لکھتا ہے کہ قدرت نے انسان کے لئے ہر ایک طرح کے نیک و بد لازم کئے ہیں اور ساتھ ہی اس کا علاج بھی سکھا دیا ہے۔ ہر ایک آفت کا دفعیہ اور مراد کا حصول پتھروں کے ذریعہ ہو سکتا ہے۔ کیونکہ ان میں کئی طرح کی طاقتیں رکھی ہوئی ہیں۔

کتاب منی مالا کے آخر میں لکھا ہے کہ رفتہ رفتہ جواہرات کے عجیب و غریب خواص سحری آشکارہ ہوتے جائیں گے۔ کتب فارسی و سنسکرت میں ہر جواہر کے طبی خواص لکھے ہیں اور حکماء ان کو ادویات میں استعمال کرتے ہیں۔ اگر ان میں خواص اور طاقتیں ہیں۔ تو ادویہ میں استعمال کرنا کیا معنی رکھتا ہے؟

آنومیکر محسیس نامی [illegible] جواہرات کے خواص باقرہ کی بابت ایک رسالہ لکھا جس میں بلور کے متعلق لکھتا ہے کہ جو شخص روشن شفاف بلور شیشہ ہاتھ میں لے کر بیت کدہ میں جائے گا تو یقیناً اس کی دعا مستجاب ہوگی اور ساگر نے سے چوب خشک پہ رکھ کر شعاع آفتاب میں رکھا جائے تو اس کے بیچ سے وہاں پہلے دھواں۔ پھر آگ اور آخر میں روشن شعلہ نمودار ہوگا۔ اس شعلہ کو متقدمین نائرہ مقدس (HOLY FLAME) کہتے تھے۔ کیونکہ نہیں یقین تھا کہ اس کے ذریعہ دیوتاؤں کو قربانی با آسانی پہنچ سکتی ہے۔

جواہرات کے سحری خواص

جواہرات کی خارجی چمک و دمک اور دلفریبی کے علاوہ ان کی عجیب و غریب کرامات بھی پائی گئی ہیں جن کے باعث لوگ ان کے چاہت کے ساتھ طلب گار ہوتے ہیں زمانہ قدیم سے ہی لوگوں میں یہ اعتقاد چلا آتا ہے کہ جواہرات پہننے سے کئی برکات نازل ہوتی ہیں کئی آفات و امراض سے بچاؤ ہوتا ہے۔ ان کی برکات سے طاقت، دولت، مرتبہ اور خوشی اور کئی برکتیں حاصل ہوتی ہیں کئی جواہر سعد ہوتے ہیں کئی نحس ہوتے ہیں۔ دنیا بھر کی اقوام میں ان کی تاثیرات تسلیم کی گئی ہیں اور آج جبکہ جواہرات کی قوت برقی، قوت انعکاس صلابت اور کیمیاوی مرکبات کا تجزیہ ہو چکا ہے۔ ان کے خواص و برکات کا اندازہ کرنا مشکل نہیں رہا۔

اہل ہنود کی کتابوں میں جواہرات پہننا مذہبی فریضہ ثواب بخش اور سعد کہا گیا ہے۔ بلکہ دیوتاؤں میں خاص جواہر چڑھانے اور معبودوں کے آگے پیش کرنے کے کئی ثواب لکھے ہیں۔ شاستروں مختلف اغراض

کے حصول کے لئے خاص خاص طریق کے زیورات خاص خاص جواہر سے مرصع کرانے درج کیے ہیں۔ جواہرات کے معبود جان کر ان کی پرستش کرنا بھی بہت ثواب ہے۔ چنانچہ ایک پران میں لکھا ہے کہ ہر ایک سال کے ماہ جنیوں کی شرح کے مطابق شیوجی مہاراج کو موتی بنا کر پرستش کرنی چاہیے۔ مثلاً بیساکھ میں نیلم پہننا چاہیے اور الماس کا شیوجی مہاراج بنا کر پوجنا چاہیے۔ اسی طرح مغربی ممالک میں بھی سال کے بارہ ماہ کا ایک ایک جواہر ایک ایک ماہ کے لئے خاص تھا۔ وہ اسی ماہ میں پہنا جاتا تھا۔ اسے برتھ سٹون کہتے ہیں۔

متقدمین یورپ کی تصانیف میں جواہرات کے سحری خواص لکھے ہوئے ہیں۔ یونانی قیصر فرانس ول کو اس واسطے نہیں پہنتے تھے کہ یہ نحس ہے اور بدبختی لاتا ہے۔ گوگنٹ نامی ساحر نے جواہرات کے پوشیدہ خواص لکھے ہیں ان میں یہ بھی لکھا ہے کہ ہر ایک جواہر کا تعلق ایک فرشتہ سے ہے۔ یورپ والے بھی سحری طاقتوں کو مانتے ہیں۔ وہاں بھی اکثر کتب طبع ہوتی ہیں جن میں جواہرات کے مختلف طرح کے زیورات خاص خاص ساعت و ایام میں پہننے کے طریق لکھے ہیں اور ان کے پہننے کے فوائد بیان کئے گئے ہیں۔ چنانچہ لکھا ہے کہ مہیب اور زبردست شخص پر غالب آنے کے لئے بروز اتوار ساعت مشتری میں ایام زائد النور میں خالص سونے کی انگشتری بناؤ اور اس میں یہ سات جواہر الماس، یاقوت، نیلم، زمرد، زبرجد، زرقون، اور پکھراج جڑاؤ، اور اسے پہنو تم کو کسی کا خوف نہ رہے گا۔

منقول ہے کہ جناب امیر المومنین کی انگشتری حدید چینی کی تھی جس کے نگینہ پر اَلْعِزَّةُ لِلّٰهِ کندہ تھا۔ کتاب تحفۃ الاخوان میں طب الائمہ سے نقل کیا ہے کہ ماہ رمضان المبارک کے اول جمعہ کو حدید چینی پر دو سطریں اس طور پر کہ عبارت نیچے اوپر ہو کندہ کرے کعسقوت لا الٰہ الا اللہ الاعز لِلّٰہ ۔ تو سختی و صعوبت سے انسان محفوظ رہتا ہے۔

غرض اتنا لکھنے سے یہ ہے کہ جواہر کے خواص کو ہر قوم کے علماء حکماء اور رشی آدمیوں نے تسلیم کیا ہے۔

تاریخ شہادت

پتھر انسانی قسمت میں جو دخل رکھتے ہیں۔ اس نظریہ کی تاریخ شہادت دیتی ہے۔ چنانچہ ہوپ ڈائمنڈ (HOP-DIAMOND) اپنے اندر ایک المناک تاریخ رکھتا ہے۔ اس کی روحانی قوت یا بدقسمتی شعاعیں اس قدر قاتل ہیں کہ جس شخص کے پاس یہ پہنچا۔ وہ تباہ ہوگیا۔

"ہوپ ڈائمنڈ" کی تاریخ تو طویل ہے لیکن مختصراً بیان کروں گا۔ نیلے رنگ کا ہیرا جس سے نیلی و سفید شعاعیں نکلتی رہتی ہیں۔ برہما کے مندر کی ایک مورتی کی آنکھ سے ۱۷ ویں صدی میں ایک فرانسیسی جوہری نے چرایا۔ ۱۶۶۸ء میں اس نے لوئیس چہاردہم شاہ فرانس کے ہاتھ فروخت کردیا۔ شاہ نے ٹوچیز کو دے دیا۔ ٹوچیز نے فرنچ کورٹ میں رکھی۔ بعد ازاں گلے میں ڈال لیا۔ ہوا یہ کہ پہلے مالک کو کتوں نے پھاڑ دیا۔ فرنچ کورٹ اس کے بعد پھانسی کی سزا پانے والوں کے لئے مخصوص ہوگیا۔ اور ٹوچیز کو انقلابیوں نے قتل کردیا۔

جب فرانس کی شاہی قوت ختم ہوئی تو ایمسٹرڈم کے جوہری کے ہاتھ آیا۔ باپ بیٹے میں جھگڑا ہوا۔

باپ مر گیا۔ بیٹا قلاش ہوگیا۔ اس نے فرانسیسی امیر کے ہاتھ بیچا اور خودکشی کرلی۔ کچھ عرصہ بعد امیر نامعلوم حالات میں مقتول پایا گیا۔ پھر یہ ہیرا ہنری تھامس ہوپ کے پاس فروخت ہوگیا۔ اس کا وارث بھی قلاش ہوگیا۔ ہوپ فیملی کے ایک ممبر نے اسے نیویارک کے جوہری کے ہاتھ فروخت کردیا۔ وہ دیوالیہ ہوگیا اس نے روس کے شہزادہ کانی ٹوسکی کے ہاتھ فروخت کردیا۔ خود تو خودکشی کرلی اور شہزادہ چند دن بعد قتل کردیا گیا۔ پھر ایک یونانی سوداگر نے خریدا جس کی موت کی تصدیق نہیں ہوسکی۔ پھر سلطان عبدالحمید ترکی نے خرید کر بیوی کو پیش کیا۔ چند دن بعد سلطان نے اپنی بیوی کو خود پستول سے مار دیا۔ انقلاب کے وقت ہیرا چرا لیا گیا۔ سلطان ختم ہوگیا۔ ایڈورڈ بیل میکلین ایک امریکن اخبار کے مالک نے ۱۹۱۱ء میں ۵۰ ہزار ڈالر میں خریدا اور اپنی بیوی کو تحفہ کے طور پر دے دیا۔ شوہر نے بیوی کو طلاق دے دی۔ خود دیوالیہ ہو کر پاگل خانے پہنچا۔ ان کا لڑکا کار کے حادثے میں ہلاک ہوا۔ بیٹی خواب آور دوا کھا کر ختم ہوگئی۔ ۱۹۴۸ء میں ایڈورڈ کی دوسری بیوی نے مسٹر ہنری ونسٹن کے ہاتھ ۲ ہزار ڈالر میں فروخت کردیا۔ اس وقت جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ یہ ہیرا مسٹر ہنری کے پاس ہے۔

روحانی سائنس کا یہ نظریہ ہے کہ رنگ، دھاتیں، پتھر یا جو بھی چیز انسان بدن کے ساتھ رکھتا ہے۔ یا جس شخص کو شریک بناتا ہے۔ یا جس کو مسلط کر لیتا ہے یعنی مالک، مرشد، پیر بنا لیتا ہے۔ اس کی غیر مرئی شعاعیں اس پر تیزی سے اثر انداز ہوتی ہیں اور مقصد ثانیہ کا دخل شروع کردیتی ہیں۔ یہی نظریہ بیوی، دوست، شریک کار اور شریک حیات کے متعلق پایا جاتا ہے۔ یہ نظریہ کسی ملک تک محدود نہیں مغرب و مشرق یکساں طور پر اس نظریہ کے حامل ہیں۔

پتھروں کا اچھا یا برا ہونا یا اعراض لانا اس وقت ممکن ہے جب انہیں استعمال میں لایا جاتا ہے۔ لہٰذا یہ نہایت ضروری ہے کہ پتھر اپنے ستارہ کے موافق استعمال کیا جائے۔ خوش قسمتی اور بدقسمتی لانے والے امور رنگ، پتھر، دن وغیرہ علیحدہ نقشوں میں اسی کتاب میں درج کردئے گئے ہیں۔

جواہر کا انتخاب

اکثر پتھروں میں جو بعض لوگوں کے لئے خوش بختی لاتے ہیں، اور اکثر ایسے ہیں جو بدقسمتی لاتے ہیں۔ کیونکہ بعض موافق ہوتے ہیں بعض ناموافق۔ انگشتری میں بطور نگ یا زیورات میں بطور نگ موافق پتھروں کا استعمال کرنا موجودہ تہذیب میں بھی رائج ہے۔ یہ جاننے کے لئے کہ کونسا پتھر خوش بختی لائے گا۔ اس امر کے جاننے کے لئے دو طریق کار ہیں کہ یا تو پتھر روز پیدائش کے مطابق ہو۔ یا ستارہ کے مطابق ہو۔

امر اول کا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص اتوار کو پیدا ہوا ہے تو شمس کا متعلقہ پتھر پہنے وہ ام

دوم کا مطلب یہ ہے کہ وہ جس برج کے ماتحت پیدا ہوا ہے۔ اس کے مطابق پتھر پہنے مثلاً اگر کوئی شخص ۲۱ مارچ سے ۲۰ اپریل کے درمیان پیدا ہے تو اُسے مریخ کا پتھر موافق ہوگا۔ کیونکہ اس کا ستارہ مریخ ہے۔ آپ اپنے برج کو معلوم کریں، اور پتھروں کے لئے مندرجہ ذیل جدول سے کام لیں۔ اس جدول میں وہ تاریخ بھی دی گئی ہے جبکہ انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے۔ جواہرات میں درجہ اول کے جواہرات کے علاوہ درجہ دوم کے جواہرات بھی اپنی پوری قدر رکھتے ہیں۔ جو بہ لحاظ اثر ہوتی ہے۔

برتھ سٹون (جدول بروج اور جواہر)

نمبر شمار	برج	موافق پتھر	نمبر	ستارہ	دن
۱	حمل	مرجان حجر الدم	۱۳	مریخ	منگل
۲	ثور	الماس (ہیرا)	۱۴	زہرہ	جمعہ
۳	جوزا	زمرد (پنّا)	۱۷	عطارد	بدھ
۴	سرطان	مروارید حجر القمر	۱	قمر	پیر
۵	اسد	یاقوت رمانی، لعل بدخشاں یا مانک	۱۹	شمس	اتوار
۶	سنبلہ	ماجورد (نیلم، کارکنک - زرقون	۲	عطارد	بدھ
۷	میزان	سنگ دودھیا (اوپل، زبرجد - یشب	۳	زہرہ	جمعہ
۸	عقرب	مونگا - عقیق سرخ	۴	مریخ	منگل
۹	قوس	پکھراج (یاقوت اصفر)	۷	مشتری	جمعرات
۱۰	جدی	پُنک - گومیدک	۸	زحل	ہفتہ
۱۱	دلو	عقیق یمنی نیلم (یاقوت کبود) ایک قسم	۹	زحل	ہفتہ
۱۲	حوت	سنگ یشب - لاجورد	۱۲	مشتری	جمعرات

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جن کی پیدائش برج حمل کے ماتحت ہے۔ وہ مرجان یا حجر الدم کو انگشتری میں ۱۳ تاریخ کو گھڑوائیں۔ اگر اس دن منگل ہو تو بہتر ہے۔ ساعت مریخ کی موجود دن کی پہلی و آٹھویں ساعت ہوگی۔ اگر کسی شخص کی پیدائش منگل کے دن کی ہے تو اس روز کا ستارہ مریخ ہے۔ اس کا متعلقہ پتھر بھی پہن جا سکتا ہے یعنی دو قسم کے پتھر ہوں گے جو موافق ہوں گے۔ ان میں سے کونسا انفع ہے، اور فائدہ دیتا ہے اسے تجربہ سے معلوم کریں یا اگر موجود ہو تو کسی صاحب علم سے تعین کرالیں۔

ستاروں کی نحوست دور کرنے والے جواہرات

نام ستارہ	اس کا خاص جواہر کونسا ہے	اس کے خلاف بچنے سے کونسا جواہر پہننا چاہیئے	اس کی زیادہ قوت میں کونسا جواہر پہننا چاہیئے
شمس	یاقوت	یاقوت	یاقوت
قمر	حجر القمر	مروارید	الماس
مریخ	مرجان	مرجان	مرجان
عطارد	زرقون	زمرد	زرقون
مشتری	بلور	پکھراج	مروارید
زہرہ	لہسنیا	الماس	لہسنیا
زحل	نیلم	نیلم	نیلم
راس و ذنب	زمرد	زرقون - زمرد	زمرد

طبعی خرابیوں اور کواکب کے ناقص ہونے کو دور کرنا

جواہر	کس مزاج کو پہننا چاہیئے	کواکب ناقص ہوتے ہیں جوں
فیروزہ	مزاج بادی و بلغمی	عطارد
عقیق	مزاج صفراوی و آتشی	مریخ
مروارید	مزاج بلغمی و بادی	قمر
پکھراج	مزاج بادی و بلغمی	مشتری
گومیدک	مزاج بادی و بلغمی	راس
نیلم	مزاج صفراوی و آتشی	زحل
لہسنیا	مزاج بادی و بلغمی	زہرہ
چونی	مزاج صفراوی و آتشی	شمس

جدول برُوج وکواکب متعلقہ رنگ

تاریخ پیدائش معلوم نہ ہو۔ تو نام کے حرف اول سے برج و ستارہ معلوم کرو

تاریخ پیدائش	برج	ستارہ	رنگ	نام کا حرف اول
مارچ ۲۲ تا اپریل ۲۰	حمل	مریخ	سُرخ	ا ۔ ل ۔ ع ۔ ی
اپریل ۲۱ تا مئی ۲۱	ثور	زہرہ	نیلا	ب ۔ واؤ
مئی ۲۲ تا جون ۲۱	جوزا	عطارد	زرد ۔ سرخی مائل	ق ۔ ک
جون ۲۲ تا جولائی ۲۳	سرطان	قمر	سفید ہلکا نیلا	ح ۔ ہ
جولائی ۲۴ تا اگست ۲۳	اسد	شمس	اودا سُرخ	م
اگست ۲۴ تا ستمبر ۲۳	سنبلہ	عطارد	گہرا زرد	پ ۔ ع
ستمبر ۲۴ تا اکتوبر ۲۳	میزان	زہرہ	ہلکا گلابی و نیلا	ر ۔ ت ۔ ط
اکتوبر ۲۴ تا نومبر ۲۲	عقرب	مریخ	گہرا سُرخ	ظ ۔ ذ ۔ ض ۔ ز ۔ ن
نومبر ۲۳ تا دسمبر ۲۲	قوس	مشتری	ہلکا ارغوانی	ف
دسمبر ۲۳ تا جنوری ۲۰	جدی	زحل	نیوی بلیو ۔ سلیٹی	ج ۔ خ ۔ گ
جنوری ۲۱ تا فروری ۱۹	دلو	زحل	کالا	س ۔ ش ۔ ص ۔ ث
فروری ۲۰ تا مارچ ۲۱	حوت	مشتری	بینگنی رنگ (انجیر معمولی سبز)	د ۔ چ

برج کے ساتھ رنگوں کے امتزاج کو نمایاں طور پر ظاہر کرنے کے لئے دائرہ طبع کر دیا گیا ہے۔ ہر برج کے تین رنگ مقرر کئے گئے ہیں۔ کپڑوں اور رنگوں کا رنگ انتخاب کرتے وقت اس دائرہ سے مدد لیں۔ جب تک نگوں کا رنگ موافق ہوگا۔ نفع رہے گا۔ اوپر جو رنگ مقرر کئے گئے ہیں وہ اصل ہیں۔ حالانکہ ان میں ذیلی شیڈ ہر ستارہ کے موافق ہوتے ہیں۔ اسی طرح ہر جواہر میں بھی متعدد شیڈ ہوتے ہیں۔ فہم سے کام لے کر نگوں کا انتخاب کیا کریں۔

پتھروں کے خواص بلحاظ رنگ

ہر قسم کے پتھروں میں مختلف شیڈ ہوتے ہیں۔ ذیل میں تفصیل دی جاتی ہے۔ جس سے رنگوں کے شیڈ کی وجہ سے خاصیتوں اور اثرات میں فرق معلوم ہوتا ہے۔

پتھر کا رنگ: ظاہری	پتھر کا رنگ: باطنی	خاصیت
سفید	سفید	جو اپنے پاس رکھے اس کا حافظہ قوی ہو۔
	سبز	جس کے پاس ہو۔ عزیز خلائق ہو۔ اور اس کے ہاتھ سے نیک افعال ہوں۔
	آسمانی	جو اپنے پاس رکھے کسی فن میں کامل ہو۔
	سیاہ	زہر قاتل ہے۔
سیاہ	سفید	خود زہر قاتل ہے۔ مگر دیگر زہروں کا تریاق ہے۔
	زرد	مندرجہ بالا خاصیت رکھتا ہے۔
	نیلگوں	اپنے پاس رکھنے والا دلیر ہو۔ کسی سے نہ ڈرے۔
	سبز	ہر صدمہ سے محفوظ رہے۔ اگر کوئی جانور کاٹے تو اس کو صدمہ نہ پہنچے۔
زرد	سفید	پاس رکھنے سے جو حاجت ہو پوری ہو۔ خلق کے درمیان محتشم ہو۔
	سیاہ	مندرجہ بالا خاصیت رکھتا ہے۔
	نیلگوں	پاس رکھنے سے محبوب خلائق ہو۔ افعال نیک سرزد ہوں۔
	سبز	پاس رکھنے والا بزرگوں کی نگاہوں میں عزیز ہو
سُرخ	سفید	جنگ کی حالت میں کبھی غالب نہ ہو۔
	سُرخ	جلد حاجت برآری ہو۔
	آسمانی	پاس رکھنے سے جادو اثر نہ کرے۔
	زرد	جو کوئی پاس رکھے۔ عورتوں کے دلوں میں محبوب ہو۔
	سبز	پاس رکھنے سے لڑائی میں فتحیاب ہو۔
نیلا	سفید	پاس رکھنے والا ہمیشہ خوش و خرم رہے۔
	سیاہ	آدمیوں کی نگاہ میں پُر ہیبت و باحرمت ہو۔
	سبز	اگر اس کو چشمہ یا کنوئیں یا تالاب میں جس میں پانی کم ہو ڈالیں۔ تو پانی پیدا ہو جائے اگر قوت مردمی بوجہ قلت منی کم ہو تو کمر میں باندھنا۔

	نیلگوں	نافع ہے۔ اگر درخت پر باندھیں تو پھل بکثرت پیدا ہوں۔ پاس رکھنے سے بزرگوں کی نظروں میں باوقعت ہو۔ جو شخص ایسے پتھر کو بطور عینک کے آنکھوں میں لگائے۔ جو کوئی اسے دیکھے مطیع ہو جائے گا
نیلگوں	سفید سُرخ آسمانی	پاس رکھنے والے کو جو کوئی دیکھے محبت کرنے لگے۔ سفر میں نیک ساتھی رہے اور جو کام کرے جلد انجام کو پہنچے۔ صاحب وقار ہو۔ ہر شخص اس سے محبت کرے۔ لڑائی میں فتحیاب ہو۔ عورتوں کے دلوں میں محبوب ہو۔
سبز	سفید	پاس رکھنے والا جو درخت لگائے جلد اُگ آئے اور باروَر ہو۔ اگر خشک درخت پر باندھیں تو سرسبز ہو۔
	سبز	پاس رکھنے والا دشمن پر فتحیاب ہو۔ دشمن مقہور ہوں۔ اگر دھو کر پیئے تو درد جگر کو نافع ہے۔

پتھروں کی خاص تاثرات

جو شخص جو پتھر پہنتا ہے۔ وہ یہ توقع رکھتا ہے کہ اُسے دولت ملے۔ ایسا اکثر سنا گیا ہے کہ فلاں نے فلاں پتھر پہنا۔ تو اس کے ہاتھ میں بہت پیسہ رہتا تھا۔ اور وہ تھوڑے عرصہ میں امیر ہوگیا۔ یا یوں شکایت کرتے ہیں کہ میں نے یہ پتھر پہنا ہے۔ مجھے تو ابھی تک کوئی فائدہ نہیں ہوا۔ یعنی مالی فائدہ نہیں ہوا۔

یہ غلط ہے کہ ہر پتھر مالی فائدہ دیتا ہے۔ ہر پتھر کی تاثیر الگ ہوتی ہے اور وہ اپنی ذاتی تاثیر کے علاوہ فائدہ نہیں کرتا۔ جن لوگوں کو امراض یا بدقسمتی سے چھٹکارا حاصل کرنا ہو۔ تو وہ ایسے پتھر انتخاب کرتے ہیں۔ جو اسے فائدہ دیں۔ اس طرح جو لوگ مالی کمزوری رکھتے ہیں ان کو وہ پتھر استعمال کرنا چاہیئے کہ مال ملے۔ اس لحاظ سے ہر پتھر کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر لینا چاہیئے۔ میں نے بعض جگہ ایسے اشارے بھی کئے ہیں کہ کس ستارہ یا کس برج والوں کو کونسے پتھر پہننے سے کیا برکات حاصل ہوں گی۔ مالی مفاد کے لئے مشتری اور زہرہ کے پتھر پہننے چاہئیں۔

پتھر انتخاب کرتے وقت صرف اس امر کا خیال رکھا جائے کہ اس کا رنگ آپ کے ستارہ کے رنگ کے مطابق ہو۔ کیونکہ ہر پتھر میں متعدد رنگ ہوتے ہیں۔ مثلاً عقیق میں بہت سے رنگ ہوتے ہیں۔ تو عطارد ستارہ والوں کو ایسا نگ انتخاب کرنا چاہیئے جو زرد رنگ کا ہو۔ مریخ والوں کے لئے سُرخ رنگ کا اور شمس والوں کو سنہرا یا اور سُرخ رنگ کا عقیق انتخاب کرنا چاہیئے۔ اس طرح عقیق کے فوائد ہر شخص حاصل کرسکتا ہے۔ اس کے خلاف چلنے سے جواہر اپنا فائدہ نہ دیں گے۔

کسی جواہر کا خاص مقصد کیا ہے۔ وہ ذیل سے معلوم کریں۔

جواہر کی مخصوص برکات

جن کا تعلق باندھنے یا گلے میں لٹکانے یا بطور نگ استعمال کرنے سے ہے۔

جوہر	خاص برکات	جواہر	خاص برکات
کہربا	عورتوں کو بچوں کی تکلیف ہو	لہسنیا	خواب بد سے تحفظ
بیے تفت	شراب کی بد عادت چھوڑنا	بتونی	دشمنوں پر غلبہ
زبرجد	سفری و نوکروں کو فائدہ	مرجسید	صبر و استقلال و عقل
حجر الدم	حادثات سے تحفظ	مرجان	جادو و شیطانی خیالات سے تحفظ
یاقوت	اعصابی امراض سے نجات	اکوامرین	مقدموں میں کامیابی
ہکا بیلا سیم	حصول دولت و پارسائی	سنگ یشم	جنون و امراض چشم کو دور و قوت بینائی کو تقویت
سادر داکو	علمی صحت	جیکر	وجدانی قوت کے لئے
الماس	ذہانت و قوت حیات	پریڈٹ	امراض گردہ
زمرد	حقیقی محبت کا راز نمایاں کرنا	میلے کائیٹ	بچوں کو نظر و جادو سے محفوظ رکھنا
نیلم	امراض چشم	حجر السبد	کنکری پیشاب کی امراض کے لئے
عقیق	مالی فوائد و غلبہ بر دشمنان	حجر الحیہ	درد سر کا دفعیہ
پکھراج	حکام وقت میں عزت	حجر النور	بچوں کے لئے رفع خوف
فیروزہ	تحفظ و حصول علم و ہنر	حجر الخط الطیف	رفع بدخوابی
حجر القمر	دماغی قوت۔ کوڑھ سے شفا	حجر دستہ	سہیل و راحت
اوپل	محبت و خوشی	دُرّا	دافع درد سر و بخار
مرواریدہ	عفت و پاکدامنی کے لئے		
زرقون	جسمانی صحت و روزگار		

اقسام جواہر

۱ درجہ اوّل کے جواہرات کو ہندی میں نورتن اور عربی میں جواہر تسعہ کہتے ہیں۔ یہ تعداد میں نو ہیں۔

۲ - درجہ دوم کے جواہرات کو ہندی میں اوپ رتن کہتے ہیں۔ کتب سنسکرت میں ان کی تعداد چودہ ہے اور انگریزی کتب میں سولہ ہے اور بھی جواہرات دریافت ہوئے ہیں جن کو ملا دیں۔ تو کل تعداد ۳۰ ہو جائے گی۔

۳ - درجہ سوم میں وہ پتھر شامل ہیں۔ جو بافراط ملتے ہیں اور ان کی عام اشیاء مثلاً ظروف و، وزار بنتے ہیں۔ ان کے بعض نام انگریزی کتب سے ہے بعض کتب فارسی سے اور بعض دیسی جوہریوں سے معلوم ہوئے۔ یہ کل اسّی ہیں۔

ہندیوں کے نزدیک کل جواہر کی تعداد ۸۴ ہے۔

مندرجہ بالا جماعت بندی قدرتی نہیں۔ خیالی اور شاذ ہے قسم دوم کے بعض جواہر کسی خاص وصف کے لحاظ سے مثلاً رنگت یا کثرت رواج کے باعث قسم اوّل کے جوہر پر بھی قدر و قیمت میں فوقیت لے جاتے ہیں۔ برخلاف اس کے قسم اوّل کا کوئی پتھر ناقص ہونے کے باعث قسم دوم کے جواہر سے بھی کم قدر سمجھا جاتا ہے۔

دراصل قسم اوّل میں وہ جواہر شامل ہیں جو کمیاب ہیں۔ درجہ دوم میں وہ جواہر ہیں۔ جو زیورات میں عام مزین ہوتے ہیں۔ درجہ سوم والے وہ ہیں جو بافراط ملتے ہیں اور عمارتوں۔ برتنوں وغیرہ میں استعمال ہوتے ہیں۔ ان تمام کی تفصیل آگے آئے گی۔

درجہ اوّل کے جواہرات (۹ عدد)

نمبر شمار	اُردو	سنسکرت	پنجابی	ہندی	عربی	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۱	الماس	ہیرک	ہیرا	ہیرا	الماس	DIAMOND	نیلگوں سفید	زہرہ
۲	یاقوت	پدم راگ	لال	مانک	لعل	RUBY	کرمزی گلابی	شمس
۳	نیلم یاقوت کبود	سوری رتن	نیلم	نیلم	یاقوت ازرق	SUPPHIRE	نیلا	زحل
۴	زمرد	اشم گربہ	پنّہ	مرکت	زبرجد	EMERALD	گہرا سبز	مشتری
۵	پکھراج	منجو لسے	پکھراج	پوشپ راگ	یاقوت اصفر	TOPAZ	زرد	عطارد
۶	مروارید	موکتک	موتی	موکتا	لُو لُو	PEARL	سفید	قمر
[illegible]	مرجان	پروالا	مونگا	دوم	مرجان	CORUL	سُرخ	مریخ
۸	گربہ چشم	کیتوزن	لہسنیا	ویدوریہ	عین الہر	CAT'S EYE	سفید	زہرہ
۹	زرقون	گومیدک	گومید	گومیدہ	لعل دُور	ZIRCUN	شربتی	عطارد

درجہ دوم کے جواہرات (۳۵ عدد)

نمبر شمار	اُردو	سنسکرت	انگریزی	رنگ ذاتی	ستارہ
۱	زبرجد	پاسی بھدرہ	BERYL	ہلکا نیلا یا سبز	زہرہ
۲	اکوامرین		AQUAMARINE	ہلکا نیلا یا سبز	مشتری
۳	لعل رمانی		SPINAL	گہرا سرخ	مریخ
۴	کارنڈم	کرنڈ	CORUNDOM	سفید	قمر
۵	سرنج		EMERY	زردی مائل سبز	عطارد
۶	کارکینک	کارکینک	CHRYSOLITE	ہلکی ہی سبز	زہرہ
۷	الیگزینڈرائٹ		ALEXANDRITE	سرخ و سبز	شمس
۸	پلک	پلک	GARNET	ارغوانی	زحل
۹	فیروزہ	پیروج	TURQUOISE	نیلا	مشتری
۱۰	عقیق		AGATE	سرخ	مشتری
۱۱	کاسڈونی		CHOLCEDONY	زرد	عطارد
۱۲	رودراکھ	رودراکھ	CARNELION	زرد	عطارد
۱۳	سنگ سلیمانی	پالنگ	ONYSE	سلیمانی	زحل
۱۴	سنگ یشم		JASPER	سبز	مشتری
۱۵	دودھیا		OPEL	دودھیا	مریخ
۱۶	سنگ ستارہ	سونا رنگی	CHRYSOPRASE	سبز نیلا [illegible]	زحل
۱۷	امیتھسٹ		AMETHYST	بنفشی	مریخ
۱۸	حجر الدم	جیوتی رس	BLOOD STONE	سرخ خون سا	مریخ
۱۹	بھیکیم	بھیکیم	ROCK CRYSTAL OR QUARTZ	سفید	قمر
۲۰	سنگ موچہ	گنج	MOCLD STONE	سفید زردی مائل	زہرہ
۲۱	ترمرے	کنزرب	TOURMALINE	خاکستری	زحل
۲۲	کہربا		AMBER	زرد	شمس
۲۳	حجر القمر	چندر کانت	MOONSTONE	سفید	قمر
۲۴	حجر الشمس	سوریہ کانت	SUNSTONE	سنہری مائل بہ سفیدی	شمس
۲۵	سنگ سیم	پیلو	JADE	سفید دودھیا	زہرہ

۲۶	پیریڈوٹ		PERIDOT	زردی مائل سبز	عطارد
۲۷	اولے وائن		OLIUINE	زرد	عطارد
۲۸	میلے کائیٹ		MALACHITE	ہلکا سبز زردی مائل	عطارد
۲۹	سنگ سماق		PROPHYRY	سرخی مائل	مریخ
۳۰	لیبری ڈور		LABRODOR	بھورا یا سبز	زحل
۳۱		ردبک		گندم گوں	زہرہ
۳۲		اودت پل		نیلا	مشتری
۳۳		گندہ شیشہ		سرخ	مریخ
۳۴		سیلیس		چوہے جیسا	زحل
۳۵		نیلا رنگ		گہرا نیلا	مشتری

بابِ دوم

درجہ اوّل کے جواہرات

① الماس

چمک دمک آب و تاب میں لاثانی ہے۔ ہر بشر کے نصیب میں نہیں ہوتا۔ ہر زمانہ کے لوگ اس کی قدر کرتے رہے ہیں۔ تمام اقوام نے خوش رنگت ہونے کی وجہ سے جملہ جواہر پر اسے فضیلت دی ہے۔ اسے انگریزی میں ڈائمنڈ۔ پنجابی میں ہیرا کہتے ہیں۔

اقسام

ہندو لوگ صرف زیبائش بدنی کے لئے ہی نہیں پہنتے تھے بلکہ اسے باعث شادمانی اور راحت سمجھ کر زیب تن کرتے تھے۔ ان کی کتب قدیم میں اس کے فوائد و برکات بہت درج ہیں۔ ہندو اسے ہیرا کہتے ہیں۔ اس کی چار اقسام ہیں (۱) خالص آبدار ہیرا برہمن (۲) شفاف اور شہد کے رنگ والے کو کھتری (۳) پیر کے رنگ والے کو ویش (۴) بھورے رنگ والے کو شودر کہتے ہیں۔

آج کل جوہری اس کی یہ قسمیں بیان کرتے ہیں (۱) انگلابی (گلاب جیسا سرخ) (۲) پستئی (سبز رنگ) (۳) میلے بجر نیگوٹ (۴) بسنتی (زرد رنگ) (۵) گھڑ؟ (نہایت کم جس پر داغ ہوں یعنی جال یا ابرق کہتے ہیں (۶) کٹھوے (سفید) (۷) بھورا (خاکی رنگ) (۸) پیلا (زرد) (۹) کالا (سیاہ رنگ) (۱۰) کف۔

پنجابی جوہری الماس کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔

(۱) شربتی (ہلکا شربتی) (۲) نیلا (۳) سفید (۴) سیاہ (ہندو اقوام عجیب وار اور سیاہ ہیرے کو نحس جانتی ہیں)۔

عرب و فارس کے حکماء مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) نوشادری (نوشادر کی طرح رنگ دار) (۲) کسیرا سی (نقرئی رنگ) (۳) کدونی (سفید) (۴) حدیدی (آہنی رنگ)

یونانی حکیم اس کی مندرجہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) شفاف فرعونی (۲) زرد ۔ سیبتی (۳) بلوری ۔ آسمانی (۴) سبز ۔ زبرجدی اہل یورپ کم قدر الماس کی تین قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) بورٹ (۲) کاربونیڈو (۳) بورن ۔ ان میں سے کاربونیٹ تاریک ہے۔

صلابت

الماس کو خدا نے وہ سختی دی ہے۔ کہ کوئی اور شے اس لحاظ سے اس کی برابری نہیں کر سکتی۔ یہاں تک کہتے ہیں کہ الماس کو سندان پر ہتھوڑے سے چوٹ لگائیں۔ تو یہ ضرب کو ایسا روکتا ہے کہ ہتھوڑا کانپ جاتا ہے اور سندان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتی ہے اور اس کے ایسے باریک ٹکڑے ہو جاتے ہیں کہ بمشکل نظر آتے ہیں۔

اس کے متعلق یہ نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ ماہرین نے شناخت کا یہ طریقہ بیان کیا ہے۔ کہ اگر کوئی پتھر یاقوت اور نیلم سے نہ کاٹا جا سکے۔ تو وہ الماس ہے۔

رنگ

عموماً الماس بے رنگ ہوتا ہے لیکن بعض ہیروں کا زرد ہلکا سبز۔ زردی مائل سبز۔ سیاہی مائل سبز۔ نیلا۔ بھورا۔ سرخ اور سیاہ رنگ کا ہوتا ہے۔ زرد رنگ کی نسبت بے رنگ زیادہ پائے جاتے ہیں۔ نیلگوں الماس کمیاب ہے۔ قدر و قیمت کے لحاظ سے اس کے رنگوں کی ترتیب یہ ہے۔ اول درجہ نیلا دوم درجہ سرخ۔ سوم سبز۔ چہارم سفید۔ پنجم زیتونی۔ نیلگوں الماس نایاب اور قیمتی ہوتا ہے۔

ہلکے نیلے رنگ کے الماس کمیاب نہیں ہوتے لیکن ان میں یہ عیب ہوتا ہے کہ تھوڑے بہت زردی مائل رنگ ہوتے ہیں۔ اس لئے کم قیمت جواہرات میں گنے جاتے ہیں۔

قوتِ برقی

طاقتِ انعکاس اور قوتِ انتشار یعنی دور بینی بہت زیادہ ہے اس لئے دوربینوں میں استعمال ہوتا ہے۔ اس میں برقی طاقت بہت زیادہ نہیں۔ اگر اسے گھسیں تو تھوڑی سی برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور صرف نصف گھنٹہ تک رہتی ہے۔ اس میں طاقت فاسفری صرف گرمی سے پیدا نہیں ہوتی۔ بلکہ روشنی کے پہنچنے سے بھی ظاہر ہوتی ہے۔ چنانچہ شعاعِ آفتاب میں رکھنے سے یہ طاقت ظاہر کرتا ہے اور دھوپ میں دور لے جانے پر بھی یہ کچھ عرصہ طاقت قائم رہتی ہے اور خواہ اسے چمڑے یا کاغذ سے ڈھانپا جائے یہ طاقت زائل نہیں ہوتی۔ یہ بن کنڈکٹر آف الیکٹرسٹی ہے

کیمیاوی مرکبات

خالص کاربن سے بنتا ہے۔

شناخت کا طریقہ

ایک سفید کاغذ میں جس الماس کی شناخت کرنا منظور ہو۔ اس کی مقدار سے بڑا ایک سوراخ نکال کر اس کے نیچے تھوڑے فاصلے پر الماس ایسی جگہ رکھیں کہ اس کے ایک پہلو کے گوشہ کا عکس سفید کاغذ پر پڑے گا۔ اس عکس یعنی سفید شکل کے گرد قوسِ قزاحی رنگ پایا جائے گا۔ اگر اس میں منشوری رنگ یعنی سرخ۔ زرد۔ نیلا علیحدہ علیحدہ دکھائی دیں۔ تو عمدہ الماس ہوگا

افعال طبی

زمانہ قدیم سے ہی اس کے کئی ایک خواص مانے جاتے ہیں۔ یونانی حکیم کہتے ہیں اس کا مزاج گرم وخشک چوتھے درجہ میں سرد خشک ہے۔ تعلیق مقوی قلب ہے یعنی گلے میں لٹکانا دل کو تقویت دیتا ہے۔ مخزن الادویہ میں لکھا ہے کہ پیٹ پر باندھنے سے فسادِ ہضم کو رفع کرتا ہے اور معدہ کو تقویت دیتا ہے۔ کان الماس کے چشمہ سے غسل کرنا۔ فالج۔ لقوہ۔ رعشہ۔ جذام اور جنون کو مفید ہے۔ بعض جگہ لکھا ہے کہ اگر مثلث شکل بنوا کر ایک بازو پر باندھا جائے۔ تو صرع کو دور کرتا ہے۔ اگر اور ادویات کے ساتھ بطور مسی دانتوں پر ملا جائے۔ تو انہیں روشن اور سخت کرتا ہے لیکن اس مطلب کے لئے استعمال نہ کرنا بہتر ہے کیونکہ ایک ذرہ بھی معدہ میں چلا گیا۔ تو سمِ قاتل کا کام کرے گا۔ اس کا علاج یہ ہے کہ جس کے اندر یہ چلا جائے اسے تازہ شیر گاؤ پلا کر قے کرائیں۔ یہاں تک کہ نکل جائے اور پھر گھی کا صابن ولیپ۔ بیمار تندرست ہو جائے گا۔ علاوہ ازیں چند عدد گھل پانی میں پیس کر دودھ ملا کر پلانا بھی تریاق الماس ہے

ناخالص ہیروں سے جذام۔ دات، جب اور یرقان کی طرح کے مرض پیدا ہو جاتے ہیں۔ الماس جس میں یبوست درجہ چہارم کی ہو۔ اُسے کشتہ کرنا چاہیئے۔ اس کا کشتہ انسان کی قوتِ باہ، عمر اور آرام میں ترقی دیتا ہے۔

خواص سحری

مخزن کبیر میں لکھا ہے کہ الماس پہننے سے جسم کو صحت ہوتی ہے۔ خوف دور ہوتا ہے۔ اگر اس کو عورت کے زانو سے باندھیں جو درد زہ میں مبتلا ہو۔ تو اُسے جلد خلاصی دیتا ہے۔ اگر بازو پر باندھا جائے تو تمام دشمنوں کو تباہ کرتا ہے۔ بیوی اور خاوند کی محبت بڑھاتا ہے۔

سورج کا خاص اثر اس پر پڑتا ہے۔ وہ لوگ جن کا طالع حمل ہو۔ ان کا مقصودی پتھر ہے۔ وقار اور عزت میں اضافہ کرتا ہے۔

الماس قوت ارادی کو بلند کرتا ہے۔ طبیعت میں تیزی اور عقل پیدا کرتا ہے۔ ذہانت کو بڑھاتا ہے۔ سوچ بچار کرنے والوں کی مشکلات کو حل کرتا ہے۔ یہ مدہبلی روشنی کہلاتا ہے۔ کیونکہ اس پر قمر کی حکمرانی ہے۔ خوشی بڑھاتا ہے۔ مصروف لوگوں کو اس کا پہننا فرحت دیتا رہتا ہے۔ اس لئے وہ زیادہ سے زیادہ عرصہ تک کام کر سکتے ہیں۔ ان کی برقی شعاعیں قوتِ حیات اور قوتِ کارکردگی کو بڑھاتی ہیں۔ قوتِ مردانگی کے لئے فائدہ مند ہے۔ سیاروں کے لحاظ سے اس کا تعلق شمس سے ہے۔ جو قوت، بھروسہ اور صحت کا مالک ہے۔

ایک کتاب میں لکھا ہے کہ آگ اور لوہا اس پر اثر نہیں کرتا۔ اس لئے جو پہنے گا بجلی سے محفوظ رہے گا۔ معدہ پر لٹکانے سے جوش اور درد شکم سے محفوظ رہتا ہے۔ مقوی قلب، دافع خوف و ہراس اور سحر سے مسحور حالت میں مفید ہے۔ سوتے وقت سر پر باندھا جائے تو بُرے خیالات نہیں آتے۔ موذی جانور مثلاً سانپ بچھو سے محفوظ رہتا ہے۔ اگر بائیں ہاتھ کے پہنچے پر باندھے۔ تو تمام آفات سے محفوظ ہے۔ بچوں کو صرع سے بچاتا ہے۔

وہ لوگ جو برج حمل، اسد، میزان کے ہیں۔ ان کو پہننا خوش بختی دیتا ہے۔ دولت مندی، عقل و دانش اور قوت دیتا ہے۔

تاریخی شہادات

اس پتھر کو محبِ صادق کی علامت کے طور پر کیوں منتخب کیا جاتا ہے؟ صدیاں گزریں جب کہ کامیلس بونار دس نامی ایک نوجوان ڈاکٹر نے اس بات پر زور دیا کہ ہیرا خوف و ہراس کو دور کرتا ہے اور تمام جھگڑوں کو مٹا دیتا ہے اور اس بات نے روایاتِ ماضیہ کو مزید تقویت دی کہ اگر ہیرا بائیں

ہاتھ کی انگلی میں پہنا جائے۔ یا کلائی پر باندھا جائے۔ تو پہننے والا اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا اور تمام برائیوں سے محفوظ رہے گا۔ نیز لوگوں میں ہر دلعزیزی کرے گا۔ عام طور پر لوگوں کا اس بات پر اعتقاد ہے کہ یہ کئی اسٹون ہے اور پہننے والوں کو راس آتا ہے لیکن بعض اوقات اس کا نتیجہ مختلف بھی ہوا ہے۔ جیسا کہ واقعات سے ثابت ہوا ہے۔

"بودھ کی آنکھ" نامی ہیرا جو ایک فرانسیسی سپاہی نے سیلون کے بدھ مندر سے چرا لیا تھا اس کے لئے ایک پجاری کو جان سے ہاتھ دھونے پڑے۔

سپاہی مذکور جب مذکورہ بالا ہیرا چرا کر لے جانے لگا۔ تو ایک پجاری نے اسے دیکھ لیا۔ اُسے روکا۔ لیکن سپاہی کی ضرب کاری سے پجاری کو موت کی آغوش میں سونا پڑا! اور اس نے مرتے وقت اس منحوس پتھر کو جی بھر کے کوسا۔ آخر یہ منحوس ہیرا سلطان ترکی کے پاس فروخت کیا گیا۔ لیکن سلطان کے لئے بھی یہ منحوس ثابت ہوا۔ کیونکہ سلطان لورالدین اس کے خریدنے کے تھوڑے عرصہ بعد اپنی محبوب بیوی کے ہاتھ سے مارا گیا۔ اس کی ملکہ ہیرے کی آب و تاب سے مدہوش سی ہو گئی تھی۔ اس کے بعد اس مخصوص ہیرے کی نحوست دنیا بھر میں مشہور ہو گئی۔ پھر یہ ہیرا ترکی سے تبت پہنچا اور وہاں سے پھر اُسے چرا لیا گیا اور مختلف ہاتھوں سے ہوتا ہوا ۱۹۲۹ء میں ایک سوداگر کے ہاتھ فروخت ہوا۔

ملکہ ازابیلا ثانی آف ہسپانیہ ایک بہترین ہیرا ایک تعویذ کے ساتھ گلے میں پہنا کرتی تھی اور یہ ہیرا نہایت راس آتا تھا۔ جب بھی وہ عوام میں نمودار ہوتی۔ تو اس ہیرے کی چمک دمک لوگوں کی نظروں کو خیرہ کرتی تھی۔ ایک مرتبہ اس ہیرے نے اس کی جان بچائی۔ جبکہ ایک مجمع میں ایک آدمی چاقو سے اس پر حملہ آور ہوا۔ اور وہ چاقو اس کے سینہ پر مارا لیکن وہ ہیرے پر لگا اور وہ بالکل بچ گئی۔

ہیرے کے متعلق بے شمار روایات بیان کی جاتی ہیں کہ ہیرا پہننے والوں کو ہیرا ایسا راس آیا کہ اس کے مالک نہ صرف امیر بن گئے۔ بلکہ ہیرے کے باعث ان کی شخصیتوں کو چار چاند لگ گئے لیکن اس کے ساتھ اس کی نحوست کی بھی متعدد داستانیں شہرت پذیر ہیں۔ بعض آدمیوں نے زمانہ قدیم میں ہیرے کو نگل کر اپنی جانوں کا خاتمہ کر دیا اور بعض آدمی اس کی حفاظت کرتے ہوئے مارے گئے جو ہیرا ولادت کی اور امارت کے لئے ہیرا پہنتے ہیں مگر اس لئے کہ شاید یہ ہیرا ان کی امارت کا سبب بن جائے۔ یا وہ کہیں ہر چیز ہر شخص کے لئے نہیں ہے۔ اس لئے کوئی بھی پتھر پہننے سے پہلے مشورہ کر لیا جائے کہ کونسا پتھر اس کے موافق ہے تاکہ نقصان سے بچ سکے۔

۲ یاقوت

اسے انگریزی میں روبی اور ہندی میں مانک کہتے ہیں۔ ندرت۔ رنگت اور خوش وضعی میں سب

جواہرات سے افضل گنا گیا ہے۔ نہایت ہی مقبول نظر ہوتا ہے۔

اقسام

بعض لوگ یاقوت کی چار قسمیں بتاتے ہیں۔ اوّل مشرقی یاقوت۔ دوم سپائنل روبی جیسے ہمارے ملک میں لعل بدخشانی کہتے ہیں۔ سوم بیلس روبی اور چہارم روبی سیل اگرچہ آخر کی تین قسمیں رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے یاقوت کے ہم پلہ ہیں لیکن سختی اور وزن مخصوص کے لحاظ سے یاقوت سے کم درجہ ہونے کے باعث مختلف ہیں۔ اس لئے درجہ دوم میں شمار ہوتے ہیں۔ اہل عرب و فارس یاقوت کی صرف دو قسمیں بیان کرتے ہیں ایک یاقوت دوسرا لعل۔

بعض لوگ اس کی نسبت خیال کرتے ہیں کہ یہ رات کو بھی دن سا درخشاں رہتا ہے۔ اس لئے شب چراغ کہتے ہیں۔ تھیو فریسٹس سمجھتے ہیں کہ یاقوت کی شکل ایک جلتے ہوئے کوئلہ کی طرح ہے جو شعاع آفتاب میں رکھا ہوا ہو۔ آج کل کے جوہری اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) جولاوطے (مطلوب سرخ) (۲) بنوسے (سیاہی مائل سرخ یہ خراب قسم ہے) (۳) تابجادت (جس میں شگاف ہوں۔ یہ بھی خراب قسم ہے) (۴) تلگوٹے (زردی مائل) (۵) اطلسی (۶) آتشی (۷) اکھیرا (جس کا رنگ کتھ کی طرح ہو)

صلابیت

الماس کے بعد یہ جواہر کسی اور جواہر سے سختی میں کم نہیں۔ اس واسطے صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے۔ اور نیلم۔ زمرد۔ پکھراج اور عقیق کو یہ کاٹ سکتا ہے۔ اس کی سختی نو درجہ ہوتی ہے۔

رنگ

چمک یقینی ہے۔ یہاں تک خیال ہے کہ اندھیری رات میں چراغ کا کام دیتا ہے۔ اس کا رنگ قرمزی کبوتر کے خون جیسا سُرخ۔ گلابی اور ارغوانی مائل ہوتا ہے۔ اہل عرب زرد۔ کبود۔ سبز اور سفید رنگ بیان کرتے ہیں اور جوہری ان کی مختلف قسمیں بتاتے ہیں۔ ان سب میں رمانی یعنی انار کا رنگ عمدہ سمجھا جاتا ہے سُرخ رنگ کے یاقوت کی اقسام یہ ہیں۔

(۱) سُرخ حمری (یعنی بڑا سُرخ) (۲) سُرخ وردی (گلابی) (۳) سُرخ نارنجی (۴) سُرخ نیموی (یعنی پختہ لیموں رنگ)

کبود رنگ کی اقسام یہ ہیں (۱) کبود اسمان گون (یعنی آسمانی رنگ) (۲) کبود کرھی

(مرمری رنگ) (۳) کبود لاجوردی (لاجوردی رنگ) (۴) کبود پستائی (پستہ رنگ)

قوتِ انعکاس

اس میں دوچند قوتِ انعکاس ہے لیکن تھوڑے درجہ کی ملنے سے اس میں قوت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اور چند گھنٹوں تک رہتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۵ء۹۸ حصہ الیمینا ۵ حصہ آکسائیڈ آف آئرن۔ ۵ حصہ چونا مرکب ہوتا ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ سرخ رنگ یاقوت کے بغیر کوئی قسم یاقوت تاب گرمی نہیں سہار سکتا۔ بعض کی رائے ہے کہ سرخ یاقوت کی گرمی دی جائے۔ تو اس کی چمک بڑھتی ہے اور سرخی مائل سفید رنگ یاقوت کو گرمی پہنچانے سے وہ سرخ ہو جاتا ہے۔ درحقیقت دھوپ۔ پسینہ۔ روغن اور بدبو یاقوت کا رنگ خراب کر دیتے ہیں یعنی اس کے رنگ کو ہلکا یا خراب کر دیتے ہیں۔

شناخت کا طریقہ

خریدتے وقت اس بات کا امتحان کر لینا چاہیئے کہ یاقوت خالص تو ہے کیونکہ ملک لعل رمانی اور گلابی پکھراج یاقوت سے ایسے مشابہ ہوتے ہیں کہ یاقوت کی بجائے فروخت کئے جاتے ہیں۔ سوائے دوربین کے اس کا فرق دریافت نہیں ہو سکتا طریقہ یہ ہے۔ اگر دو طرفوں سے دیکھیں تو علیحدہ علیحدہ رنگ دکھائی دیتے ہیں لعل رمانی اور ملک وغیرہ میں دو رنگی معلوم نہ ہوگی۔

بعض لوگ کہتے ہیں کہ ایک سفید کاغذ پر یاقوت رکھیں اور اسی کاغذ پر کبوتر کے خون کا تازہ قطرہ ڈالیں اگر یاقوت اور قطرہ کا رنگ یکساں ہو۔ تو یاقوت خالص اور عمدہ سمجھا جائے گا۔ لیکن شناخت کا عمدہ طریقہ یہ ہے کہ اس کا وزن مخصوص اور خواص دریافت کرکے معلوم کریں کہ یہ کونسا جواہر ہے چنانچہ اصلی یاقوت صرف الماس سے کٹ سکتا ہے اگر کوئی کم قدر جواہر سے کاٹے۔ تو یہ یاقوت نہ ہوگا۔

عیب

جب یہ معلوم ہو جائے کہ یاقوت خالص ہے تو پھر اس کے عیب اور نقصوں کی طرف توجہ کریں۔ کیونکہ عیب، ورنشگاف سے کم قیمت کر دیتے ہیں۔ مبصرین یاقوت میں ذیل کے عیب گنتے ہیں۔

(۱) چیر (شگاف) (۲) دودھک (یعنی دودھیا رنگ والا) (۳) سوقے (جس میں

ہر آن جیسے پرتے ہوں) (۴) ذابہا (بے آب) (۵) نیوسے (خراب سیاہ رنگ) (۶) باریک (شگاف اور دودھیا رنگ داغوں والا) (۷) جوسلا (کسی عیب کے ساتھ زردی مائل رنگ ہونا) (۸) جالا (کسی عیب کے ساتھ گلابی یا سیاہ رنگ ہونا)

افعالِ طبی

حکمائے عرب و فارس کہتے ہیں کہ یاقوت پہننے والا ہمیشہ استقلال معدہ طاقت معز رکھتا ہے اس کی ایک دم خوراک مرگی۔ جنون۔ ہیضہ۔ طاعون اور اجزائے خون کو شفا دیتی ہے۔ خون کو باقاعدہ متحرک رکھتی ہے یہ تمام سمیات مثلاً زہر افعی و زہر دشمن کو دور کرتا ہے اور ہوا کر ہیضہ سے خراب و مہلک ہونے سے بچاتا ہے۔ خون کو صاف کرتا ہے نبض کی مہلک رفتار کو اصل حالت میں لاتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے۔ اگر آنکھوں کے نزدیک پہنا جائے۔ یا سرمہ بنا کر ڈالا جاتا ہے۔ تو سب شکایات چشم کو دور کرتا ہے۔ اگر دہان کے نزدیک رکھا جائے۔ تو اس کی بدبو کو دور کرتا ہے۔ دل کو استقلال دیتا ہے۔

خواصِ سحری

شیطان کو دل میں اضطراب ڈالنے سے روکتا ہے۔ روح کی طاقت کو بڑھاتا ہے جو شخص یاقوت کی انگشتری پہنتا ہے۔ خدا سے اپنی دلی مرادیں حاصل کرتا ہے اور ہیضہ طاعون اور بجلی سے محفوظ رہتا ہے۔ نیز پہننے والے کے لئے باعث عزت و رفعت ہوتا ہے۔ گہرا سرخ رنگ بہتر ہوتا ہے۔

برج عقرب والوں کو جسم کی اندرونی امراض دور کرنے میں مدد دیتا ہے۔ خود اعتمادی، و ہوشیاری بڑھتی ہے اور مشکلات کا آخر دم تک مقابلہ کرنے کی ہمت پیدا کرتا ہے۔

پُرانے خیالات کے مطابق غم دور کرتا ہے۔ دشمن مغلوب رہتے ہیں۔ بیماری سے محفوظ رکھتا ہے اگر بائیں طرف پہنیں تو گٹھیا سے مامون رکھتا ہے۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہے۔ اوسط درجہ کا آدمی اسے حاصل نہیں کر سکتا۔ اس سے طاقتور برقی شعاعیں نکلتی ہیں اس کا ستارہ مریخ ہے اور یورینس سے اس کا رشتہ ہے جن لوگوں میں کم ہمتی و ہچکچاہٹ ہو۔ ان کو پہننا چاہیئے۔ یہ عجیب و غریب واقعات اور تبدیلیاں لاتا ہے جو ہر حال بہتر نتائج پر ختم ہوتی ہیں۔

لعل

اس کا رنگ ارغوانی پھول کی طرح ہوتا ہے گرمی سردی اس میں یکساں ہے۔ یبوست درجہ دوم کی ہے۔ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ لعل پہننے سے صبر حاصل ہوتا ہے۔ سیلان خون بند ہو جاتا ہے۔ بواسیر اور

دیگر طبعی امراض دور ہوتے ہیں۔ اگر اس کا سرمہ بنا کر آنکھ میں لگائیں۔ تو بصارت کو بڑھاتا ہے۔ عربی کتاب عجائب البلدان میں لکھا ہے کہ سمندری گاؤں سے یہ حاصل ہوتے ہیں۔ لعل مقدار میں چھوٹا ہو تو لاڈلی کہلاتا ہے۔

جو اسے پہنے گا شاد و خرم رہے۔ خواب پریشان اور احتلام سے محفوظ رہے اگر طبی طریقہ سے مفرحات میں شامل کر کے استعمال کریں۔ تو رنگ سرخ ہو جائے۔ آنکھوں میں روشنی پیدا کرتا ہے غم دکھ سے نجات ملتی ہے۔

(۳) نیلم

نیلم جسے سنسکرت میں نیلا، انگریزی میں سیفائر (SUPPHIRE) فارسی اور عربی میں یاقوت ازرق کہتے ہیں۔ نہایت ہی عمدہ نیلگوں جواہر ہے۔ اس کی چمک دمک، اور آسمانی نیلی رنگت دل کو بہت بھاتی ہے۔ اہل ہنود، و اہل اسلام کی پرانی کتابوں میں اس کا ذکر آیا ہے۔ اس جواہر کے بہ نسبت دیگر جواہر کے خواص سحری تسلیم کئے جاتے۔ یونانی لوگ اپنے عظیم دیوتا دیویوں کی نذر کیا کرتے تھے۔

اقسام

اس کے پانچ اقسام بیان کئے جاتے ہیں :

(۱) گئومرتسو۔ جو مقدار میں چھوٹا اور تول میں بھاری ہو۔ اس کے پہننے سے دل کی مرادیں بر آتی ہیں (۲) سنگرت۔ جو ہمیشہ چمکتا رہے۔ اس کے پہننے سے دولت اور محبت بڑھتی ہے (۳) دساوڑی جس کو سورج کے سامنے رکھنے سے نیلے رنگ کی کرنیں نکلیں۔ اس کے پہننے سے مال اور اجناس حاصل ہوتے ہیں (۴) پاروشو ورت جس سے سنہری، روپہلی اور قرمزی کرنیں نکلیں۔ اس کے پہننے سے ناموری حاصل ہوتی ہے۔ (۵) دیج کیتو۔ جس کو برتن میں رکھنے سے اس کی چمک کے باعث برتن نیلا دکھائی دے اس کے پہننے سے اولاد کی ترقی ہوتی ہے۔

ایک مہاتیل نامی نیلم ہوتا ہے۔ جسے اس سے سو حصہ زیادہ دودھ میں ڈالیں تو اس کی چمک سے دودھ نیلا دکھائی دیتا ہے۔ ایک اندر نیل نامی نیلم بھی ہوتا ہے۔ آج کل کے جوہری اس کی دو قسمیں بتلاتے ہیں۔ اوّل پرانا۔ دوم نیا۔ پھر ایک کی تین قسمیں بتاتے ہیں۔

(۱) سرمئی۔ نیلا یا نیلا مائل بہ سبزی (۲) الطیفی نیلا (۳) خوب نیلا یعنی گہرا نیلا۔ اہل فارس نیلم کی ایک ہی قسم بیان کرتے ہیں۔ وہ اسے یاقوت ازرق کہتے ہیں۔ لیکن فی الحقیقت یہ یاقوت سے علیحدہ جوہر ہے۔

صلابت

متقدمین اس سخت جوہر کا کاٹنا بہت مشکل سمجھتے تھے۔ اس لئے کر یہ زیورات میں مستعمل تھا۔ یہ صرف الماس سے کاٹا جا سکتا ہے اور ۹ درجہ کی سختی رکھتا ہے۔

رنگ

اہل ہنود کی کتابوں میں رنگوں کے لحاظ سے چار قسمیں لکھی ہوئی ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ اگرچہ نیلم کا اصل رنگ نیلا ہے مگر کئی اور رنگوں کی جھلک ان میں نظر آتی ہے۔

(۱) برھمن نیلم۔ سفیدی مائل نیلا (۲) چھتری یعنی سرخی مائل نیلا (۳) ویش یعنی زردی مائل نیلا (۴) شودر یعنی سیاہی مائل نیلا۔

اس کی پیدائش کے متعلق مختلف بیان میں حکماء کہتے ہیں کہ جس طرح چاروں عناصر نے مل کر انسان کی تربیت کی ہے۔ اسی طرح زمین کے اندر چاروں عناصر کے عمل سے نیلم بنتا ہے۔ نیلم کے چاروں مادوں میں سے کسی ایک کے زیادہ ہونے سے اس کے مطابق نیلم کے رنگ ڈھنگ پر اثر پڑتا ہے۔ اسی لحاظ سے بھی اس کی چار اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) جس نیلم میں خاک کے مادہ زیادہ ہو۔ وہ زردی مائل نیلا ہوتا ہے (۲) آتشی مادہ زیادہ ہونے سے نیلم سرخی مائل ہو جاتا ہے (۳) جس نیلم میں ہوا کا عنصر زیادہ ہو۔ وہ سبزی مائل نیلا اور ہلکے رنگ کا ہوتا ہے (۴) جس نیلم میں آبی مادہ زیادہ ہو۔ وہ سفیدی مائل نیل اور شفاف ہوتا ہے۔ اگر نیلم کی کان بہت مدت تک بند رہے۔ تو نیلم میں ہر قسم کی چمکیں نمودار ہوں گی۔ اور اس کا رنگ لاجوردی ہو گا۔

قوت برقی

اس کے کیمیاوی مرکبات، اس کی قوت سختی اور دیگر خواص یاقوت سے ملتے ہیں نیلم اور یاقوت میں صرف رنگ ہی کا فرق ہے نیلم کا رنگ آسمانی نیلگوں، اور یاقوت کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ نیلم کا رنگ مادہ کرومی کی ترکیب کے باعث ہوتا ہے۔ گرمی کی تاب سے سفید اور زردی مائل نیلم سفید ہو جاتے ہیں لیکن مشرقی نیلم کا رنگ گیس کی روشنی کے آگے ویسا ہی رہتا ہے۔ بالکل درجہ عمدہ کا رنگ اینٹ کے رنگ کی طرح تاریک ہو جاتا ہے۔ اس کا اصل مقام پیدائش آہن کے ساتھ واقع ہوتا ہے۔

شناخت کا طریقہ

نیلم خریدتے وقت اس بات کا خیال رکھنا چاہیئے کہ خالص ہو کیونکہ اکثر دوگ ہو، یا کانچ کے

نیلم بناکر فروخت کرتے ہیں اور ایسی کاریگری سے رنگ بھرتے ہیں کہ ایک ناواقف تمیز نہیں کر سکتا اور بعض جعلساز بلور کے دو ٹکڑے لے کر ان میں رنگ بھر دیتے ہیں۔ یا بلور کے ٹکڑے پر اصلی نیلم کے چھوٹے چھوٹے باریک طبقہ لگا دیتے ہیں اور اصلی نیلم کی بجائے فروخت کرتے ہیں۔ بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ قاعدہ بیان کرتے ہیں کہ نیلم کو صاف شفاف پانی میں صبح سے پکڑ رکھیں۔ تو پانی میں نیلم کے رنگدار اور بے رنگ حصے صاف صاف دکھائی دیں گے جس نیلم کا رنگ یکساں ہوگا۔ اس کا پانی بھی ایسا ہی دکھائی دے گا۔

مصنوعی نیلموں کی شناخت یہ ہے کہ ان کے رنگ اور میانہ کو خوب غور سے دیکھنا چاہیئے۔ اگر نیلم کا پردہ کسی قدر پتھر کا ہوگا تو ظاہر ہو جائے گا۔ یکساں رنگ کے نیلم کا پانی ویسا ہی دکھائی دے گا۔

عیب

نیلم کی شناخت کرنے سے پہلے اس کے عیب بھی دیکھنے چاہئیں۔ اس کے عیب یہ ہیں۔

(۱) جھائیاں (۲) دودھیا رنگ داغ (۳) سفید شیشہ سی دھاریاں (۴) رنگ کا ایک جگہ منجمد ہونا (۵) ریشم جیسے دھبے (۶) شگاف۔ جس نیلم کا ارغوانی رنگ ہو اس میں ضرور ریشمی عیب ہوگا۔ اگر اس کا رنگ سرمئی مائل ہوگا تو اس میں دودھیا رنگ کی رگ ضرور دکھائی دے گی۔ اس قسم کا کوئی بھی نیلم ہو سے قطعی نہ خریدیں۔ نیلم ان عیبوں سے پاک ہونا چاہیئے۔ عیبوں کی شناخت کے بعد نیلم کے رنگ کی پہچان کرنی چاہیئے کہ آیا شوخ ہے یا ہلکا۔

اس کے علاوہ کتب سنسکرت میں کئی عیب دار اور منحوس نیلم لکھے گئے ہیں۔ جن کے پہننے سے کئی ضرر اور نقصان متصور ہوتے ہیں۔ وہ چھ ہیں۔

(۱) ابرق۔ جس کے اوپر کے حصے میں بادل کی سی چمک ہو۔ اس سے عمر و دولت برباد ہوتی ہے (۲) منوشت۔ جس میں ٹوٹے پن کا نشان ہو۔ اس سے بچھو وغیرہ جانوروں سے ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے (۳) چتک۔ جو مندرجہ بالا رنگوں سے کسی مختلف رنگ کا ہو۔ اس کے پہننے سے قوم کی بربادی متصور ہوتی ہے (۴) حسرت گریہ۔ جس کا مٹیالا سا رنگ ہوتا ہے۔ اس کے پہننے سے کئی امراض پیدا ہوتے ہیں (۵) اشم گریہ۔ جسم میں پتھر کا سا نکتہ معلوم ہو۔ اس کے پہننے سے موت کا ڈر ہوتا ہے (۶) رو کھو۔ جس میں سفید مینی کی طرح داغ ہوں۔ اس کے پہننے سے جلاوطنی کا ڈر ہے۔

افعال طبی

حکما نیلم کے پہننے سے کئی ایک کرشمے بیان کرتے ہیں۔ وہ لکھتے ہیں کہ یہ مفرح ہے دل و دماغ کو

تسلی دیتا اور قوت دیتا ہے۔ ایک درم حل کر کے پلانا صرع، خفقان، طاعون اور نزف الدم کو فائدہ کرتا ہے۔ دافع زہر، خون کو صاف کرتا ہے۔ سرمہ اسی کا مقوی بصر ہے۔

بخار کے مریض کے سینہ پر رکھیں تو بخار کم ہو جاتا ہے۔ جیسے نکسیر جاری ہو اس کی پیشانی پر رکھیں تو خون کے بہاؤ میں کمی ہوتی ہے۔ اگر کسی کے آنکھ میں گرد یا کوئی چھوٹا جانور پڑ گیا ہو اور نہ نکلے تو اس کو پیس کر اور گولی بنا کر آنکھ کے پپوٹے پر رکھیں۔ گرد یا کیڑا نکل جائے گا۔ آنکھوں کے ورم اور سفیدی غائب دور ہو جائے گی۔ اگر اسے پیس کر دودھ کے ساتھ کھائیں۔ تو زہر کا اثر، بخار، وبائی امراض دور ہو جاتے ہیں۔ ہندو شاستروں میں نیلم کے پہننے کے لئے خاص ایام و اوقات مقرر ہیں جس کی جدول یہ ہے۔

ذات	نام ایام	نام منازل	نام طالع	جو کام پہن کر کرنے چاہئیں
برہمن	جمعرات جمعہ	دبرین۔ ذرع نثرہ۔ قلب۔ بلع	سرطان عقرب۔ حوت	صدقہ خیرات کرنا۔ نفل پڑھنا
چھتری	منگل اتوار	زہرہ صرفہ۔ عوا اکلیل۔ قلب۔ سعود	اسد۔ میزان قوس	کار عدالت۔ کار حکومت۔ کار شب ۔۔ کار شاہی۔ کار شکار
ویش	سوموار بدھ	سماک۔ غفرہ۔ سعد انعائم۔ رشا	حمل جوزا۔ دلو	بیوپار۔ حساب کتاب۔ کار عدالت کار صنع۔ کار تشیی۔ فوجی کاروبار
شودر	اتوار	مقدم۔ مؤخر بلدہ۔ اخبیہ شرطین	سنبلہ ثور جدی	کار عدالت۔ گھوڑے ہاتھیوں کی حاضری و ترائی۔ نوکروں کو پیشے ہاتھ سے کام سکھانا۔ اہل ہنر کیلئے کام کرنا
ان کے علاوہ دیگر	اتوار ۔۔ منگل	صرفہ۔ شولہ بطین ثریا مقدم	جدی دلو۔ حمل عقرب	دشمن کو زیر کرنے کے لئے عبادت کرنا دشمن سے لڑائی مرحلہ کرنا۔ دشمن کو گرفتار کرنا چور ڈاکو اور دیگر مجرموں کو سزا دینا

سحری خواص

اس کے پہننے سے دشمنوں کا غصہ ٹھنڈا ہوتا ہے۔ جادو کا اثر نہیں ہوتا۔ قید سے رہائی ملتی ہے

جس گھر میں نیلم ہو وہ آگ سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ شہوت انگیز خیالات کو کم کرتا ہے۔ اس لئے پارسا لوگ اسے پاس رکھتے ہیں۔

یہ سچائی اور وفاداری کی علامت ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ تکلیف کو رفع کرتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے جو امراض چشم میں مبتلا ہوں، نہایت مفید ہے۔ اس لئے ہر قسم کے رنج و الم دور ہوتے ہیں۔

ایک نوجوان لڑکی کے لئے خوش قسمتی لاتا ہے۔ یہ زہرہ سے متعلق ہے۔ اس کے پہننے سے زیادہ ملبوسات اور دولت ملتی ہے۔ شادی کے موقع پر یا منگنی کے وقت تحفے کے طور پر لڑکی کو دیں تو جوش بھی اور دولت مندی دیتا ہے۔ پارٹیوں اور مجلسوں میں کوئی شخص پہن کر جائے تو شاہی عزت دیتا ہے اور شخصیت کو پرکشش بناتا ہے۔

یہ پتھر مقوی دماغ و بصر ہے۔ پاس رکھنے سے دشمنوں کا غصہ سرد ہو جاتا ہے۔ پیشانی پر رکھنے سے نکسیر کا خون بند ہو جاتا ہے۔

وہ لوگ جو سفر دی طبیعتوں کے ہوں یا جن کو زحل ناقص ہو۔ ان کو پہننا چاہیئے تاکہ مشکلات سے محفوظ ہو سکیں۔

نیلم اور ہیرا

(یہ مبارک ہے یا منحوس)

سائنسدان ہمیں بتاتے ہیں کہ پتھروں پر جو ہم پہنے ہوتے ہیں، جب آفتاب کی شعاعیں پڑتی ہیں، ان شعاعوں کے اثرات ان پر اپنا خوشگوار اثر ڈالتے ہیں۔ ان قیمتی پتھروں میں اللہ تعالیٰ نے مختلف اثرات رکھے ہیں۔ سب سے زیادہ قوی اور براہ راست جو اثر پڑتا ہے وہ آفتابی کرنوں کا ہوتا ہے۔ دیگر ستارے بھی اپنے اپنے اثرات ڈالتے ہیں۔ چاند کی خوشگوار نورانیت بھی شدید اثرات کی حامل ہوتی ہے۔ علم ہیئت کے ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ بعض قیمتی جواہرات اپنے اثرات کے باعث ان کے پہننے والوں کو بہت نفع پہنچا دیتے ہیں۔

بارہویں صدی عیسوی میں انگلستان کے ایک اہل الرائے نے کہا تھا کہ نیلم سب قیمتی پتھروں کا سرتاج ہے۔ غالباً آج بیسویں صدی میں اس قول کی صداقت سے انکار نہیں کر سکتے۔ کچھ تو اس لئے کہ حسین خواتین کے سیدھے شباب رنگ سے نیلم کے مظلومانہ رنگ کو ایک قسم کی مناسبت ہے اور کچھ اس وجہ سے کہ اس کے غیر فانی حسن کو کبھی زوال نہیں ہوتا۔ نیلم آج بھی اسی طرح مقبول اور ہر دلعزیز ہے جس طرح اب سے صدیوں پیشتر تھا۔ ایک حسین عورت کے ساتھ جواہرات کا تصور ناگزیر ہے۔ بیان نہیں ہو سکتا کہ حسین عورت نفیس جواہرات

کے زیورات سے مرصع ہو کر کیا چیز بن جاتی ہے۔ قدیم ترین زمانے سے شعراء، فلسفی اور جذباتی انسان جواہرات کو تزئین حسن کے لئے بہترین سامان تسلیم کرتے آئے ہیں۔

جواہرات میں سے آجکل نیلم پہننا اعلیٰ سوسائٹی میں بطور فیشن شرف پذیر ہوتا جا رہا ہے۔ اس پتھر کو جواہرات میں معتمد تسلیم کیا جاتا ہے۔ بطور تمثیل، انجیل میں اس کا اظہار ان الفاظ میں کیا گیا ہے: "شاہی تخت ہے مانند ایک نیلم کے" کہا جاتا ہے۔ یہ ایک متبرک پتھر ہے۔ اور یہ جنت کی بنیادوں میں لگا ہوا ہے اور آسمانی رنگت کے مشابہ ہے۔ یہ اس کی دلکش آسمانی رعنائی ہی تھی کہ یونانی اپنے دیوتا اپالو کو اسے نذر کرتے تھے۔ مشہور ہے کہ حضرت موسیٰؑ کو کوہ طور پر جب اللہ تعالیٰ نے توریت کے دس احکام دیئے تو وہ نیلم کے پتھر پر کندہ تھے۔

ہیرا، یاقوت اور زمرد ایسے جواہرات میں نیلم کو سب پر فوقیت حاصل ہے۔ دنیا کا سب سے بڑا نیلم نیویارک کے ایک میوزیم میں رکھا ہوا ہے۔ اس کا وزن ۵۴۳ قیراط ہے لیکن سب سے عظیم ترین نیلم جو کہ آج تک دنیا میں دستیاب ہوا ہے وہ برما سے برآمد ہوا ہے۔ اس کا وزن ۹۵۶ قیراط ہے۔ کہا جاتا ہے اس کی قیمت ۳۵ ہزار پونڈ ہے۔ اس نیلم میں سے ۹ عدد شاندار نگینے تراشے جا سکتے ہیں۔ نیلم کے ساتھ بہت سے قصے وابستہ ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ نیلم نے بعض امراض کو اچھا کرنے میں اکثر موقعوں پر کرامات دکھائے ہیں۔ یہ ایک عام عقیدہ ہے کہ کمزور آنکھ کے مریض کے لئے نیلم کا نظارہ بہت مفید ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں نیلم کو سعادت، برکت، سچائی، استحکام عشق کے لئے اور تفکر کی نشانی بھی سمجھا جاتا ہے۔ عوام کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ نیلم پہننے والے کو نیلم اگر راس آجائے تو غریب سے امیر اور امیر سے امیر کبیر بنا دیتا ہے اور ہر کام کی کامیابی اس کا قدم چومتی ہے اور اگر راس نہ آئے تو پہننے والا مختلف مصائب میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ یہی وصف ہیرے کا ہے۔ ایشیائی جواہراتی پتھروں کا ہے جن نیلموں کا رنگ گہرا ہوتا ہے۔ انہیں نر نیلم کہتے ہیں جن نیلموں کا رنگ ہلکا ہوتا ہے انہیں مادہ نیلم کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ اصلی نیلم سفید رنگ ہوتا ہے۔ نیلاہٹ کی جھلک اس دانے کے فطری امتزاج سے پیدا ہوتی ہے جو نیلم کا جزو لازم ہے۔ بعض اوقات یہ جھلک غیر منظم ہونے کی وجہ سے بکھری ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ نیلم سادہ ست کچھ اس انداز میں کاٹا جاتا ہے۔ کہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک رنگ یکساں طور پر پھیل جاتا ہے۔

دو جان لیوا انگوٹھیاں

دہلی میں ایک مرتبہ دو انگوٹھیاں جن میں نیلم کے نگینے جڑے ہوئے تھے، ایک میرے واقف کے ہاتھ میں تھیں۔ ان کے پہننے کے کچھ عرصہ بعد اسے درد جگر کی شکایت ہونے لگی اور پھر شدت درد سے نوبت یہاں تک پہنچی کہ وہ کئی ماہ موت کی کشمکش میں مبتلا ہو گیا۔ حسن اتفاق سے اسے ایک جوہری نے مشورہ دیا فوراً انگوٹھیاں

علیحدہ کر دو۔ نتیجہ یہ ہوا کہ رفتہ رفتہ آرام آنے لگا۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں پوری طرح صحتیاب ہو گیا۔ اس وقت سے اب تک پھر کبھی شکایت نہیں ہوئی۔

④ زمرّد

زمرد کو سنسکرت میں مرکت یا شم گربھ کہتے ہیں۔ پنجابی میں پنّا۔ مصری میں حجر الحیات، اور انگریزی میں ایمرلڈ (EMERALD) کہتے ہیں۔

اس کا رنگ بہت خوبصورت ہوتا ہے۔ گہرا سبز رنگ آنکھوں کو بہت بھاتا ہے۔ زمانہ سلف میں اس جوہر کو لوگ اچھی طرح جانتے تھے۔ ۲۰۰۰ء میں اسیوکی کا پادری دیوقرس نامی بیان کرتا ہے کہ تمام سبز پتھروں میں زمرد سب سے افضل ہے۔ گیارہویں صدی میں بلیس نامی زمرد کی بابت لکھتا ہے کہ جو اعلیٰ گہرا سبز رنگ کا ہے۔ اس کے کئی ایک عمدہ شہرت پانے رنگ کے بھی ہوتے ہیں۔ اگر اس میں پانی ملائیں۔ تو یہ صرع اور آنکھ کی بیماریوں کو شفا دیتا ہے۔

اقسام اور رنگ

بعض محققین نے زمرد کی دو اقسام بیان کی ہیں۔ ایک زمرد۔ دوم زبرجد۔ لیکن فی الحقیقت زبرجد زمرد سے کئی لحاظ سے مختلف ہے۔ عرب و فارس کے حکماء زمرد کی مفصلہ ذیل نوعیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) ذہابی۔ جس میں سنہرا رنگ ہو۔ بعض ماہرین کی رائے یہ ہے۔ کہ جس جگہ زمرد کی یہ قسم رکھی جائے وہاں بچھو نہیں آ سکتے۔ (۲) سعیدی۔ یہ سعید (مصر) سے آتا ہے۔ اگر اس پر نگاہ ڈالیں۔ تو انسان کا عکس دکھائی دیتا ہے بشرطیکہ آنکھیں بند معلوم ہوتی ہیں۔ (۳) ریحانی۔ گل ریحان کی طرح سبز رنگ کا ہے۔ (۴) فستقی۔ سیاہی مائل سبز رنگ اس کو پرانا زمرد بھی کہتے ہیں (۵) سلقی۔ جس کا رنگ ٹھیک چقندر کی ہو (۶) زنجاری۔ یا زنگاری۔ جس کا مرچ جیسا رنگ ہو۔ (۷) کیرواٹی۔ جن کا رنگ کیراٹ کی طرح ہو۔ (۸) صابونی۔ جن کا رنگ سفید اور سبز کی ملاوٹ سے ہو۔ ان میں سے عمدہ وہ قسم گنا جاتا ہے جو نفت صاف۔ بے عیب اور سبز رنگ ہو۔

ہمارے ملک کے جوہری زمرد کی مفصلہ ذیل اقسام بیان کرتے ہیں۔

(۱) پرانا (۲) مرگیا (۳) تورتیکا (۴) چیپتیکا (۵) نیا (۶) جہاجی نمبر ایک کی دو نوعیں بتاتے ہیں۔ کاٹھی اور دھانی۔ کاٹھی ان کو کہتے ہیں۔ جن میں سیاہی مائل سبز رنگ ہو۔ اور دھانی ان کو جن کا رنگ زردی مائل سبز ہو۔

صلابت

اس میں سختی ۵ء۷ سے ۸ درجہ تک ہوتی ہے۔ اس لئے بھیکم کو کاٹ سکتا ہے۔ چمک اس کی بلوریں ہے۔

برقی قوت

حالت انعکاس اس میں دو چند قلیل المقدار یعنی ۱۵۸۵ ہے۔ اس کے گھسنے سے برقی طاقت پیدا ہوتی ہے جو چند گھنٹے رہتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

سلیکا ۶۸ء۵۰۔ ایلومینا ۵۰ء۱۷۔ گلوسینا ۱۲ء۱۴۔ چونا ۲۵ حصہ آکسائیڈ آئرن اور سروں میگنیشیا ۹۰ء۳۔ یہ قابل گداخت ہے۔ دھونکنی کے آگے زرد رنگ کا ہو کر پگھل جاتا ہے۔ اس کی خوش رنگت سبز آکسائیڈ کروم کے باعث ہے۔

شناخت کا طریقہ

قیمت میں زمرد یا قوت سے درجہ دوم پر ہے۔ چونکہ زمرد اور ادات یکساں خوشنما دکھائی دیتا ہے، اس کی قیمت بڑھ کر چڑھتی ہے۔ قیمت خریدنے سے پیشتر اس کی اصالت کا امتحان کرنا چاہیئے۔ کیونکہ اکثر لوگ نقلی زمرد بھی بنائے رکھتے ہیں۔ اصل و نقلی کی پہچان سختی۔ وزن۔ جمصورین اور قوت الانعکاس سے کی جاتی ہے تجربہ کار جوہری اصل و نقل کی تمیز فوراً کر لیتے ہیں۔

عیب

زمرد کے عیب داغ۔ دھبہ۔ ملفر اور شگاف ہیں۔ ان سے زمرد پاک ہونا چاہیئے۔ جوہری اس کے چھ عیب گنتے ہیں (۱) جیہر یعنی شگاف (۲) ریکھا یعنی خط (۳) ابر یعنی دھواں کا سایہ (۴) گانجا یعنی خراب آبدار (۵) باھتے یعنی قدرتی عیب جو حکاک کی صنعت سے چھپا ہوا ہو۔ (۶) تمنا یعنی مکڑی کے جال کی طرح سطح پر داغوں کا ہونا۔ لہذا عمدہ بے شگاف خوشنما اور صاف گیاہی رنگ کا زمرد نہایت نادر اور بیش قیمت ہوتا ہے۔

افعال طبی

یونانی اور ایرانی حکیم زمرد کے مفصلہ ذیل طبی خواص بیان کرتے ہیں۔ کہ جو شخص زمرد کو پہنے یا بطور دوائی

استعمال کرے۔ تو یہ اس کے معدے کو استقلال دیتا ہے نبض کی حرکت کو تیز کرتا ہے۔ روح کو تقویت دیتا ہے۔ درد جگر اور معدہ کے لیے مقوی ہے۔ جذام، استفراغ، اجابت خون، زہر، خوف، وبے جا پیاس شکایات جگر، تشنج، پتھری، مرض کے لیے تریاق ہے۔ اگر کسی مریض کو جو زہر کھا لے یا کسی زہریلے کیڑے کے ڈسا جانے کے باعث تکلیف ہی ہو۔ تو زہر جسم میں سرایت کرنے سے پیشتر بقدر ۸ دانہ گندم دیا جائے تو زہر کے اثر کو دور کرتا ہے۔ اگر اس کا کشتہ ناسور پر ملیں۔ تو شفا ہوتی ہے۔ زمرد میں برودت اور یبوست درجہ دوم کی ہے۔

سحری خواص

جب آفتاب برج میزان میں ہو۔ ایک مثقال یعنی ۴½ ماشہ وزنی زمرد سونے یا چاندی کی انگشتری میں جو اس کے وزن کے مطابق ہو۔ جڑوا کر انگلی میں پہنیں۔ تو دشمنوں کے دلوں میں بڑا رعب ہو جائے گا اور مرد دلی مراد پائیں گے۔

اگر کوئی زمرد پہننے والے کو کھانے میں زہر ملا دے۔ تو فوراً ظاہر ہو جائے گا۔ کیونکہ یہ شخص جس وقت زہردار کھانے کو چھوتا ہے۔ تو اس پر پسینہ کے قطرے نمودار ہو جاتے ہیں۔ زمرد کی خوراک زہر دور کرنے کے لیے ایک دانگ یعنی ۶ جو اور اجابت خون بند کرنے کے لیے ۴ جو ہیں۔

زمانہ قدیم میں سے مشتری کا جوہر مانتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ فصاحت طاقت اور پیش بینی کی قوت دینے والا ہے۔ اگر اسے بطور تعویذ کسی حاملہ عورت کے گلے میں پہنائیں۔ تو اسے درد زہ سے جلد خلاصی ہوتی ہے۔ یہ عفت اور عصمت کا پورا نشان سمجھا جاتا ہے یعنی لوگوں کا خیال تھا کہ اگر اسے پہننے والا پاکدامنی کو ہاتھ سے کھو دیتا ہے تو اس کا زمرد ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے۔

"جنگل بھی زمرد کا ٹوٹ جانا یا گرنا منحوس سمجھا جاتا ہے۔ چنانچہ جب جارج سوم کے سر پر تاج رکھا گیا۔ تو تاج سے بڑا زمرد گر پڑا۔ بعض نتیجہ نکالتے ہیں کہ اس نحس شگون کے باعث امریکہ شاہ جارج کے ہاتھ سے جاتا رہا۔ بعض حکماء کی رائے ہے کہ اگر زمرد کسی بیماری یا عیب یا عیوب کو دور نہ کر سکے تو یہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اسی قسم کی اور کہاوتیں بھی بہت مشہور ہیں۔

نئے نظریہ کے مطابق سبز رنگ کا پتھر بہتر ہوتا ہے۔ یہ بصارت کو قوت دیتا ہے۔ اگر عورت پہنے تو اسے حقیقی محبت ملتی ہے۔ اگر مرد پہنے تو بیوی کی محبت ملتی ہے۔ اگر محب و محبوب زمرد کا تبادلہ آپس میں کر لیں اور وہ پہن لیں۔ تو جب ان کی محبت میں کمزوری آ جائے گی تو زمرد کا رنگ پھیکا رہ جائے گا۔ بلکہ ماند پڑ جائیگا۔ ثور، سرطان، اور حوت والے اسے پہنیں تو مندرجہ برکات زیادہ سے زیادہ حاصل کرتے ہیں۔

یہ ایک قیمتی پتھر ہے۔ اس کا خریدنا ہر شخص کے بس کی بات نہیں۔ مریخ اور یورنس کے ستارہ سے

تعلق رکھنے والے اسے پہنیں۔ تو بااثر شخصیت بن جاتے ہیں۔ اور کچھ واقعات کے باوجود برے اچھے اور جو عمل نزلہ نتائج کا پتہ دیتے ہیں۔

جو شخص اسے پہنے اسے تنگی سے نجات ملتی ہے معدہ اور دل کو تقویت دیتا ہے۔ جب قمر برج میزان میں ہو۔ تو انگوٹھی سونے کی بنوا کر اس میں زمرد جڑوا جائے۔ تو پہننے والا طاعون سے محفوظ رہتا ہے۔ اسی طرح اگر نصف چاندی اور نصف سونا ملا کر جب آفتاب برج میزان میں ہو۔ بنائے اور ایک تہائی زمرد اس میں نصب کرائے تو اس انگشتری کا استعمال لوگوں کی نظر میں عزیز بنا دے گا۔

زمرد منہ میں رکھیں۔ تو دانتوں کو تقویت دے۔ گلے میں ڈالیں۔ تو جادو کے اثر کو دور کرے۔ حاملہ کی ران پر باندھیں تو عسرت ولادت کو مفید ہے۔

⑤ پکھراج

پکھراج کو فارسی میں یاقوت ازرق اور ہندی میں پوشپ راگ کہتے ہیں۔ انگریزی میں ٹوپاز (TOPAZ) کہتے ہیں۔

اقسام

ماہرین اس کی دو قسمیں بیان کرتے ہیں۔ ایک مشرقی۔ دوم مغربی جس پکھراج میں صرف ایلومینیا اور باقی سلیکا وہ فلورائین مرکب ہو۔ انہیں مغربی کہتے ہیں۔

کتب سنسکرت میں اس کی چار قسمیں لکھی ہیں۔

(۱) سفید پکھراج برہمن۔ (۲) سرخی مائل کھتری (۳) زرد سفید رنگ دیش (۴) سیاہی مائل شودر۔ متقدمین مغربی اسے چراسولیٹ (CHRYSOLITE) کہتے تھے۔ پکھراج کی ایک قسم پس نائٹ (PYCNITE) نامی ہے۔ ایک اور قسم ہے۔ جسے فایسولیٹ (PHYSOLITE) یا پی ٹی فاشولائیٹ (PRYPHYELITE) کہتے ہیں۔ یہ تاریک ہوتی ہے اور گرمی سے سوج جاتی ہے۔

صلابت

اس کی سختی ۸ سے ۹ تک ہے۔ اس لئے یہ بلور کو کاٹ سکتا ہے اور الماس و نیلم سے کاٹا جا سکتا ہے۔

رنگ

یہ عموماً سبزی مائل زرد رنگ کا ہوتا ہے۔

اس میں زرد، سفید، نارنجی، سوسن چینی، نیلگوں، گلابی، پیازی، زردی مائل سفید، سبزی مائل سفید، پہاڑی سبز، آسمانی نیلا، کرسٹل گوشت سا سرخ ہوتا ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج نہایت عمدہ اور خوشنما ہوتا ہے یہی اس کا اصلی رنگ ہے۔ سنسکرت میں اسے پیت کہتے ہیں جس کے معنی زرد کے ہیں۔ یہ رنگ جس قدر گہرا ہو اسی قدر قیمت زیادہ ہوتی ہے۔

گلابی رنگ۔ پکھراج کو زرد رنگ پکھراج سے بناتے ہیں۔ حقہ کی چلم یا کسی چھوٹی کٹھالی میں رکھ کر اوپر راکھ یا ریت ڈال دیتے ہیں۔ تھوڑی آنچ دینے سے اس کا رنگ زرد سے گلابی ہو جاتا ہے۔ اگر رنگ عمدہ نکلے تو قیمت بہت بڑھ جاتی ہے۔ اس کو برازیل کا پکھراج بھی کہتے ہیں۔

سرخ رنگ پکھراج کمیاب ہوتا ہے کرسٹل رنگ کے اکثر ملتے ہیں۔ نیلگوں پکھراج عمدہ اور خوش رنگ ہوتا ہے۔ چنداں نایاب نہیں ہوتا۔

سفید پکھراج زیورات اور بازوبند میں استعمال ہوتا ہے۔

برقی قوت

طاقت انعکاس درجہ قلیل المقدار ۸۵ء ہوتا ہے۔ ملنے اور گرمی پہنچانے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ جو ۲۰ سے ۲۴ گھنٹہ تک رہ سکتی ہے۔

کیمیائی مرکبات

اس میں ۲۸ء۵۸ حصہ الیومینیا۔ ۱۰ء۳۴ حصہ سلیکا۔ ۲۱ء۷ فلورائین مرکب ہیں۔ اگر اسے کوئلہ پر رکھ کر پھونکنی کے ذریعہ آنچ دی جائے۔ تو بھی پگھلتا نہیں۔ جمل سوہاگہ کے ساتھ اگر اسے گرمی پہنچائی جائے تو بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر اسے تیز گرمی دی جائے تو اس پر ببلے نمودار ہو جاتے ہیں۔ جو فوراً ٹوٹ جاتے ہیں۔ زرد رنگ پکھراج گرمی سے بے رنگ ہو جاتے ہیں۔ تاریک زرد گلابی یا گومیدک جیسے سرخ ہو جاتے ہیں۔

تیزاب کوبالٹ سے یہ نیلے رنگ کا ہو جاتا ہے۔

عیب

مشرقی جوہری اس کے وہی عیب بیان کرتے ہیں جو یاقوت کے ہیں ان کے علاوہ دو عیب اور بیان کئے جاتے ہیں (۱) دوبگیا یعنی زرد کے ساتھ سرخ رنگ ہونا (۲) دورنگی یعنی ایک جگہ زرد رنگ اور دوسرے حصہ میں کوئی اور رنگ ہونا۔

سحری خواص

پکھراج زیادہ تر انگوٹھیوں، نیکلس وغیرہ چھوٹی چیزوں میں جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں میں ہی استعمال ہوتا

ہے۔ اس کے نگینہ کا وزن الماس کی نسبت زیادہ بڑا ہونا چاہیئے۔ ایک ایرانی کے پاس ایک بازوبند میں پکھراج تھا جس پر بحروف عربی "منجانب قدرت" کندہ ہے۔ یونانی حکماء کہتے ہیں کہ پکھراج غم و غصہ کو دور کرتا ہے۔ باد و پریا نہ جنے سے جادو کا اثر نہیں ہوتا عیاشی سے بچاؤ ہوتا ہے۔

یہ اس وقت پہننا چاہیئے جبکہ مخالف حالات کو سازگار بنانا مقصود ہو۔ سفر و حضر اور شکار میں مثالی ساتھی ہے۔ بچوں کے لئے بیحد مفید ہے۔

زرد رنگ کا پکھراج پہننا بہتر ہوتا ہے۔ کاروبار میں بہتری اور حکام وقت میں عزت و مراتب حاصل کرنے میں مدد دیتا ہے۔ اس کے پہننے سے دولت ملتی ہے اور دنیا میں خوش و خرم زندگی دیتا ہے۔ شادی و محبت میں وفاداری پیدا کرتا ہے۔ ملاحوں کو پہننا خوش قسمتی لاتا ہے۔

یہ عطارد کا پتھر ہے۔ ان لوگوں کو ان کے کاموں میں کامیابی دیتا ہے جو سفر کرنے والے ہوں، یا سفر یا ملازمت کی کوشش میں کامیابی کے خواہاں ہوں۔ سن بلوغت کے زمانہ میں اس کا استعمال کریں۔ تو یہ بدنی قوت دیتا ہے۔

وہ لوگ جن کا مزاج بادی ہو یا جن کو مشتری ناقص ہو اس کا پہننا فائدہ دیتا ہے۔

⑥ مروارید

اسے انگریزی میں پرل (PEARL) کہتے ہیں۔ اپنی خوش رنگت اور حسن کے باعث جواہرات میں منسلک ہے۔ ہندوؤں کی پرانی کتابوں میں اس کے پہننے، برتنے اور دیوتاؤں کے آگے چڑھانے کے [illegible] میں مصر اور ایشیا کے لوگ زیبائش کے لئے پہنتے ہیں، اور زمانہ قدیم میں معبودوں کے آگے چڑھانا بڑا ثواب سمجھتے تھے اکثر ممالک میں کانوں کے بندے اور بالیاں پہنی جاتی ہیں۔

اقسام

حکمائے فارس اس کی چار قسمیں بیان کرتے ہیں (۱) بحرینہ جو بحرین کے نزدیک پائے جاتے ہیں۔ (۲) قلزمی جو بحر قلزم سے آتے ہیں (۳) عمانی جو ملک عمان سے آتے ہیں (۴) عراقی شکل۔ جو مروارید صدف میں صرف ایک دانہ پایا جائے اسے در یتیم کہتے ہیں۔

ہندوستانی جوہری موتیوں کی دس اقسام بتاتے ہیں۔

(۱) میانی (سیاہی مائل) (۲) سرمئی (تھوڑا سیاہی مائل) (۳) چونا گھاٹ یا تابچے (سرخی مائل) (۴) پوربے یا کوڑ کوڑ قلیل المقدار گول گول (۵) بسیمر جیسے ریشم کی طرح رنگ (۶) پکھیا (زرد رنگ) (۷) کاہیلے (خوب سفید) (۸) سنگلی (زردی مائل) (۹) شط گڑی (نیلے رنگ مائل)۔

(۶) جدوار ام کہلاتے ہیں (سبزی مائل)

انگریزوں نے مختلف طریق پیدائش کے مطابق اس کی تین قسمیں لکھی ہیں۔ مقدار کے بموجب ان کے نام یہ ہیں (۱) جس مقدار کے پارٹکان (۲) چھوٹے پاٹا مروارید (۳) باجرئی شکل ہیرو گرینز (۴) خورد گلم مروارید (۵) بہت ہی چھوٹے ہوں تو موتی چور کہلاتے ہیں۔

صلابت اور کیمیاوی مرکبات

اس میں سختی ۵ء۲ سے ۵ء۳ تک ہوتی ہے۔ اس میں کاربونیٹ آف لائم اور کچھ وہ مادہ جس سے صدف بنتے ہیں نکلتے ہیں کا مرکب ہوتے ہیں تھوڑی سی گرمی پہنچانے سے بھی کشتہ ہو جاتے ہیں۔

رنگ

یہ شفاف یا براق ہوتا ہے۔ رنگ مروارید عام قسم کے رنگت جاتے ہیں۔ مروارید اکثر سفید، گلابی، سیاہ نافرمانی بجو سے اور خاکی رنگ کے ہوتے ہیں۔ سان کے علاوہ کئی اور تیم رنگوں کے موتی بھی دیکھے جاتے ہیں۔ یورپ میں سفید اور نیلگوں اور ہندوستان عرب و چین میں زرد رنگ مائل مروارید پسند کرتے ہیں۔

جلا

جو موتی بلا سوراخ ہوتا ہے اسے انگریزی میں ورجن اور فارسی میں مروارید ناسفتہ کہتے ہیں۔ جو چھدے ہوتے ہیں ان کو انگریزی میں وَوْڈ کہتے ہیں اور فارسی میں مروارید سفتہ۔ اگر یہ جسم بدن پر بہ مدت تک پہنے جائیں۔ تو ان کی چمک رنگ میں فرق آ جاتا ہے۔ بعض کہتے ہیں۔ کہ بدبو، چربی، پسینہ، کچھ دھواں وغیرہ آلودگی سے بھی مروارید کا رنگ کٹ جاتا ہے اسے درست کرنے کی ترکیب یہ ہے کہ برنج آمیز پانی ایک برتن میں ڈال کر نیچے آنچ دو جب پانی شیر گرم ہو۔ تو آگ سے اتار کر مروارید کو اس پانی کے ساتھ دھو دو تو تھوڑی دیر میں مروارید عمدہ نکل آئیں گے۔ ان کی آب و تاب قائم رکھنے کے لئے مناسب ہے کہ پہننے کے بعد مروارید کو ٹکڑے ململ سے صاف کر کے میگنیشیا کے ساتھ ڈبیا میں رکھا جائے۔

شناخت کا طریقہ

نقلی مروارید مختلف طریقہ سے بنتے ہیں۔ تجربہ کار لوگ فوراً پہچان لیتے ہیں۔ ان کی پہچان یہ ہے کہ قدرتی مروارید کی نسبت نقلی ہلکے ہوتے ہیں اور ان کے سوراخ بھی فراخ ہوتے ہیں۔

عیب

خالص موتی خرید کرنے کے بعد ان کے عیبوں پر نظر ڈالنا چاہیئے۔ ہندوستانی جوہری اس کے یہ عیب بیان کرتے ہیں (۱) ٹکو یعنی (داغ یا سوراخ ہونا) (۲) لہر (چھوٹے سوراخ) (۳) چیٹ گتے (چھوٹے بڑے سوراخ)، (۴) چوڑ (بہت چھوٹے سوراخ)، (۵) کھڑت۔ یعنی قیمت شکل آب و تاب پر منحصر ہے۔ جس قدر زیادہ چمکیلا خوش رنگ گول ہو اسی قدر زیادہ قیمتی ہوگا۔

افعال طبی

یہ مفرح، ملطف، مقوی ارواح ہوتا ہے۔ تمام اجزائے بدن میں سرایت کرتا ہے۔ لیکن مثانہ کو مضر ہے امراض معدہ، قلب و جنون۔ امراض جگر، بواسیر، یرقان، نفث الدم، نزف الدم کو شفا دیتا ہے۔ گردہ کو نافع۔ سدہ کا دافع۔ پتھری کا مخرج، پیشاب کی جلن دور کرتا ہے۔ خونی دستوں کو روکتا ہے۔ خون، بواسیر و حیض کا حابس۔ فرزجہ اس کا منع حمل میں مجرب۔ محرور بدن کا دافع ہے۔ مروارید کا کشتہ اگر بطور شربت پیا جاتا ہے۔ تو استفراغ، ناپاک خیالات جن، بھوت، منہ کی بدبو، سر کے درد، آنکھوں کے ورم، درد، پانی بہنا وغیرہ کو دور کرتا ہے مروارید اگر شیر خوار بچہ کو جو چالیس دن سے کم عمر ہو۔ چالیس دانے کھلائے جائیں۔ تو چیچک اور خسرہ ساری عمر نہیں نکلتے۔ دو دانہ مروارید اور ایک دانہ مرجان ایک پتلی سوتلی کی رسی میں باندھ کر حاملہ عورت کی کمر سے باندھ کر ناف پر رکھا جائے۔ تو اسقاط حمل سے محفوظ رہتی ہے۔ اس کی معجون بنا کر کھانا مقوی باہ ہے۔ اس کا کشتہ کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔

سحری خواص

کسی زمانہ میں بنگالی ناکتخدا لڑکیاں مروارید کو عصمت کا باعث سمجھ کر پہنتی تھیں۔ اس کے پہننے سے دل کو صبر اور استقلال پیدا ہوتا ہے۔

یہ انسان کے روحانی اثر کو جذب کرتا ہے۔ اس کو سیکنڈ ہینڈ خریدتے وقت اصلی مالک کا پتہ لگا کر دینا نہ خریدیں ایسا نہ ہو کہ تمہاری روح کسی بد روح انسان کو اپنا لے۔ اول اور پل ہمیشہ ہیرے کے سوداگر سے خریدیں۔ کسی عام جگہ سے نہ خریدیں۔ ان کو ہمیشہ نیا پہننا چاہیئے۔ موتیوں کا نکلس خریدتے وقت بہت احتیاط سے کام لیا جانا چاہئے۔

(۷) مرجان

مرجان کو ہندی میں مدرم یا پروال اور پنجابی میں مونگا کہتے ہیں۔ ایک سمندری جانور کی پیدائش ہے خوش رنگ اور عمدہ چمک کے باعث جواہرات کے زمرہ میں درج کیا جاتا ہے متقدمین کو یقین تھا۔ کہ مرجان قسم نباتات ہے

لیکن خوردبین کے ذریعہ اس میں وہ کرم دیکھے گئے ہیں۔ جو اس کے موجد ہیں۔ انگریزی میں مرجان کو آئسس نوبلیس (ISIS NOBILIS) کہتے ہیں۔ مونگے کی جڑ کو بیخ مرجان کہتے ہیں اور بعض بسد بھی کہتے ہیں۔

کیمیاوی مرکبات

علم کیمیا کی رو سے اس میں ایک فیصدی میگنیشیا اور ۹۰ فیصد کاربونیٹ آف میگنیشیا ہوتا ہے۔ اس کا رنگ کوئی مادہ کے باعث نہیں ہوتا بلکہ آکسائیڈ آہن۔ کاربونیٹ اور یہ اس کے رنگ دینے والے مادہ میں شامل ہوتا ہے۔

صلابت

یہ مقلی اور دیگر تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا۔ لیکن معدنیات کے تیزاب میں حل ہو جاتا ہے۔ اس کا سیاہ رنگ تیزاب گندھک کے باعث ہوتا ہے۔

طبی افعال

حکماء کا بیان ہے کہ اگر بچہ پیدا ہوتے ہی اس کی ماں کے دودھ میں اگر بیخ مرجان گھول کر پلا دیں تو بچہ کو تمام عمر صرع کی بیماری نہ ہو گی اور کوئی درد اعضا نہ ہوگا۔ یونانی حکیم لکھتے ہیں کہ مرجان سرد درجہ اول ہے۔ مرجان کی خوراک سے تمام خون بہت بند ہو جاتا ہے اور یک دودھ خوراک زہر کے لئے تریاق ہوتی ہے۔ مگر مرجان کو شکم پر باندھیں۔ تو معدہ کی تمام شکایتیں دور ہو جاتی ہیں۔ یہ مفرح القلب بھی ہے۔ جنون، صرع، فساد معدہ اور اشتہا کو مفید ہے۔ مرجان میں یبوست و برودت درجہ دوم کی ہے اور سیاہ مرجان میں سوم درجہ کی ہوتی ہے اس کے جلا دینے اور کشتہ کرنے کے طریقے طبی کتب میں موجود ہیں۔ بطور سرمہ آنکھوں میں استعمال اور جلن سرخی اور آشوب چشم کے لئے مفید ہے۔

خواص سحری

زمانہ متوسط میں مرجان جادو۔ زہر اور شیطانی خیالات کو دور کرنے والا سمجھا جاتا تھا۔ بچوں کے گلے میں اگر مرجان پہنایا جائے۔ تو ان کا ڈرنا کم ہو جاتا ہے۔

اعلیٰ قسم زیادہ سرخ ہوتا ہے اس میں سیاہی برائے نام بھی نہیں ہوتی۔ اگر سات دانے گلے میں استعمال کریں۔ تو بہت سے امراض اور جادو کو دور کرتا ہے۔ اگر بچوں کے بازو پر باندھیں تو خواب میں چونک پڑنے اور نظر بد کے دفعیہ کے لئے مفید ہے۔ اس کو دیر تک دیکھنا باعث تقویت بصر ہے۔ محافظ جنین ہے۔ حاملہ کے گلے میں ڈالیں۔ تو اسقاط سے محفوظ رکھتا ہے۔

⑧ لہسنیا

یہ کوارٹز کی ایک قسم ہے۔ انگریزی میں اسے کیٹس آئی (CAT'S EYE) کہتے ہیں اور عربی میں عین الہر کہتے ہیں۔ ان دونوں کے معنی بلی کی آنکھ کے ہیں۔ اس کی سطح کی ہیئت بلی کی آنکھ جیسی ہوتی ہے اس میں ایک خاص صفت یہ ہوتی ہے کہ اس کے اندر بڑی درخشاں دھاری ہوتی ہے جس کو ہمارے یہاں سوت اور انگریزی میں ... کہتے ہیں۔ لہسنیا کا رنگ خواہ کچھ ہو۔ اس کی دھاری ہمیشہ سفید ہوتی ہے۔ شاذ و نادر رنگ کی بھی ہوتی ہے۔ جب اس دھاری کو شعاع آفتاب میں رکھیں۔ تو بہت چمکیلی دکھائی دیتی ہے یہ جواہر اپنی چمک کے باعث بہت عزیز ہے۔ اس کا سرخ رنگ اور اس پر یہ چمکیلی دھاری ادھر ادھر لہریں مارتی ہوئی نہایت دلکش دکھائی دیتی ہے گویا ایک بیقرار بھوت اس میں مقید ہے۔ اس خیال پر لوگوں کو وہم ہے کہ لہسنیا میں جنات رہتے ہیں۔ بعض کتابوں میں اسے عقیق کی ایک قسم بیان کیا ہے۔ جو غلط ہے۔

رنگ

فارسی یا انگریزی میں اس پتھر کو جو گول ہو جس کے اوپر کا رنگ نیچے رنگ سے مختلف ہو۔ لہسنیا کہتے ہیں۔ سرخ یا سیاہ کو سیمانی کہتے ہیں۔ سبز یا زرد عین الہر یہ کہلاتا ہے۔ گویا اس میں چار رنگ ہوتے ہیں۔ زرد۔ بھورا۔ سبز اور سیاہ۔

اقسام

ہندوستانی جوہری اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں (۱) کنک کھیت (بلی کی آنکھ کی طرح) (۲) دھوم کھیت (دھوئیں رنگ) (۳) شیام کھیت (سیاہ رنگ) (۴) گیہوں کھیت (روغن زرد جیسا رنگ) (۵) کلکتہ کا (ستی کان کا) (۶) ہالیا (جس میں دھاری نہ ہو)

صلابت و قوت برقی

اس میں سختی ۸ درجہ ہے۔ لطافت، انعکاس دوچند ہے۔ ملنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے تاکہ مقناطیسی ہے۔ تیزاب کا اس پر کوئی اثر نہیں ہوتا۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۸۰ حصہ ایلومینا۔ ۲۰ حصہ گلوسینا مرکب ہیں۔ اس کا رنگ پروٹوکسائیڈ آہن کے باعث ہوتا ہے۔ یونانی حکماء لکھتے ہیں کہ اگر اسے مٹی کے برتن میں ڈال کر عقیق کی طرح آگ دیں۔ تو یہ چمکیلا ہو جاتا ہے۔

عیب

عموماً سبز اور ریتونی رنگ پسند کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ ان دونوں پر دھاری خوب کھلتی ہے۔ ہندوستانی جوہری اس کے یہ عیب بیان کرتے ہیں۔ (۱) چھید (۲) جالا یعنی اس کی تمام سطح پر دھاریوں کا ہونا (۳) گدلا یعنی کسی جگہ سے شگاف دار اور کہیں تاریک ہوتا

افعالِ طبی

یہ جواہر مفرح القلب خوب ہے۔ اگر سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالا جائے تو آنکھوں کی کئی بیماریوں کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر منجن کے طور پر سفوف دانتوں پر ملا جائے تو مصفی رکھتا ہے۔ اس کے کشتہ کو زخم پر لگایا جائے۔ تو شفا دیتا ہے۔

سحری خواص

اگر عورت کے پاس سے باندھا جائے۔ تو درد زہ سے آرام دیتا ہے اگر بچوں کے گلے میں ڈالا جائے۔ تو بلغم جادو جن۔ بھوت۔ اور آسیب سے بچاتا ہے۔ اس کے پہننے سے خواب بد نہیں آتا اور خواب میں جو رنگ اڑتا اور جاتا ہے یہ سفید رنگ کا بہتر رہتا ہے۔ لوگوں میں قدر و منزلت۔ قدر و عزت اور عشق و محبت میں ہر دو معاملوں میں کامیابی لاتا ہے۔

جس شخص کا مزاج بادی ہو یا بلغمی ہو یا جس کا زہرہ ناقص پڑا ہو اس کو پاس رکھنے سے ناقص تاثیر زائل ہو جاتی ہے۔

۹ زرقون

زرقون کو ہندی میں گومیدک کہتے ہیں۔ علم معدنیات کی کتابوں میں اس کے تین نام جارگون۔ یا ستمورا جیسنتھ لکھے ہیں۔ چنانچہ روشن چمکیلے اور صاف گومیدک کو یا ستمورا جیسنتھ کہتے ہیں۔ بھورے زردی رنگ والے کو جارگون کہتے ہیں۔

اقسام

(۱) وہ جس کا رنگ نارنجی، سیندوری یا آتشی ہوتا ہے۔ ان کو فرانسیسی جیسنتھ لاابلی کہتے ہیں۔

(۲) جن کا زردی مائل سرخ رنگ ہوتا ہے۔

(۳) وہ قسم جو کہربا کے مشابہ ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ سختی کے سوا یہ اس سے تمیز نہیں کیا جا سکتا۔ اس میں ایسے

ذرے ہوتے ہیں جو اس کی چمک کو روکتے ہیں۔ اس کو انگشتری میں پہننے سے نیند لاتا ہے۔

(۴) یہ قسم سفید کہربا کی طرح ہوتی ہے۔ اس میں سرخی نہیں ہوتی۔ بعض اسے پکھراج کی ایک قسم بتاتے ہیں جو غلط ہے۔

صلابت

زرقون دھوکنی کے آگے ناگداختنی ہے۔ حالانکہ ایسونائیٹ پگھل جاتا ہے۔ اس میں سختی ۵ء۷ درجہ کی ہے۔ طاقت انعکاس اعلیٰ درجہ کی دو چند ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔

کیمیاوی مرکبات

اس میں ۷ء۶۷ حصہ زرقونیا۔ اور ۳۳ سلیکا۔ اور حصہ آکسائیڈ آئرن مرکب ہیں۔ تیز آنچ دینے سے اس کی چمک بڑھتی ہے لیکن رنگ دور ہو جاتا ہے۔ سوہاگہ کی مدد سے پگھل کر صاف شیشہ کی صورت کا ہو جاتا ہے۔ گرمی سے اس میں فاسفورس پیدا ہوتی ہے۔ کوئی تیزاب اس پر مؤثر نہیں۔

شناخت

اس کی پہچان یہ ہے کہ اسے تیز آنچ دے کر خوردبین سے دیکھیں کہ اس کا خاص رنگ جسے فرانسیسی ہیاسنتھ کہتے ہیں۔ دکھائی دیتا ہے یا نہیں۔ اس رنگ پر اگر سپرٹ وائن ملائیں تو آبی رنگ سا ہو جاتا ہے۔

رنگ

زرد، بھورا۔ خاکی، سفید۔ سرخ ہوتا ہے۔ عموماً نارنجی صاف و شفاف ہونا چاہیئے۔

عیب

اس کے تین عیب جوہری بتاتے ہیں (۱) چیر (شگاف) (۲) چھینٹا (داغ) (۳) برقی

سحری خواص

اہل دنیا اسے متبرک سمجھتے تھے۔ لوگوں کا خیال تھا کہ یہ جواہر دولت و عزت بڑھاتا ہے۔ وباء اور بھوت کے آسیب سے نجات دیتا ہے۔ زمانہ قدیم میں ماتمی زیورات کے طور پر بھی مستعمل ہوتا تھا۔

یہ شربتی رنگ کا بہتر رہتا ہے۔ جسمانی صحت، روزگار کی بہتری اور دشمنوں پر فتح مندی کے لئے اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

جس شخص کا مزاج بادی۔ یا بلغمی ہو۔ یا راس جس کے برج میں ناقص واقع ہو۔ اس کو پاس رکھنا مفید ہے۔

باب سوم

درجہ دوم کے جواہرات

① زبرجد

انگریزی میں اسے بیرل کہتے ہیں۔ شدہ زمردی سبز رنگ کا پتھر اعلیٰ گنا جاتا ہے۔ اس کا رنگ سبز۔ زرد۔ نیلا ہوتا ہے حکیم ارسطالیس لکھتا ہے کہ زمرد اور زبرجد ایک ہی کان سے نکلتے ہیں۔ یہ اس وقت پیدا ہوتے ہیں جبکہ شمس و قمر و زحل ایک ہی برج میں ہوں۔

اقسام

(۱) مصری ــ یہ سُرخی مائل ہوتے ہیں (۲) کیبا سی ــ زردی مائل سبز رنگ (۳) ھندی زرد و سُرخ رنگ۔

انگریز اس کی دو قسمیں بتاتے ہیں (۱) بیرل یعنی زبرجد (۲) اکوامرائین جسے سنسکرت میں پارس بھدر کہتے ہیں۔ ان دونوں میں فرق یہ ہوتا ہے کہ بیرل کا رنگ زردی مائل اور پارس بھدر کا سبز نیلگوں ہوتا ہے۔

خواص طبّی

اس کے خواص زمرد جیسے ہیں۔ اگر دانتوں پر بطور منجن ملا جائے۔ تو انہیں صاف رکھتا ہے۔ جسم کو صحت بخشتا ہے۔ یہ گنگری کو مفید ہے پیشاب کی زیادتی و کمی کو درست کرتا ہے۔ اگر آنکھوں میں بطور

سرمہ ڈالا جائے۔ تو ان کی بصارت کو بڑھاتا ہے۔ اس کی خوراک نیم ورم ہے۔ کئی طبیبوں کا خیال ہے کہ اگر اس کے پیالہ میں شراب ڈال کر پی جائے۔ تو نشہ نہ ہوگا۔

خواص سحری

اس کے پہننے سے سرخ رو ہوتا ہے اگر عورت کے زانو پر باندھا جائے تو درد زہ سے جلدی آرام لاتا ہے جن ایام میں مہتاب برج حوت میں ہو۔ اگر کوئی شخص زبرجد کو کشتی کی شکل میں کاٹ کر بائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کی انگشتری میں جڑوا کر پہنے۔ تو تمام مصیبتوں اور بیماریوں سے بچا رہتا ہے جب قمر برج سرطان میں ہو۔ مچھلی کی شکل کا بنا کر سیسہ کے ساتھ کانٹے سے باندھا جائے۔ تو ماہی گیر کو بڑی مچھلیاں ہاتھ آئیں گی۔

ہلکے نیلے رنگ یا ہلکے سبز رنگ کا پہننا بہتر ہوتا ہے۔ ان لوگوں کے لئے باعث برکت ہوتا ہے جو سفری کاموں سے متعلق ہوں مثلاً سفری ایجنٹ، مقررہ، گارڈ، ڈرائیور وغیرہ ریل و جہازوں کے ملازم وغیرہ کیونکہ یہ حادثات سے بچاتا ہے نیز جہاز والوں کو خصوصاً اس کا پہننا مفید ہے۔

② اکوامرائن

زبرجد کی ایک قسم ہے۔ رنگ کے لحاظ سے اس کی تین قسمیں ہیں
(۱) بھاری بھدر۔ خاص ہلکا آسمانی نیلگوں (۲) سائبیریا کا پارس بھدر۔ ہلکا سبزی مائل نیلا رنگ اور عمدہ چمکدار (۳) اکوامرائن چرا شوبٹ (اد قسم کار کبنک) سبزی مائل زرد یا زردی مائل سبز رنگ کا عمدہ چمکدار ہوتا ہے۔ زرد سبزی مائل قسم کو شرقی بھاری بھدر کہا جاتا ہے۔ سب سے عمدہ ہوتا ہے۔ اس کے خواص و ماہیت زبرجد جیسی ہے صرف یہ سختی میں اس سے کم ہے۔

③ لعل رُمانی

اسے انگریزی میں سپائنیل (SPINEL) کہتے ہیں۔ اس کے مختلف نام ہیں۔
(۱) سپائینل روبی یعنی رمانی۔ گہرا سرخ رنگ۔ (۲) بیلس روبی۔ زردی مائل سرخ رنگ (۳) المینڈائن سپائینل۔ بھورا سرخ۔ (۴) روبی سیل۔ زردی مائل (۵) پلیونیسٹ۔ یا سلونائیٹ۔ (۶) گہنانیٹ (۷) کرگیونائیٹ (۸) کلائی سلیوٹ (۹) کالا سپائینل۔

صلابت

یاقوت کے ہم پلہ ہے سختی ۹ درجہ کی ہے۔ اس لئے صرف الماس۔ یاقوت و نیلم سے ہی کاٹا جا سکتا ہے اور جیکم کو آسانی سے کاٹ سکتا ہے۔

رنگ

سرخ، مست، سبزی، گلابی، نارنجی، دارچینی، نیلا، بھورا

قوت برقی

طاقت انعکاس واحد کسی اور جوہر میں یہ طاقت ایسی روشن نہیں۔ صرف ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ گرمی پہنچانے سے نہیں۔

(۴) کارنڈم

قیمت میں یاقوت و نیلم پر بولا جاتا ہے سختی ۹ درجہ ہے۔ چمک بلوریں، اور مردارید کی رنگ سفید، بھورا، نیلا۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے کئی گھنٹوں تک رہتی ہے۔ طاقت انعکاس واحد ہوا ہے۔ ناگداختنی ہے، تیزاب میں حل نہیں ہو سکتا، سہاگہ کی مدد سے سفید شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔

(۵) کرنج

اسے انگریزی میں (EMERY) کہتے ہیں۔ کارنڈم کی ایک قسم ہے۔ جوہری اسے ثمیر کہتے ہیں۔ اس سے دیگر جواہرات کو جلا دی جاتی ہے۔ اس میں سختی ۹ درجہ کی ہے۔ چمک بلوریں۔ رنگ بھورا، زردی مائل سبز و نیلگوں ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے گرمی دی جائے۔ تو اس سے بڑی تیز ہوتی ہے۔

(۶) کارکیتک

اسے انگریزی میں کرائسو بیرل کہتے ہیں۔ مشرقی زبرجد بھی اس کا نام ہے۔ زبرجد روم کے جواہرات میں بھی مشہور ہے پیرا السوسیٹ ایک علیحدہ جوہر ہے جو لوگ اسے یہی نام دیتے ہیں، وہ غلطی کرتے ہیں۔

اس کی سختی ۸.۵ ہے چمک بلوریں و روغنی۔ رنگ سبز، گیاہی سبز، سبزی مائل، سفید، زردی مائل سبز۔ اس کے اندر دودھیا رنگ مائل بہ نیل دکھائی دیتا ہے۔ طاقت انعکاس دوچند ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے اور چند

ساعت تک رہتی ہے۔ یہ ناگداختنی ہے سہاگہ کی مدد سے پگھل جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر موثر نہیں۔

(۷) الیگزینڈرائیٹ

سرخ و سبز رنگ کا کارکیتک۔ الیگزینڈرئیٹ شاہ روس کے نام سے مشہور ہے۔ اس کی سطح کے لمبے وتر میں روشنی سبز رنگ منعکس ہوتا ہے۔ مصنوعی روشنی میں نارنجی سا زرد و تاریک سبز اور درمیانی سرخ رنگ نمایاں ہوتا ہے ملائم حدود میں نافرمانی مائل سبز رنگ ہوتا ہے۔ گہرے حدود میں سرخ رنگ ہوتا ہے۔ اگر اس کو شعاع آفتاب یا شعلہ کے روبرو کیا جائے۔ تو سرخ رنگ تیز ہو جاتا ہے۔

(۸) پلک

انگریزی میں اسے گارنٹ کہتے ہیں۔ اس کے بھی کئی ایک نام ہیں۔

(۱) امینڈائن یعنی عمدہ ارغوانی رنگ۔ (۲) کاربنکل (۳) پائیروپ۔ رنگ خون سا سرخ و سیاہی مائل۔ (۴) ایسونائیٹ یا سناسن سٹون سا اسے ہندی میں شاہری کہتے ہیں۔ اس کی اور بھی قسمیں ہیں۔ مختلف ممالک کے پلک مختلف ناموں سے مشہور ہیں۔

اس میں سختی ۷.۵ ہے۔ رنگ سرخ، سرخ بھورا، زرد، سفید، سبز، سیاہ ہے۔ طاقت انعکاس واحد ہے۔ ملنے سے برقی قوت پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے بمشکل پگھلتا ہے۔

(۹) فیروزہ

اس کا اندرونی و بیرونی رنگ یکساں ہوتا ہے۔ درجہ دوم کے بہترین جواہر میں سے ہے۔ اس کی دو قسمیں ہیں (۱) مشرقی فیروزہ اس کا رنگ ہمیشہ قائم رہتا ہے۔ (۲) مغربی فیروزہ جسے بون بھی کہتے ہیں۔ اس کا رنگ خراب ہو کر سبز ہو جاتا ہے چونکہ اس میں فاسفیٹ چونا بہت ہوتا ہے۔ اس لئے اسے بون کہتے ہیں۔

اقسام

حکمائے یونان اس کی یہ اقسام بیان کرتے ہیں:

(۱) فتحی (۲) اظہری (۳) سلیمانی (۴) درہوی (۵) آسمان گوں (۶) عبدالحمیدی (۷) اندیشی (۸) گجونیا پیل

پانچ قسمیں خاکی رنگ کی ہوتی ہیں۔ جو فیروزے کرمان اور شیراز میں پائے جاتے ہیں۔ ان میں سفید رنگ ملا ہوا ہوتا ہے۔ انہیں ساہاگی اور سربوم کہتے ہیں۔ جن میں نیلے رنگ کی دھاری ہوتی ہے۔ ان کو تیلبوم کہتے ہیں۔

اس کی سختی ۶ درجہ کی ہے۔ شیشہ کو کاٹ دیتا ہے۔ رنگ نیلا، سبز، سفید ہوتا ہے۔ طاقت انعکاس ۲ اعد ہے۔ گرمی پہنچانے سے پانی خشک ہو جانے کے باعث اس کا رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ یہ دھونکنی کے آگے نہیں پگھلتا البتہ رنگ بھورا سا ہو جاتا ہے۔ کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔ جعلی فیروزے آسانی سے بن جاتے ہیں۔

افعال طبی

یہ مفرح معدہ ہے۔ سر کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ آنکھوں میں اس کا سرمہ ڈالنے سے بصارت تیز ہوتی ہے۔ اگر موتیا سفید ہو جائیں۔ تو پھر اصلی رنگ کی ہو جاتی ہیں۔ جن اشخاص کی بصارت رات کے وقت بیکار ہو جاتی ہے۔ اس کے استعمال سے پھر درست ہو سکتی ہے۔ یہ فتق، ورم، درد، ریح، جنون، ناسور اور کئی امراض کا شافی علاج ہے۔ اگر اسے شہد کے ساتھ نوش جان کریں۔ تو صرع، طحال اور تلی کو شفا دیتا ہے۔ سنگ گردہ و مثانہ کا مخرج ہے۔ سانپ کے ڈنگ کیلئے ایک درم یا ۱/۴ تولہ فیروزہ شراب کے ساتھ دینا چاہیئے۔ بچھو کے ڈنگ کے لئے اس سے ایک ثلث بھی کافی ہے چونکہ اس نسخہ کے استعمال سے معدہ کو تکلیف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ گوند کتیرا ملانی چاہیئے۔

خواص سحری

اگر فیروزہ کی انگشتری پہنیں۔ تو راحت دل بخشتا ہے۔ خوف دور کرتا ہے۔ دشمنوں پر فتح دلاتا ہے بجلی گرنے اور غرق ہونے سے بچاتا ہے۔ سانپ۔ بچھو وغیرہ کا ڈنگ لگنے نہیں دیتا۔ جو شخص نیا چاند دیکھ کر فیروزے کو دیکھے۔ تو اُسے زر کثیر ہاتھ لگتی ہے۔

نیلے رنگ کا پہننا مفید ہے۔ اس میں بہت سی خاصیتیں ہیں۔ اس کو پاس رکھنے سے دشمن۔ آگ اور بجلی سے حفاظت رہتی ہے عشق۔ احساس محبت علم و ہنر کو ترقی دیتا ہے۔ حاملہ عورت کے لئے مفید ہے۔

اس کا خاصہ یہ ہے کہ ہوا کے اثر سے صاف اور کدر ہوتا ہے۔ روغن اور مشک سے بھی کدر ہوتا ہے۔ یہ دل اور نگاہ کو تقویت دیتا ہے۔ حکماء کا خیال ہے کہ نئے چاند کو دیکھ کر فیروزہ دیکھنا بہت فائدہ دیتا ہے۔ جو اس کو پاس رکھے۔ وہ صدمہ قتل۔ برق۔ غرق۔ مار۔ کژدم اور نظر بد سے محفوظ ہے۔

جو شخص برج سرطان کی ساعت میں کیکڑے کی شکل اس پر کندہ کرائے۔ اور پہنے تو تمام وحشی جانور اس کے پاس نہ آئیں گے۔

بادی مزاج والوں کے لئے یا جن کو معاملہ ناقص ہو۔ پہننا چاہیئے۔ وہ ناقص تاثیروں کو زائل کرتا ہے۔

(۱۰) عقیق

انگریزی میں اسے (AGATE) کہتے ہیں۔ مشہور جواہر ہے۔ یہ جواہر سلیکا اور کوارٹز قسم کی چند معدنیات کا مجموعہ ہے۔ مختلف رنگ و ڈھنگ کے لحاظ سے اس کی بہت قسمیں ہیں۔

اقسام

(۱) ریشمی فیتہ۔ جیسا عقیق۔ جس میں مختلف رنگ کے طبقے ہوں۔ اور یہ طبقے ایک دوسرے کو قطع کریں۔

(۲) سنگ سلیمانی عقیق جس میں طبقوں کے رنگ شوخ ہوں اور طبقہ سطح کے متوازی ہوں۔

(۳) قلعہ دار عقیق۔ جس پر طرح طرح کی دھاریاں ہوں۔

(۴) گول عقیق۔ جس میں یہ دھاریاں گول ہوں۔

(۵) مانند چشم عقیق۔ اگر دھاریوں کے مرکز میں اور رنگ کے نقطے ہوں تو اُسے کہتے ہیں۔

(۶) قوس قزحی عقیق۔ جس کی دھاریاں مل کر قوس کی شکل بن جائیں اور آفتاب کے مقابل کرنے سے رنگ منشوری ظاہر ہوں۔

بعض حکماء اس کی مندرجہ ذیل قسمیں بیان کرتے ہیں۔

(۱) دبن عقیق یعنی ریشمی پٹے سا عقیق۔ اس میں سنگ یشم اور کالسڈونی کے طبقہ متوازی قطاروں میں ہوتے ہیں۔

(۲) ایسے تھسٹ۔ اس میں دبن عقیق کے ٹکڑے بھی مرکب ہوتے ہیں۔

(۳) فارٹی فی کیشن۔ یہ کثیر شکل کا پایا جاتا ہے۔ کاٹنے کے وقت اس کے متوازی سطر میں عمارت کی صورت دکھائی دیتی ہیں۔ اس میں ایمیکم اور ایمتھسٹ کے ٹکڑے دکھائی دیتے ہیں۔

(۴) ماس ایگیٹ یعنی نباتاتی عقیق۔ اس میں کالسڈونی، ور سرخ سنگ یشم کی دھاریاں ہوتی ہیں اس کا رنگ بھورا۔ زرد ہوتا ہے۔

(۵) صارڈ آنکس

(۶) پیلا سما یہ سبز گیاہی رنگ کا نیم شفاف۔ زرد اور سفید رنگ ۔

علاوہ ازیں عقیق کی تقسیم ایک اور طرح بھی ہے۔ یعنی تمام براق اور عمدہ قسم کے عقیق مشرقی عقیق اور کم درجہ مغربی عقیق کہلاتے ہیں۔

کتب فارسی میں اس کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں۔

(۱) سرخ و چنگری۔ جس کا اندرونی رنگ بیرونی کی نسبت زیادہ سرخ ہو۔
(۲) صاف شفاف۔ جو شفاف ہوں اور آئینہ کی طرح انعکاس کرتے ہوں۔
(۳) صقاق۔ جو چنداں شفاف نہ ہو۔ اور آئینہ کی طرح انعکاس نہ رکھتا ہو۔
(۴) ابلقی۔ جو کچھ سفید اور کچھ سیاہ ہو۔
(۵) ذو طبقاتی یا جوزین۔ جس کے ابرق کی طرح پرت ہوں۔
(۶) شجری۔ جو شکل میں درخت یا پہاڑی کے مشابہ ہو۔
(۷) سلیمانی۔ جس میں گول نشان ہوں۔

مصر میں سبز رنگ کے عقیق کو اناس۔ سیاہ کو سلیمانی۔ اور خاکی رنگ کو کوری کہتے ہیں عقیق چونکہ یمن میں بکثرت ملتا ہے۔ اس لئے عمدہ نگوں کو عقیق یمنی کہتے ہیں۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ رنگ بلورا۔ زردہ۔ سفید۔ سُرخ اور سیاہ ہوتا ہے عقیق رنگوں کی دھاریاں یا تو ایک سرے کے متوازی ہوتی ہیں یا سب ہم مرکز گول ہوتے ہیں اور یا اس کے رنگ داغ اور دھبوں کی طرح بکھرے ہوتے ہیں۔

صلابت اور کیمیائی عمل

اس میں سختی ۷ درجہ کی ہے۔ طاقت انعکاس دو چند۔ گھسنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اس کو خوبصورتی کے لئے مصنوعی رنگ بھی دیا جا سکتا ہے۔ اس کی ترکیب یہ ہے۔ کہ عقیق کو نائٹریٹ آف سلور میں بھگو کر شعاع آفتاب میں رکھیں۔ تو عمدہ رنگ آجاتا ہے۔ اگر ایک رات تیزاب سوہاگہ میں رکھیں تو بھی مصنوعی رنگ اتر جائے گا۔ اگر اس کے سرخ اقسام کو رنگنا ہو۔ تو پہلے ان کو پروٹو سلفیٹ آف آئرن میں ڈال کر خوب جوش دیتے ہیں۔ پھر انہیں خوب گرم پہنچاتے ہیں۔ تو نہایت شوخ رنگ کے سُرخ طبقہ نکل آتے ہیں۔ بے رنگ نگوں کو پہلے روغن میں جوش دیں۔ پھر تیزاب گندھک میں جوش دیں۔ تو روغن اس کے سوراخدار طبقوں میں جذب ہو جاتا ہے اور اس پر شوخ رنگ نکل آتے ہیں۔

افعال طبّی

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ اگر عقیق کو پانی یا شربت سیب کے ساتھ ملا کر استعمال کریں

تو جنون، نکسیر، غصہ یا دل سے خون بہنے۔ کثرت حیض۔ ناسور۔ ککری۔ تپ دغیرہ امراض کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھوں کے نور کو بڑھاتا ہے۔ اگر اس کے سفوف کو مسوڑھوں کے ساتھ دانتوں پر ملیں۔ تو مسوڑھوں سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ اور دانت مضبوط ہو جاتے ہیں۔ بعض حکما کی رائے ہے۔ کہ اس کو کھانے سے معدہ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہے اس لئے اسکے ساتھ کتیرا گوند یا ایسے ضرور استعمال کرنا چاہیئے۔

سحری خواص

جو شخص اسے انگشتری میں جڑوا کر پہنے تو اس کا غصہ جاتا رہتا ہے۔ اور دشمنوں کے دلوں اس کا رعب جم جاتا ہے۔ اس کی مرادیں بر آتی ہیں۔ اُسے درد سینہ کبھی نہیں ہوتا۔ ڈنگ اعمی اور زہریلے کیڑوں سے بچاتا ہے۔ اس کے دل کو قوت دیتا ہے۔ جن نگوں کا رنگ اس پانی کی طرح سُرخ ہو جس میں گوشت دھویا گیا ہے۔ اگر ان کو انگشتری میں جڑوا کر پہنیں۔ تو ہر قسم کا خون بہنا بند ہو جاتا ہے۔ جو شخص کافور، عنبر اور عقیق کو رگڑ کر ماتھے پر لگائے۔ اور حاکم کے سامنے جائے۔ تو مورد الطاف ہوگا۔

روایتی طور پر تمام پتھروں سے زیادہ خوش قسمت سمجھا گیا ہے۔ مذہبی کتب میں اس کا ذکر ہے۔ ساری فوائد حاصل کرنے کے لئے اور اپنی شخصیت کو موثر بنانے کے لئے اس کو پہننا چاہیئے یہ بذات خود اتنا قیمتی نہیں ہوتا لیکن مشتری کے ساتھ تعلق رکھنے کی وجہ سے مالی امداد دیتا ہے۔

سرخ رنگ کے عقیق کی تاثیر سے زہریلی چیز کا اثر نہیں ہوتا۔ دشمن پر غالب اور فتح مند رہنے کے لئے اس کا پاس رکھنا ضروری ہے۔

آتشی اور صفراوی مزاجوں کے لئے یا جن کو مریخ ناقص ہو عقیق کا پہننا مفید ہے۔ وہ ناقص تاثیرات کو دور کرتا ہے۔ نیز خفقان۔ سوداوی امراض۔ ہیجان خون کے لئے بھی مفید ہے۔

(۱۱) کالسڈونی

یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ عقیق کے رنگ گوناگوں ہوتے ہیں۔ اور طبقے بھی مختلف الوان کے ہوتے ہیں۔ لیکن کالسڈونی کا ایک ہی یکساں رنگ ہوتا ہے۔

اقسام

(۱) پریس (PRASE) جرمنی والے سوداگر سنگ ستارہ کو پریس بولتے ہیں۔
(۲) اوکسیا (OCCIA) اس پر نقش کمیو ہوتا ہے۔
(۳) پلاسما (۴) رودراکھ (۵) سنگ سلیمانی (۶) ہارن سٹون۔

ماہیت اور رنگ

اس کی ماہیت عقیق جیسی ہے صرف رنگ کا فرق ہے۔ اس کا رنگ زرد، بھورا، دھبیا سفید، خاکی، سبز، نیلا ہوتا ہے۔ اس کی چمک مرواریدی ہے۔ شفاف و براق ہوتا ہے۔ اس کا وجود معمور اخذار ہے۔

یہ زیورات میں جڑا جاتا ہے۔ نازک قسم کے ظروف بنتے ہیں۔ ان کا رنگ عموماً بھورا ہوتا ہے یورپ میں اس کے چاقو کے دستے، علم کیمیا کے اوزار۔ پیالے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔
کالسڈنی اور عقیق کو رنگنے یا عقیق کی خراب دھاریوں کو عمدہ رنگ دینے کے طریقے کتب کیمیا میں موجود ہیں۔

(۱۴) رودراکھ

اسے انگریزی میں کارنیلین کہتے ہیں۔ یہ عقیق کی ایک قسم ہے۔ زمانہ سلف میں اسے سارد کہتے تھے۔ سارد عربی لفظ ہے جس کے معنی زرد کے ہیں۔ اس جوہر کا اصل رنگ زرد ہے۔

محمد بن منصور نے اس کی سات قسمیں لکھی ہیں۔
(۱) جس کا رنگ جگر کی طرح ہو (۲) گلابی رنگ (۳) زرد (۴) سفید (۵) سیاہ (۶) نیلگوں (۷) نیم رنگ۔

بڑے بڑے جوہری مندرجہ ذیل اقسام بتلاتے ہیں۔
(۱) مذکر۔ رودراکھ یعنی مردانہ عدد۔ رنگ گہرا سرخ۔
(۲) مونث۔ رودراکھ۔ زردی مائل سرخ رنگ
(۳) سادہ۔ بھورا زرد رنگ

(۴) سادہ آنکس
(۵) سنگ سلیمانی رودراکھ۔ جس پر سرخ و سبز رنگ کی دھاریاں ہوں۔
(۶) رودراکھ زبرجد۔ جس کا رنگ سفیدی مائل زرد ہو۔
رودراکھ کی ماہیت عقیق سی ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ زرد، بھورا، سفید، خون سا سرخ، موم سا زرد، اور سرخی مائل بھورا ہوتا ہے۔ گرمی پہنچانے سے اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دوبارہ آگ دی جائے۔ تو اس کا رنگ سفید یا زرد ہو جائے گا۔ کچھ عرصہ دھوپ میں رکھنے سے بھی اس کا رنگ شوخ ہو جاتا ہے۔
اس کی انگشتریاں، نگینے، خاتم، گھڑیوں کی چابیاں، اور خاص کر انگشتریوں کی مہریں بنتی ہیں۔ کیونکہ جب اس کی مہر کو گرم کر کے گرم لاکھ سے نکالتے ہیں تو بآسانی نکل آتی ہے اور نقش کو ضرب نہیں پہنچاتی۔ اس پتھر پر آج تک مختلف ملکوں میں عجیب و غریب نقش اور تصویریں کندہ کی گئی ہیں۔ جو نادر روزگار ہیں۔

سحری خواص

یہ جن بھوتوں کو نکال دیتا ہے۔ زمانہ وسطی میں لوگوں کا خیال تھا کہ اس جواہر کے پہننے سے قانونی مقدمات پر فتح حاصل ہوتی ہے۔ اگر اسے پیس کر نوش جان کیا جائے۔ تو مریض کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اور نکسیر کو بند کرتا ہے۔
عرب اور ترک اب بھی لوح اور طلسم میں استعمال کرتے ہیں۔ ان کا خیال ہے۔ یہ قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ یہ پہننے والوں میں اعلیٰ صحت مندی دیتا ہے۔ طویل زندگی اور خوش بختی لاتا ہے۔ اسے ہر شخص پہن سکتا ہے۔ خواہ وہ کسی بھی ماہ میں پیدا ہوا ہو۔ سب کو مندرجہ بالا تاثیرات سے مستفید کرے گا۔

(۱۳) سنگِ سلیمانی

مشہور جواہر ہے۔ از قسم عقیق ہے۔ چونکہ اس جواہر کی شکل انسان کے ناخن سے بہت ملتی ہے۔ اس لئے یونانی زبان میں آنکس کہتے ہیں۔ جس کے معنی ناخون کے ہیں۔

کتب متقدمین میں اسے شوہام لکھا ہے۔ بعض نے اسے کارنیلین لکھا ہے۔

اقسام

عرب کے سنگ سلیمانی کا رنگ سیاہ ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی دو طرح کا ہوتا ہے ایک عام دوسرا مشرقی۔ مشرقی سنگ سلیمانی بڑا قیمتی ہوتا ہے۔ سنگ سلیمانی کی ایک اور قسم ہے۔ جسے سارڈ آنکس کہتے ہیں۔ یہ سارڈ اور سنگ سلیمانی کا مرکب ہے۔ اس میں طبقے بھی انہی کے دکھائی دیتے ہیں۔ اس کا رنگ سرخی مائل بھورا۔ یا زیتونی ہوتا ہے۔ اس کے طبقے سفید یا بھورے رنگ کے ہوتے ہیں۔ جن سے یہ نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے سنگ سلیمانی کی ایک قسم نیکولو (NICOLO) ہے۔ اس کے گہرے بھورے رنگ کی زمین پر نیلگوں دھبے ہوتے ہیں۔

ماہیت

اس کے خواص و ماہیت بھی عقیق سی ہے فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ سیاہی مائل یا بھورے رنگ مائل ہوتا ہے۔ اور اس پر سفید یا سبز یا بھورے اور سیاہ رنگ کے طبقات ہوتے ہیں۔ اس کو مصنوعی رنگ بآسانی دیئے جاسکتے ہیں۔ اس پر نقش و نگار اور کتبے بھی کندہ کئے جاتے ہیں۔

خواص سحری

زمانہ قدیم میں یہ جواہر باعث نزاع و فساد اور صرع کا علاج بھی جانا تھا۔ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے اندر ایک جن مقید ہوتا ہے۔ جو رات کے وقت بیدار ہو کر پہننے والے کو مضطرب کرتا ہے۔

(۴۲) سنگِ یشم

اسے انگریزی میں (JASPER) کہتے ہیں بعض سنگ یشب بھی لکھتے ہیں مشہور پرانا جواہر ہے کئی حکماء اسے عقیق کی ایک قسم ظاہر کرتے ہیں۔

پلاتینی لکھتا ہے۔ کہ اس کا رنگ زمرد جیسا سبز ہے۔ اس نے اس کی دس قسمیں لکھی ہیں۔

تیسری قسم کا رنگ ہوائی ہے۔ اس کو ایری روسا (AERIRUSA) کہتے ہیں۔ اس کا رنگ ڈھنگ موسم خزاں کی مشابہ ہے۔ اور دسویں قسم بلور کی مانند ہے۔ سب اقسام سے ارغوانی رنگ قسم اعلےٰ ہے۔ اور اس سے اتر کر گلابی رنگ۔ مشرقی اقوام میں بطور بازو بند استعمال ہوتا تھا۔ انجیل میں اسے یوروشلم نو سے تشبیہ دی ہے۔ بطوطرزن لوگ سفید یشم پر تعویذ لکھوا کر اپنے پاس رکھتے تھے۔

اقسام

کتب فارسی میں حسب ذیل لکھی ہیں۔

(۱) جاودی سفت اور آئینہ سا شفاف۔

(۲) سفیدی مائل سبز یا انگوری۔

(۳) زردی مائل سبز۔

(۴) کافوری یعنی سفید رنگ۔

کتب انگریزی میں اس کے ذیل کے اوصاف ہیں۔

(۱) مصری سنگ یشم۔ کروی شکل۔ رنگ گہرا سرخ۔ زرد میلگوں بھورے رنگ نگوں کے مختلف الالوان طبقے ہوتے ہیں۔

(۲) دھاری دار سنگ یشم۔ رنگ بھورا۔ نیلا زرد۔ یہ عموماً یک رنگ ہوتا ہے۔ اس پر سبز۔ سرخ۔ بھورے یا خاکی رنگ کی دھاریاں سی ہوتی ہیں۔

(۳) چینی سنگ یشم۔ یہ ایک قسم کی سلیٹ ہے۔

(۴) سنگ یشم۔ مختلف الالوان۔ اس میں بہت شگاف اور رنگیں ہوتی ہیں۔

(۵) عام سنگ یشم۔ یہ سرخ و بھورے رنگ کا ہوتا ہے۔

(۶) عقیقی سنگ یشم۔ زردی یا سرخی مائل سفید رنگ۔ تاریک۔

ماہیت

رنگ سبز۔ زرد۔ سرخ۔ بھورا یا سیاہ۔ اور انہی رنگوں سے دھاریاں اور طبقے بنے ہوئے ہوتے

ہیں سہانی ماہیت عقیق سی ہے۔

اس کے بھی ظروف بنتے ہیں۔ جراحت اور گلکاری ہوتی ہے۔

افعال طبی

کتب فارسی میں لکھا ہے کہ سنگ یشم کی خوراک طاقت ہاضمہ کو بڑھاتی ہے۔ دل کو طاقت دیتا ہے۔ اندرونی زخموں اور پیچش اور سوزش پیشاب میں اس کا پلانا فائدہ مند ہے۔ شراب سفید کے ساتھ سنگ مثانہ کو نافع ہے۔ خوراک ایک دانگ یا ۱/۶ جو ہے۔

خواص سحری

گردن میں لٹکائیں تو خناق کو فائدہ دیتا ہے۔ درد گلو دور ہو جاتا ہے۔ خوف دور ہو جاتا ہے جنون اور مرض وہم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ بعض لوگوں کو ایک قسم کا جنون ہو جاتا ہے جس سے وہم ہو جاتا ہے کہ لوگ مجھے مارتے ہیں اور اس طرح یہ بھی لوگوں کو پیٹنے لگتا ہے۔ اس کے استعمال سے یہ مرض جاتا رہتا ہے۔ اس کے پہننے سے تشنج اور سینہ سے خون کا بہنا بند ہو جاتا ہے۔ گلے میں پہننے سے کھانسی کے وقت خون آنا بند ہو جاتا ہے اگر اسے عورت کمر میں باندھیں تو درد زہ سے خلاصی پائے گی۔

جس وقت ماہتاب برج آتشی میں ہو۔ اگر اس وقت اس پر شاہین کا نقش کھود کر زیب تن کریں تو تمام جسم کے درد دور ہوں گے۔ اس عدد کا وزن ۲/۴ ماشہ ہونا چاہیے۔ اور یہ بوست درجہ دوم کی ہو۔

خفقان والا دل پر لٹکائے تو گھبراہٹ اور خفقانی کیفیت دور کرتا ہے معدہ پر اس کی تعلیق درد معدہ اور ضعف کے لئے مفید ہے۔ قریب ولادت عورت کی ران پر باندھنا سرعت ولادت کا باعث ہے۔ دستوچیب میں اس کی انگشتری پہننا چشم بد سحر غرق و حرق میں مفید ہے۔

(۱۵) دودھیا یا اوپل

قیمتی اور چمکتا جواہر ہے نکل صاحب لکھتے ہیں کہ اس جواہر کی آب و تاب کاربنکل کی مانند ہے۔ اس کا عمدہ زعفرانی رنگ امتھسٹ کے مشابہ ہے اور زرد رنگ زمرد سے ملتا ہے ماکتر نے تسلیم کیا ہے کہ خوش رنگت کے لحاظ سے تمام جواہرات پر فوقیت رکھتا ہے۔

اقسام

۱۔ سیاہ ڈپلے یہ سب سے قیمتی ہے (۲) اعلیٰ قسم کا اوپل (۳) آتشی اوپلے اس

کے اندر چمکیلی سرخ رنگ کی دھکیں نکلتی ہیں (۴) عام اوپل یا سیمی اوپلے۔ اس میں عمدہ دودھی رنگ ہوتا ہے۔ شیشہ سے چھیلا جا سکتا ہے (۵) ہائیڈروفینے تاریک خوش رنگ (۶) پھول نگ یہ کالسڈونی کے مشابہ ہے (۷) ہایالائیٹ۔ بلوریں۔ چمک شفاف (۸) مینیمیے لائیٹ۔ رنگ بھورا۔ (۹) ووڈ اوپلے یعنی چوبی اوپل۔ رنگ خاکی۔ بھورا یا سیاہ (۱۰) ڈپلے جیسپو یہ سنگ یشم کے مشابہ ہے (۱۱) سیلیسئس سنٹر یہ آتش فشاں و چشمہ ہائے گرم کے قریب ملتا ہے (۱۲) ٹباشیر شکل سے۔ معدنی اوپل۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ مرداریدی و روغنی۔ رنگ سفید۔ زرد۔ بھورا۔ سبز۔ خاکی ہے۔ اس میں اندرونی دراڑیں ہوتی ہیں جن میں ہوا بھری رہتی ہے۔ وہ تیزابی سے نہیں پگھلتا۔ اگر تیز گرمی پہنچائی جائے تو پانی دور ہو جانے کے باعث تاریک ہو جاتا ہے جن اقسام میں لوہے کا عنصر شامل ہوتا ہے۔ وہ گرمی سے سرخ ہو جاتے ہیں اوپل بکثرت استعمال سے خراب ہو جاتا ہے۔ اگر پانی یا روغن میں کچھ عرصہ تک رکھا جائے۔ تو پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔

ہنگری کا اوپل دودھیا رنگ کا ہوتا ہے۔ کثرت استعمال سے خراب نہیں ہوتا۔ آئرلینڈ کا عمدہ نہیں ہوتا جنوبی آسٹریلیا کا اوپل خوش رنگ ہوتا ہے۔ اور عمدہ میکسیکو کا اوپل خوشنما ہوتا ہے لیکن ایسا سوراخدار ہے کہ جم ہوں تو بے رنگ ہو جاتا ہے۔ کثرت استعمال سے اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

سحری خواص

یہ ایک خوبصورت پتھر ہے۔ جو ناحق غلط شہرت پا گیا ہے کہ بدقسمتی لاتا ہے حقیقتاً ایسا نہیں ہے روحانی علوم کے نقطۂ نظر سے یہ جذب اور اثرات کو تبدیل کرنے والا ہے۔ اگر اسے پہن لیا جائے۔ تو یوں محسوس ہوگا کہ جیسے وہ خود تمہاری قوت حیات کو چوس رہا ہے۔ یہ جس ... دمکتا ہے۔ اس طرح چند ہیرے ہی دمک سکتے ہیں۔ نیلا اوپل نئی روشنی والا صحت اور خوشی لاتا ہے۔ سرخ اور گلابی رنگوں والے قوت، صحت، جرأت اور زندہ دلی کی صفات دیتے ہیں۔ سیاہ اوپل البتہ مشکوک گنا گیا ہے۔ ان میں سے چند ایک کو تو بخوشی پہنا جا سکتا ہے لیکن یہ بات یاد رکھنی چاہیے۔ کہ اس بات سے ہوشیار ہو کہ اوپل کہاں سے خریدا جا رہا ہے۔ اسے سیکنڈ ہینڈ کبھی نہ لو کیونکہ اس کے اندر حامل کی قوت جذب ہوتی ہے۔ اگر خریدنا ہو تو اس کے اصلی مالک کا پتہ چلا لو۔ ایسا نہ ہو۔ کہ غلط آدمی کا پہنا ہوا خرید لو۔ یہی بدقسمتی کی وجہ ہوتی ہے۔ یہ ایسا پتھر ہے۔ جو خوش قسمتی و بدقسمتی کا باعث بن سکتا ہے۔ اس میں یکساں طور پر دونوں اثرات موجود ہو جاتے ہیں۔ بد اثرات کی وجہ سے اس کے پہننے سے فوراً محرومیاں اور اداسیاں لاتا ہے۔

جو لوگ محبت کے دور سے گزر رہے ہوں۔ ان کو خوش قسمتی دیتا ہے۔ (خصوصاً جو صرف اکتوبر میں پیدا ہوئے ہوں)

(۱۶) سنگِ ستارہ

اسے انگریزی میں کرائسوپریس (CHRYSOPRASE) اور ہندی میں سونا نگی کہتے ہیں۔ بعض اسے عقیق کی قسم کہتے ہیں بعض جیسکیم کی قسم بتاتے ہیں۔ خوش رنگ ہے۔ ریزہ مگر سنہری رنگ کے باعث نہایت خوشنما معلوم ہوتا ہے۔

ماہیت

اس کی ماہیت عقیق سی ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ سبز ہلکا یا سرخ ہوتا ہے۔ ساتھ ساتھ سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ اس کی خاص علامت ہے کہ کثرت استعمال سے اس کا رنگ خراب ہو جاتا ہے۔ یا زردی مائل ہو جاتا ہے مگر بی اور دھوپ سے بھی اس کا رنگ اڑ جاتا ہے۔

اس کے مسند وغیرہ چھڑیوں کے مہرے اور دیگر اشیاء بنتی ہیں۔ نقش بھی کئے جاتے ہیں

(۱۷) ایمتھسٹ

یہ ایک عمدہ ارغوانی رنگ کا جواہر ہے۔ از قسم عقیق ہے۔ اسے ارغوانی رنگ کا جیسکیم بھی کہتے ہیں۔ ایک مشرقی ایمتھسٹ ہے۔ جو نیلم کی ایک قسم ہے۔ یہ نافرمانی رنگ کا جواہر بہت قیمتی ہوتا ہے۔ اور دوجب دوم کے جواہرات سے مختلف ہوتا ہے۔ بعض اسے سنگ مرد بھی کہتے ہیں

ماہیت

یہ ماہیت میں عقیق سے ملتا ہے۔ فرق صرف یہ ہے کہ اس کا رنگ ارغوانی، نافرمانی یا نیلا ہوتا ہے۔ یہ رنگ میگنیشیا کے مرکب ہونے کی وجہ سے ہوتے ہیں۔ اکثر بے رنگ بھی ہوتے ہیں۔ گرمی پہنچانے سے سفید یا زرد دھیا رنگ کا ہو جاتا ہے۔ نگ داختنی ہے۔ زمانہ قدیم میں زیورات میں استعمال ہوتا تھا۔ ارغوانی جگہ سب سے عمدہ گنا گیا ہے۔ سونے میں اس کی جڑت بہت ہوتی ہے۔ اس پر نقش کا کام بھی ہوتا رہا ہے۔ اس سلسلے میں زرد رنگ کے علاوہ پسند کئے جاتے ہیں۔

خواص سحری

اس کے متعلق عجیب و غریب خواص بیان کئے جاتے ہیں۔ لوگوں کا خیال تھا۔ کہ جو لوگ اس جواہر سے تعلق رکھتے ہیں۔ وہ دیگر ابواج کی نسبت کم تر ہیں۔ اور اس کے پہننے سے انسان ان سے ربط۔ تجاد پیدا کرتا ہے۔ یہ جواہر حارضی پیاس کو دور کرتا ہے۔ حتیٰ کہ الفکر کو بڑھاتا ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس میں نشہ دور کرنے کی طاقت ہے اور اس کے نام کی وجہ تسمیہ بھی یہی ہے۔ کیونکہ زمانہ قدیم میں یہ جو اسے اپنی گرفت میں رکھتے تھے کہ زیادہ سرور نہ ہو۔ شراب کا لفظ اس کے نام سے نکلتا ہے۔ ارغوانی یا بنفشی رنگ کا یہ جواہر بہترین قسم رکھتا ہے۔ برج حمل والوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ دوسروں سے ہمدردیاں دیتا ہے اور وہ لوگ جو شراب کی بد عادت چھوڑنا چاہیں۔ ان کو پہننا چاہیئے۔

اگر آپ دعاگوں کے کاروبار میں کامیابی اور دولت کے خواہاں ہیں تو اس جواہر کو پہنئے یا وہ لوگ جو اپنے آپ کو موثر ہستی بنانا چاہیں۔ تو اسے پہنیں۔ یہ مشتری سے تعلق رکھتا ہے حالانکہ اتنا قیمتی پتھر نہیں۔

(۱۸) حجر الدم

اسے انگریزی میں بلڈ سٹون کہتے ہیں۔ از قسم عقیق ہے۔ بعض اسے جیسکیم اور بعض سنگ یشم کی قسم بیان کرتے ہیں۔ لوگوں کا خیال ہے کہ اگر اسے پانی میں بھگوئیں۔ تو آفتاب کی صورت جو پانی میں سے منعکس ہوتی ہے اس کے بیچ میں سے خون سے سرخ دکھائی دیتی ہے۔ پلاٹینی لکھتا ہے کہ اس میں گرہن بخوبی دیکھا جا سکتا ہے۔ معتقدین عیسائی لکھتے ہیں کہ عیسیٰ کو صلیب دینے کے وقت صلیب کے نیچے ایک سنگ یشم پڑا ہوا تھا۔ اس پر عیسیٰ کے خون کے قطرات پڑے۔ جس سے وہ ایک خاص قسم کا پتھر ہو گیا اور اسی باعث اسے بلڈ سٹون یعنی خون کا پتھر کہتے ہیں۔

ماہیت

ماہیت میں عقیق سے ملتا ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کی معدنی شکل گروہ کی طرح ہوتی ہے۔ اس کا شگاف نامکمل ہوتا ہے۔ سختی ۵ء۶ درجہ کی ہے۔ چمک خراب دھاتی ہے۔ اس کا رنگ فولادی بھورے سے خون سرخ ہوتا ہے۔ بعض اس کا سفید دودھیا۔ سبز رنگ بتاتے ہیں۔ یہ تاریک ہے۔ نگ داختنی ہے۔ اگر سہاگہ کے ساتھ تیز آنچ دی جائے۔ تو جس حصہ پر آگ کے شعلے لگتے ہیں۔ وہ سیاہی مائل ہو جاتا ہے۔ اور سرخ کرنے سے زردی مائل ہو جاتا ہے۔ اس کے مرکز میں سبز رنگ دکھائی دیتا ہے۔

یہ جواہرات میں کم جڑا جاتا ہے۔ انگشتریوں میں بہت استعمال ہوتا ہے۔

خواص سحری

حجر مدم رابنی، خراص کے لئے مستعمل ہے۔ جن کے لئے عقیق کام آتا ہے۔ زمانہ متوسطہ میں لوگوں کا خیال تھا کہ اگر اس کو گلے میں پہنیں، تو معدہ کو تقویت ہوتی ہے۔

یہ پہننے والوں میں ہمت، دلیری پیدا کرتا ہے۔ فوجیوں کے لئے خوش بختی لاتا ہے۔ اس میں جننے والوں کو روکنے کی قوت ہوتی ہے۔ ان تمام عورتوں اور مردوں کے لئے بہتر ہے۔ جو امراض اور حادثات سے محفوظ رہنا چاہیں۔ ان کو اس پر موافق اسم یا نقش کندہ کرا کر پہننا چاہیئے۔

یہ محبت میں کامیابی، اور جرأت لاتا ہے۔ مقابلہ جیتنے والوں سپورٹسمین، اور فوجیوں کے لئے مفید ہے۔ شکست اور ماندگی نہیں ہونے دیتا۔

(۱۹) بھیکھم

اسے انگریزی میں کوارٹز یا راک کرسٹل کہتے ہیں۔ عقیق کی قسم ہے۔ اہل روسا گھروں میں جام شراب اور دیگر ظروف پر جڑوا تے تھے۔ ان لوگوں کو یقین تھا۔ یہ منجمد برف ہے۔ اس لئے زیادہ گرمی نہ پہنچاتے۔

ماہیت

اس کی خاصیت عقیق سی ہے۔ فرق یہ ہے کہ اس کا رنگ سفید بھورے رنگ سفیدی مائل۔ زردی مائل سفید۔ زردی مائل بھورا ہوتا ہے۔ اس کی طاقت انعکاس ورچند ہے۔ عمدہ شفاف ہے۔ ملنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ دھونکنی کے آگے اس کا رنگ دور ہو جاتا ہے جس طرح گھاس کا تنکا یا برف میں جما ہو تو رساجوں اس کو تکبیر دیکھیں عجیب الخرم کی صورتیں دکھلاتا ہے۔ ایک دفعہ یک نگ دیکھا گیا جس میں ہزار ہا سبز رنگ کے پتے دکھائی دیتے تھے اور رگڑنے سے جلے ہوئے روغن کی بو آتی تھی۔

سحری خواص

قمر سے تعلق رکھتا ہے۔ یہ کوئی خوش قسمت پتھر نہیں ہے تاہم دماغ میں وجدانی قوت پیدا کرتا ہے۔ خاندانی اجتماعات۔ و رقیمتی معلومات کے حصول میں کامیابی، اور عزت دیتا ہے۔

(۲۰) سنگ موچہ

سندھ میں اسے گنج کہتے ہیں۔ یہ بھیکھم کی ایک قسم ہے۔ بعض عقیق کی قسم بیان کرتے ہیں۔ چونکہ مہ جبہ

واقعہ عرب میں بکثرت پایا جاتا ہے۔ اسی لئے اس کا نام بھی سنگ موچہ پڑا۔

(۲۱) زمری

اسے سنسکرت میں گندھرب اور انگریزی میں ٹورملائن کہتے ہیں۔ عمدہ جواہر ہے۔

رنگ و اقسام

مختلف رنگ اور مقام پیدائش کی وجہ سے مختلف نام ہیں۔

(۱) سائبیریا کا زمری۔ رنگ نہایت سرخ۔ تر مزی۔ ارغوانی۔ گلابی اور نیلا۔

(۲) سبز زمری۔ یہ گہرے زیتونی و سبز رنگ کا ہوتا ہے۔

(۳) زردی مائل سبز رنگ زمری۔ جسے سراندیپ کا کار کینک بھی کہتے ہیں۔ زبرجد سے مشابہ ہے۔

(۴) بھورے رنگ کا زمری۔ یہ زیورات میں نہیں جڑا جاتا۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ رنگ خاکستری، زرد، سبز ہے۔ طاقت انعکاس دو چند۔ اس میں ملنے سے طاقت انعکاس کی روشنی اس قدر ہے کہ اس کے ٹکڑے خوردبینی میں جڑے جاتے ہیں۔ جلانے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے اور ہر ایک گوشہ میں مختلف طرح کی ہوتی ہے۔

سبز و نیلے برازیل سے۔ سیاہ بوہیمیا سے۔ سفید جزیرہ البا سے آتے ہیں۔ یہ بہ نسبت زیورات کے بصیرتی مثلاً دوربین میں زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔

(۲۲) کہربا

اسے انگریزی میں امبر کہتے ہیں۔ از قسم معدنیات گنا جاتا ہے۔ اس کے مرکبات کیمیائی و دیگر خارجی حالات سے پایا جاتا ہے کہ اس کا اصل مادہ نباتات اور رال ہیں۔ اس کی پیدائش کے متعلق مختلف اقوال ہیں۔ چودھویں صدی میں چاقو، کانٹے، و دیگر اشیاء میں سے استعمال کیا گیا۔

ماہیت

شفاف۔ براق۔ چمک بلوریں ہے۔ رنگ زرد۔ سفید۔ بھورا۔ سبز۔ دو قومی۔ ...

نار بھی ہوتا ہے۔ رگڑنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اور ایک خاص بو آتی ہے۔ طاقت برقی یعنی کہربائی پہلے پہل اسی جواہر سے معلوم ہوئی تھی۔ چنانچہ لیکٹرن یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی کہربائی کے ہیں۔ اسی سے انگریزی لفظ الیکٹرسٹی بنا۔

اگر اسے گرمی پہنچائیں۔ تو یہ پگھل جاتا ہے اور بہت پھولتا ہے۔ اس میں سے سکسنک ایسڈ۔ پانی۔ روغن اور ایک جلنے والی گیس نکلتی ہے۔ زیادہ گرمی پہنچانے سے بے رنگ روغن نکلتا ہے۔ اس سے بھی زیادہ، تیز دینے سے ایک موم سی زرد تہہ نکلتی ہے۔

اس کی انگشتریاں، حقہ کی منہ کی نال اور دیگر اشیاء مثلاً مالا۔ دوربین کے شیشہ وغیرہ بنتے ہیں۔ اس کے رگڑنے سے اتنی طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ کہ رگڑنے والے کے اعصاب بازو و کلائی پر رعشہ پڑ جاتا ہے۔

یہ نقلی بہت بنتا ہے۔ پہچان یہ ہے کہ نقلی کو گرمی پہنچائیں۔ تو پگھل جاتا ہے اور اس سے قطرے گرتے ہیں۔ حالانکہ اصلی کہربا جلنے سے چٹخنے، وہ چنگاریاں مارتا ہوا اور ہنستا ہوا جلتا ہے۔

طبی و سحری خواص

پٹھان اسے مقوی سمجھ کر دواؤں میں استعمال کرتے ہیں۔ اس سے ناسور، ورم وغیرہ امراض کو شفا ہوتی ہے۔ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس کے گلے میں باندھنے سے جادو، سحر اور زہر وغیرہ کا اثر نہیں ہوتا۔

یہ بطور نکلس کے بہتر کام دیتا ہے، زرد ہو تو بہتر ہوتا ہے۔ اسد والوں کو مفید دیتا ہے۔ وہ عورتیں جن کو بچوں کی تکالیف ہوں یا بچے کی خواہش ہو۔ یا بچے پیدا ہو ہو کر مر جاتے ہوں۔ ان کو پہننے نکلس میں کہربا لگوانا چاہیئے۔

(۲۳) حجر القمر

اس کو انگریزی میں مون سٹون کہتے ہیں۔ اس کے متعلق مختلف روایات ہیں لیکن یہ سب کہتے ہیں کہ اس میں چاند کا چہرہ دکھائی دیتا ہے۔ ایک حکیم کی رائے ہے کہ حجر القمر میں چاند کی ایسی تصویر ہے۔ جو چاند کے گھٹنے اور بڑھنے کے مطابق گھٹتی بڑھتی رہتی ہے۔ یونانی زبان میں اسے اپروسلین کہتے ہیں جس کے معنی درخشانی مہتاب ہیں۔ اہل روما سے ہونریہ کہتے ہیں۔

اقسام

(۱) مونث ۔ بیضوی شکل۔ سفید رنگ (۲) مذکر۔ بیرونی رنگ سرخی مائل۔ (۳) عمدہ رنگ (۴) نیونیر، ان سب میں عمدہ وہ قسم ہے جو آشیانہ عقاب میں پایا جاتا ہے اور اسی لئے اسے سنگ عقاب کہتے ہیں۔

حجر القمر کی ایک اور قسم فشر آئی (چشم گربہ) ہے۔

ماہیت

اس کا رنگ نیلا یا سفید ہوتا ہے۔ اس کی شکل منجمد پانی کی طرح ہے۔ اس کی چمک عمدہ چاندی جیسی ہے۔

سحری خواص

اس کے اثر سے درخت ثمر آور اور کوڑھی شفا یافتہ ہو جاتے ہیں۔ یہ رات کے وقت بہت تابندہ ہوتا ہے۔ یہ کسی اور سے نور اقتباس نہیں کرتا۔ بلکہ از خود منور ہے۔ حکمائے یونان لکھتے ہیں کہ یہ چاندی کو جذب کرتا ہے۔ مزاج اس کا سرد خشک ہے۔ ایک مصور کے ہذیہ یا ایک سے ہیں کر تاس اپنا صرع کے لئے مجرب ہے۔ جنون، خفقان، نزف الدم کو مفید ہے اور کمر میں لٹکا کر لٹکانا باعث قبول و عزت ہے اور خوف و فکر کا دافع ہے۔ اگر خرما کے درخت پر باندھیں۔ تو پھل زیادہ پیدا ہوتے ہیں اور محفوظ رہتے ہیں۔ یہ قمر سے متعلق ہے۔ اس لئے دماغ میں وجدانی قوت پیدا کرتا ہے۔ وہ لوگ جن کے ذہن وجدانی ہوں۔ ان کو پہننا بھی اس قوت میں اضافہ کرتا ہے۔

(۲۴) حجر الشمس

ان کو سن سٹون یا انڈولیریا کہتے ہیں، یہ بے رنگ ہے اور اس کے گرد آفتاب کی طرح روشنی کا ایک حلقہ ہے۔ اس تعریف میں انڈولیریا فیلسپار بھی آتا ہے لیکن زیادتی صلابت کے باعث فیلسپار مختلف ہوتا ہے۔ البتہ اسے سیکیم کی قسم قرار دیں تو بجا ہوگا۔

حکیم آرفیس اس کی دو نوع بتاتا ہے۔ اس کے دونو اقسام میں درخشاں بالوں کی طرح مستقیم شعاعیں تاباں ہیں لیکن دونو کے رنگ علیحدہ علیحدہ ہیں۔ بلحاظ رنگ ایک جو ہر دوسرا کارنیلین سے ملتا جلتا ہے۔

حجر القمر اور حجر الشمس میں فرق یہ ہے۔ کہ حجر القمر کا رنگ ہلکا نیلا سا سفید اور حجر الشمس کا شوخ سنہرا زردی لئے ہوئے ہوتا ہے۔ اس کی زمین کا رنگ زردی مائل نیلا بھی ہے۔

سحری خواص

ڈونس لکھتا ہے کہ اس میں دو جن مولے ہوتے ہیں۔ جن کے یمن سے پہننے والے کو عزت و رفعت حاصل ہوتی ہے۔

۲۵ سنگ یشم

اسے انگریزی میں جیڈ (JADE) کہتے ہیں۔ نفرائیٹ بھی کہتے ہیں۔ نفرائیٹ یونانی لفظ ہے۔ جس کے معنی گردہ کے ہیں۔ چین میں سفید رنگ کا ہوتا ہے جسے یو کہتے ہیں۔ ایک کم قدر پتھر ہے۔ جسے انگریزی میں سوپ سٹون کہتے ہیں۔

اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک۔ عام سنگ یشم۔ دوسرا سوسورائیٹ۔ جس کا رنگ سبزی لئے ہوئے سفید ہوتا ہے۔

اس کی چمک چربیلی یا مرواریدی ہے۔ یہ بڑا کٹھن اور مضبوط جواہر ہے۔ اس میں رنگ سفید۔ ملائی سا سفید، دودھیا، سبز، نیلا ہوتے ہیں۔ ناگرا ختنی ہے۔ دھونکنی کے آگے سفید ہو جاتا ہے۔ اس کے برتن اور ڈبے بنتے ہیں۔

سحری خواص

یہ امراض گردہ کو شفا دیتا ہے۔

۲۶ پریڈٹ

پیریڈٹ یہ جواہر ہے کسی وقت الماس سے زیادہ قیمت پاتا تھا۔ صدیوں تک جواہرات کی زینت رہا۔ جس قدر اس کا رنگ شوخ ہو۔ اسی قدر زیادہ قیمت پڑتی ہے۔ اس کا دوسرا نام کرائسولائٹ بھی ہے۔ کرائسو بیرل نہیں۔

اس کی چمک بلوریں ہے۔ رنگ زردی مائل سبز، زیتونی سبز ہے۔ شفاف براق ہے۔ طاقت انعکاس دوچند ہے۔ رگڑنے سے قوت برقی پیدا ہوتی ہے۔ اگر اسے تیزاب گندھک میں ڈالیں۔ تو تحلیل ہو جاتا ہے۔

سحری خواص

چونکہ یہ جواہرات بہت نرم ہوتا ہے۔ اس لئے حفاظت سے پہننا چاہیئے۔ ورنہ اس کی جلا دور ہو جائے گی۔

۲۷ اولے وائین

کرسولائیٹ میں تو تمام شفاف زردی مائل رنگ کے عدد شامل ہیں لیکن اولے وائن جو زیتونی سبز

رنگ کے باعث اس نام سے مشہور ہے۔ کم رنگ اور کم صفائی کا ہوتا ہے۔ اور زیادہ تاریک ہوتا ہے۔

۲۸ میلی کائیٹ

زمانہ سلف میں اس کی مہریں بنتی تھیں۔ اس کی چمک الماسی ہے۔ بلوریں ہے۔ رنگ ہلکا سبز اور زردی مائل ہوتا ہے۔ پلاسی کی تصنیف میں اس کا رنگ زمردی سبز ہے۔

جب اسے شیشہ کی نلی میں گرمی پہنچائی جائے۔ تو پانی دور ہو کر رنگ سیاہ ہو جاتا ہے۔ سہاگہ کے ساتھ آنچ دینے سے پگھل کر گہرے سبز رنگ کا گولہ سا بن جاتا ہے۔ اور تانبہ کا سا منکا معلوم ہوتا ہے۔

یہ جواہرات میں جڑا جاتا ہے۔ اس پر نقش کا کام بھی ہوتا ہے۔ ظروف پر بھی جڑتے ہیں۔

خواص سحری

پرانے زمانے میں لڑکوں کے گلے میں پہنایا جاتا تھا۔ کیونکہ لوگوں کا خیال تھا کہ اس کے پہننے سے سب بلائیں رد ہوتی ہیں۔ ہندوستان کے لوگ اس جواہر سے کم واقف ہیں۔

۲۹ سنگِ سماق

اسے انگریزی میں پورفری (PROPHYRY) کہتے ہیں۔ ہندی میں اسے چندہ کہتے ہیں۔ یہ گہرے سبز رنگ کا جواہر ہے۔ سبز سرخی مائل یا زردی مائل سرخ ہوتا ہے۔ اور اس پر زردی مائل سبز یا سفید یا سرخ داغ ہوتے ہیں۔ رنگ ڈھنگ کے لحاظ سے اس کو فیلسپار سنگ سماق، اور کوارٹز سنگ سماق وغیرہ کے ناموں سے موسوم کرتے ہیں۔

۳۰ لبیری ڈور

عرب الہند کی وحشی اقوام زیورات اور مکانوں میں اسے استعمال کرتے تھے۔ اس کی چمک بلوریں یا مرواریدی ہے۔ اس کا رنگ بھورا یا سبز ہوتا ہے۔ اور رنگوں کے پتھر بھی ہوتے ہیں۔ لیکن سبز اور نیلے زیادہ ہوتے ہیں۔

۲۱ رودچک

یہ جواہر زرد، سبز، سرخ اور گندم رنگ کے ہوتے ہیں۔ علاقہ کشمیر میں پایا جاتا ہے۔

۲۲ اوت پل

یہ نیلے رنگ کا کنول سا ہوتا ہے۔ خوشنما، شفاف اور کڑا ہوتا ہے۔

۲۳ گندہ شیشہ

یہ سرخ رنگ کا ہوتا ہے۔ اس پر سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ یہ سفید رنگ بھی ہوتا ہے

۲۴ سیس

اس کا رنگ چوہے کی طرح ہوتا ہے۔ اس لئے سنگ موش کہتے ہیں۔ اس پتھر کے تلوار کے قبضے اور ظروف بنتے ہیں۔

۲۵ نیلا رنگ

یہ گہرے نیلے رنگ کا ہوتا ہے جس میں سرخی کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے۔ انگریزی میں سے وائلٹ سابی یعنی ارطوانی یاقوت بھی کہتے ہیں۔

باب چہارم

قسم سوم کے جواہرات

کتب عربی میں مذکور پتھر

۱ لاجورد

انگریزی میں اسے (LAPIS LAZULI) کہتے ہیں۔ اس پتھر سے نقش و نگار کے لئے لاجوردی رنگ نکالا جاتا ہے۔ پلاسٹی نے اس کو نیلم کہا ہے کیونکہ اس کی رنگت کو صاف نیلے آسمان سے تشبیہہ دیتا ہے۔

ماہیت

چمک بلوریں۔ صلابت ۵ء۵۔ رنگ زردی مائل آسمانی سے گہرا نیلا بعض میں سبز رنگ کی ملاوٹ بھی ہوتی ہے۔ اس پر سفید اور سنہری رنگ کے داغ ہوتے ہیں۔ یہ دھونکنی کے آگے بڑی دقت سے پگھل کر بے رنگ شیشہ کی طرح ہو جاتا ہے۔ اگر شورہ کے ساتھ گرمی پہنچائیں تو عمدہ سبز رنگ نکل آتا ہے بعض ایسے پتھر گرمی سے ان کا رنگ دور ہو جاتا ہے۔ اور سرد کرنے سے پھر ویسا ہی ہو جاتا ہے۔ اس کے ظروف۔ پیالے۔ ڈبیہ۔ انگشتریاں۔ بالی۔ شمعدان۔ گلدستے۔ اور بہت سی اشیاء بنتی ہیں۔

افعال طبعی

مزاج گرم خشک ہے یہ خلطوں کو کدورت سے صاف کرتا ہے۔ سودا اور حل میں ملی ہوئی غلیظ فضلوں کا مسہل ہے خصوصاً امراض سوداوی کا دافع اور حرارت قلب کے سودا کو دور کرتا ہے مقوی قلب ہے۔ کمزوری ختم بھی کر سکتا ہے۔ نکسیر کو بند کرتا ہے عرق آشوب چشم اور آنسو بہنے کو مفید ہے۔ پلکوں کے گرنے کا مانع ہے۔ سنگ مثانہ و گردہ کو مفید۔ مدر بول و حیض۔ تجربہ اس کا روغن زیتون کے ساتھ حل کیا گیا۔ اس کے چھڑکنے سے زخم صاف و خشک ہو جاتا ہے۔ جذام خارش تر و خشک کو مفید ہے بہقوں کا دافع برص کو نافع خصوصاً سرکہ کے ساتھ۔

سحری خواص

اس کو بچوں کے گلے میں لٹکانے سے ان کا خوف جاتا رہتا ہے۔ اس کی انگشتری پہننے سے دل کو سکون حاصل ہوتا ہے۔

② بلور

اسے انگریزی میں کرسٹل (CRYSTAL) کہتے ہیں۔ اس کے پیالے، گلدان بنتے ہیں۔ جاپان اور دیگر ایشیائی ملکوں میں ... یہ منجمد پانی ہے۔ اس لئے انگریزی میں اسے کرسٹل کہتے ہیں جو یونانی کا مصدر ایک لفظ ہے جس کے معنی برف کے ہیں۔

رنگ عموماً سفید ہوتا ہے۔ شفاف و غیر شفاف دو قسم کے ہوتے ہیں۔ طاقت انعکاس دو چند۔ گھسنے سے طاقت برقی پیدا ہوتی ہے۔ بجز تیزاب ہائیڈروفلورک اور کوئی تیزاب اس پر اثر نہیں کرتا۔ یہ دھوکہ کسی کے آگے بھی نہیں کہ اگر ایک ٹکڑا بلور کو دوسرے سے گھسیں تو خواص فاسفورس پیدا ہوں گے اور اس میں سے کسی جلتی ہوئی شے کی بو آئے گی۔

سحری خواص

روما ... میں لوگوں کا خیال تھا کہ اسے پہننے سے بدخوابی نہیں ہوتی۔ اسے نظر کے سامنے رکھنے سے امراض چشم کو فائدہ پہنچتا ہے جس عورت کا دودھ سوکھ گیا ہو اگر اس کے پستان پر ملیں تو بہت دودھ پیدا ہو جاتا ہے۔ بکری کے دودھ میں بھگونے سے یہ مفید ہو جاتا ہے۔ اس کا سرمہ آنکھ کی سفیدی اور ... کے لئے مفید ہے اور اس کو گلے میں لٹکانا لڑکوں کے ڈرنے اور خواب میں چونکنے

کے لئے مفید ہے۔ عسر البول کی بیماری میں اس کی انگوٹھی مفید رہتی ہے۔

③ بُسَّد

اسے عربی میں بسد، لاطینی میں کورلین، یونانی میں کورجن کہتے ہیں۔ یہ مرجان کی جڑ سمجھا جاتا ہے۔ اس میں جھاڑ کے پتے کی طرح سوراخ ہوتے ہیں۔ سمندر کی لہریں اس کو ساحل پر گرا دیتی ہیں۔ اس وقت چونکہ نرم ہوتا ہے اس لئے بعض اسے سمندری کھار بھی سمجھتے ہیں۔ کنارے پر ہوا کے جذب کرنے سے یہ سخت ہو جاتا ہے۔ مرجان اور بسد میں تمیز مشکل سے ہوتی ہے۔ بعض ماہرین اس کی شناخت کا یہ طریقہ بیان کرتے ہیں کہ دونوں ٹکڑوں کو الگ علیحدہ علیحدہ دو ظروف میں ڈال دو اور ان میں پانی بھر دو جس برتن میں مرجان ہوگا۔ اس کے نیچے کچھ عرصہ بعد سرخی سی بیٹھ جائے گی۔

بسد کے عمدہ اور صاف سرخ رنگ اور سفید رنگ کے ہوتے ہیں۔

افعال طبعی

مزاج سرد و خشک ہے پیشاب کی زیادتی کو دور کرتا ہے۔ تمام اقسام کے ناسور، صرع، جنون، مقوی دل، بلغمی، بدہضمی، کنکری، تلی، بواسیر، جریان، سوزش، سلسل بول وغیرہ امراض کو فائدہ دیتا ہے۔ نیم مثقال ۲ ماشہ بسد کو اگر نیم کے درخت کے گوند اور بیضہ مرغی کی سفیدی کے ساتھ ملا کر کھائیں تو جریان خون کیلئے عمدہ علاج ہے اور تلی کی ترقی کو روکتا ہے۔ ناسور پر لگائیں تو زخم کو شفا دیتا ہے۔ اگر اس کے کشتہ کے سفوف کو مسوڑھوں پر لگائیں تو دانتوں کو مضبوط کرتا ہے۔ دردسر کو شفا دیتا ہے۔ اگر سرمہ بنا کر آنکھوں میں ڈالیں تو نور چشم کو تیز کرتا ہے اور امراض چشم کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ کشتہ بسد کے سفوف کے استعمال سے غذا ہضم ہوتی ہے۔ اسے روغن بلسان کے ساتھ کان میں ڈالنے سے بہرا پن دور ہوتا ہے۔ اگر چار دانگ کشتہ بسد کو سیب کے ساتھ ملا کر کھائیں تو تلی اور ورم کو شفا ہوتی ہے لیکن چونکہ اس نسخہ سے معدہ کو ضرر پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ اس لئے اس نسخہ میں ۲ ماشہ کتیرا ملا لینا چاہیئے۔ اگر کوئی شخص سیاہ بسد کے کشتہ کو پانی میں ملا کر غسل کرے تو اسے جنسی طاقت حاصل ہوگی۔

خواص سحری

اگر اسے سینہ پر لٹکائیں تو امراض جگر کو فائدہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس پتھر کے ہم وزن سونا اور چاندی لے کر آفتاب اور قمر برج زہرہ میں داخل ہو۔ تو ان تینوں دھاتوں کو پگھلا کر انگوٹھی بنائے تو

اس پر جادو کا اثر کبھی نہ ہوگا۔ اس کے پہننے سے صرع دور ہوگی۔

یشب کے کشتہ کرنے کی ترکیب

یشب کے کشتے کو ایک کوزے برتن میں ڈال کر تمام رات کسی جلتے تنور میں رکھو۔ علی الصبح نکال کر خوب باریک کرو۔ کشتہ بن جائے گا۔

(۴) حجر الاحمر

الماس کی قسم ہے۔ رنگ سرخ مرجان سا۔ کھانے میں زہر ہے۔

(۵) حجر الاشفا

سفید رنگ کا پتھر ہے۔ تمام اشیاء کو خشک کرتا ہے۔ اس کا سفوف استفراغ خون، ناسور اور ورم کو شفا دیتا ہے۔ اگر اسے شربت یا شراب کے ساتھ بقدر ۲ دانگ یا ۳۲ جو ملا کر پئیں، تو کنکری کے لئے عمدہ علاج ہوتا ہے۔

(۶) حجر الاشانف

سرخ، سیاہ و زرد رنگ کا ہوتا ہے۔ بیرونی رنگ خواہ کچھ ہو توڑنے سے اندرونی رنگ ہمیشہ سبز آسمانی ہوگا۔ یہ پاپوش سازی کے اکثر کام آتا ہے۔

(۷) حجر الافریقی

نہ بہت وزنی نہ بہت ہلکا ہے۔ افریقہ میں پایا جاتا ہے۔ زرد رنگ کا ہو۔ تو بہت عمدہ ہوتا ہے۔ اس کا سفوف پانی کے ساتھ ملا کر ناسور پر لگاتے ہیں۔ درد والی جگہ پر لگانے سے زیادہ درد ہوتا ہے۔ اس لئے اس کے ساتھ شراب اور شہد ملا لینا چاہیئے۔ اگر اس کے سفوف کو موم کے ساتھ استعمال کریں۔ تو ناسور کو فائدہ دیتا ہے۔

(۸) حجر البرقی

کوڑی کی طرح کا پتھر ہے۔ کوہ میں ہوتا ہے۔ استسقاء سوزش برہنہ ناف اس سے دور ہوتے ہیں۔ اگر اس پتھر کو کوٹ کر سفوف بنائیں اور اس میں پانی ملا کر دھوپ میں رکھیں، اور یہی عمل جاری رکھیں۔ حتیٰ کہ سفوف پہلے سے چوگنا پانی جذب کرے۔ تو یہ سفوف کو سوزش ناف پر لگائیں۔

(۹) حجر البہاری

گول، سفید اور کڑا ہوتا ہے۔ اس میں دانے ہوتے ہیں۔ یہ پتھر کو جلانے سے چمکتے ہیں۔ سمندروں کے کنارے پایا جاتا ہے۔ اس کی خوراک ۲۲ جو ہے۔ یہ پتھری کو شفا دیتا ہے۔

(۱۰) حجر البقر

یہ مہرہ گائے کے صفرا میں پایا جاتا ہے۔ ناسور، کنکری، ورم، دنبل امراض بواسیر، جھیض، یرقان کو دور کرتا ہے۔ آنکھوں میں ڈالنے سے جالے کو دور کرتا۔ اور بصارت کو تیز کرتا ہے۔ اگر اسے بدن پر ملیں تو بواسیر، ناسور، سفید داغ کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اس کے کشتہ کا سفوف مسوڑوں کو سخت کرتا ہے۔ اور بدبو دہن دور کرتا ہے۔ اگر پانی میں دھنیا بھگو کر اس کو اس میں رگڑیں اور اس پانی کی بدن پر مالش کریں۔ تو خارش اور دیگر بدنی بخارات سے نجات ملتی ہے۔ اگر ان بالوں کو جن کا رنگ جذام سے مفقود ہو گیا ہو۔ اصلی رنگ بنانا منظور ہو۔ تو پہلے ان بالوں کو اکھاڑ دینا چاہیئے۔ اور پھر اس پتھر کو شربت کے ساتھ ملا کر اور لیوی بنا کر اس پر لگا دینا چاہیئے۔ اگر اسے مسور کے دانے کے برابر بنفشہ کی شراب کے ساتھ ملا کر نسوار بنائی جائے۔ تو امراض سر کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ اگر غسل کے بعد سونٹھ کے برابر اس کے دو دو دانے چند روز تک کھائیں اور اس کے پیچھے کوئی مقوی غذا مثلاً گوشت وغیرہ کھائیں۔ تو ضعیف بہت جلد طاقتور ہو جاتا ہے۔ اگر اس کے ساتھ کتیرہ، گوند ملائیں تو اس کے کھانے سے شکایات معدہ کا اندیشہ ہوتا ہے۔ جو پتھر کہ گائے کے صفرا سے نکلتے ہیں۔ وہ ان پتھروں کی نسبت جو گائے کے جگر سے پیدا ہوتے ہیں، زیادہ فائدہ مند ہوتے ہیں۔ جس گائے میں یہ پیدا ہو جاتے ہیں۔ وہ ہر وقت چلاتی رہتی ہیں۔ اور ان کی آنکھیں زرد اور سفید ہوتی ہیں۔ اور وہ بتدریج کمزور اور زرد رنگ ہوتی جاتی ہے۔

(۱۱) حجر المبار

یہ ایک سفید اور گول پتھر ہے اور ملک حجاج کے بحیرہ جات میں پایا جاتا ہے۔ اگر اسے پانی میں رگڑ کر پئیں۔ تو بندش بول دور ہوتی ہے۔ اگر اسے مثانہ پر رکھیں۔ تو یہ کنکری نکال دیتا ہے اور پیشاب کی ناپاکی دور کرتا ہے۔

(۱۲) حجر البرام

یہ سیاہ رنگ ہے اور خراسان میں پایا جاتا ہے۔ اس کے کھانے سے جریان خون بند ہو جاتا ہے۔ اور اس کا منجن مسوڑھوں کو مضبوط کرتا ہے۔

(۱۳) حجر الموہری

یہ سیاہ رنگ کا پتھر ایسا نازک ہے کہ تھوڑی سی آنچ سے بھی بہت گرم ہو جاتا ہے۔ اگر اسے دیگر ادویات کے ساتھ استعمال کریں تو ناسور اور ورم کو شفا دیتا ہے۔

(۱۴) حجر الحیہ

نام مہرہ زہر کے معدن سے اور بعض سانپ کے سر سے نکلتا ہے رنگ سبزی مائل سیاہ۔ بچھو، ڈ

مانپ کے لئے مفید ہے۔ جالینوس نے اس کے فعل سے انکار کیا ہے۔ اس کا پلانا سنگ مثانے کے اخراج میں نہایت نافع اور اس کا لٹکانا درد سر اور غش کے لئے مفید ہے۔

(۱۵) حجر النور

اسے سونا مکھی کہتے ہیں۔ سہری اور روپہلی ہوتی ہے۔ تانبے کے رنگ کی۔ اس میں سمیت ہوتی ہے مزاج گرم خشک۔ محلل۔ قابض ہے۔ اس کا کھانا جائز نہیں۔ لٹکانا باعث منع خوف ہے۔ سرمہ اس کا آنکھ کا مجلی۔ طلا اس کا محلل اورام ہے۔ گرمی اس سے کم ہو جاتی ہے۔ استسقاء والے مریض کو مفید ہے۔

(۱۶) حجر الیہود

حجر الیہود سے سنگ یہوداں کہتے ہیں اس میں طولاً خطوط ہوتے ہیں۔ نر کا رنگ مائل سفیدی اور مادہ کا رنگ سرخ ہوتا ہے۔ درجہ اول گرم اور دوم میں خشک ہے۔ پیشاب کثرت سے لاتا ہے۔ پتھری کو توڑ کے نکالتا ہے۔ اور اس کے پیدا ہونے کو روکتا ہے۔ مثانے میں جمے ہوئے خون کو گھلا کے نکالتا ہے۔ طریقہ نوش کرنے کا یہ ہے۔ کہ قریب پونے ۲ ماشہ کے پانی کے ساتھ پتھر پر گھسیں اور ۱۲ ماشہ روغن بادام تلخ اور پاؤ سیر پانی ملا کر نوش کریں۔ چمگادڑ کے خون کے ساتھ لگانا پلکوں کے بال پیدا کرتا ہے نیز اس کا زخموں کا خفیف اور شہد کے ساتھ ضماد ورموں کا مُلیّن ہے۔

(۱۷) حجر الحوت

اس کو سنگ سرماہی کہتے ہیں۔ ایک قسم کی مچھلی سے نکلتا ہے مزاج سرد و خشک۔ گردے کی پتھری کو ریزہ کر کے نکالتا ہے۔ رنگ سفید مثلث شکل ہے۔

(۱۸) حجر الخطاطیف

اسے سنگ ابابیل کہتے ہیں۔ یہ ابابیل کے شکم سے پیدا ہوتا ہے۔ گرم خشک ہے۔ یرقان اور خفقان کے مفید ہے۔ سنگ گردہ مثانے کا نکالنے والا۔ خواہ حل کریں یا پئیں یا لٹکائیں۔ اس کا گلے میں لٹکانا باعثِ منع بدخوابی ہے۔

(۱۹) حجر النار

لوہے پر مارنے سے آگ نکلتی ہے۔ رنگ سفید، سرخ، سیاہ، بھورا۔ باریک پسا ہوا ہے کشتہ ملا کر مفید خراب زخموں کو جلدی بھرتا ہے۔ کپڑے میں باندھ کے عورت کی ران پر باندھنا بچہ کی ولادت کا ذریعہ ہے لیکن ولادت کے بعد جلد کھول دینا چاہیئے۔

(۲۰) حجر الارمنی

زرد تعبیر ہے۔ لاجوردی و سرخ رنگ۔ مزاج گرم خشک۔ مفرح قلب ہے۔ گردے و مثانے کا جالی۔ درد جذام کے لئے مفید چاہیئے کہ منسوں کر کے استعمال کریں۔

کتب ہندی کے مذکور پتھر

(۲۱) پارس

اسے سپرس منی بھی کہتے ہیں۔ رنگ سیاہ ہے۔

(۲۲) لالڑی

یاقوت ایک ادنیٰ قسم ہے۔ رنگ گلابی ۳۰ رتی سے زیادہ ہو۔ تو لعل کہلاتا ہے۔

(۲۳) نیلی

ادنیٰ قسم کا نیلم ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۲۴) ترشادا

بڑا نرم پتھر ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۲۵) سینلا

ایک ادنیٰ قسم کا پکھراج ہے۔ اس کا رنگ سنہری ہے۔

(۲۶) دھونیلا

اگر سنیلا کا رنگ دودھیا ہو۔ تو دھونیلا کہلاتا ہے

(۲۷) نرم

یاقوت کی ایک قسم ہے۔ اس کا رنگ زرد اور سرخ ملا ہوا ہے۔

(۲۸) سیندوریا

اس کا رنگ گلابی ہوتا ہے جس پر سفید دھاریاں ہوتی ہے۔

(۲۹) کھیلا یا جاموتیا

اس کا رنگ سیاہ اور سرخی مائل ہوتا ہے۔

(۳۰) تامڑا

اس کا رنگ سیاہی مائل سرخ ہوتا ہے۔

(۳۱) سنگ گوری

مختلف الالوان۔ اس پر سفید رنگ کی دھاریاں ہوتی ہیں۔ اس کے پیالے بنتے ہیں

(۳۲) گادونت

اس کا رنگ گائے کے دانتوں کی طرح زردی مائل سفید ہوتا ہے۔

(۳۳) رامتی۔ اس کا رنگ سیاہی مائل گہرا سرخ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ محمود شاہ نے ایک جوہری کو شناخت

کے لئے دیا تو اس نے بادشاہ کے روبرو دھاگہ باندھ کر آگ میں ڈال دیا۔ تو سوت نہ جلا۔

(٣٤) **پتھنگ بوجھاوا**

بلور کی ایک قسم ہے۔ رنگ سفید۔ بت وغیرہ بنتے ہیں۔

(٣٥) **سنگ رات**

ایک قسم کا زمرد ہے۔ اس کی گول سنگابیاں اور پیالے بنتے ہیں۔

(٣٦) **سنگلی**

یاقوت کی ایک قسم ہے۔ رنگ سرخ اور سیاہ ملا ہوتا ہے۔

(٣٧) **الیمانی**

سیمانی اگر خاکی رنگ ہو۔ تو الیمانی کہلاتا ہے۔

(٣٨) **حجر الحیار**

رنگ مٹی سا ہوتا ہے۔ امراض بول کے لئے عمدہ علاج ہے۔

(٣٩) **تیلیا**

اس کا رنگ سیاہ اور شکل چکنی ہوتی ہے۔

(٤٠) **بیروج**

زمرد سے کم سبز رنگ ہوتا ہے۔ بعض اسے توڑا کہتے ہیں۔

(٤١) **مرگورچ**

زمرد کی ایک قسم ہے۔ رنگ عمدہ سبز آبدار نہیں۔

(٤٢) **حدید**

رنگ خاکی سیاہ۔ وزنی ہوتا ہے۔ تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(٤٣) **سنگ دھڑی**

رنگ سیاہ ہے۔ پیالے۔ تلواروں کے دستے، و دیگر اشیاء بنتی ہیں۔

(٤٤) **داہن فرنگ**

رنگ سبز اس کی تین قسمیں ہیں۔ اس کی شناخت یہ ہے کہ فولاد کے ایک ٹکڑے پر لیموں کا رس ڈالو اور اس پر پتھر کو ملو۔ اگر اس پر ملنے سے اس پر پیتل کے داغ نمودار ہوں۔ تو کوڈی کہیں گے۔ اگر نقرئی رنگ کے داغ پڑیں۔ تو مصری۔ اگر سنہری رنگ کے داغ پڑیں تو تیلیا کہتے ہیں۔

(٤٥) **سنگ مرمر**

رنگ خاکی۔ اگر اس کے رنگ میں سرخی اور سبزی کی ملاوٹ ہو تو سو کا دہ کہتے ہیں۔ جسے عربی میں

جراطیطہ کہتے ہیں۔ جلائے ہوئے سخت مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ ضماد اس کا ریح اور رقت کے ساتھ محلل ورم ہے اور موم روغن کے ساتھ درد شکم معدہ کا دافع ہے۔ مزاج سرد و خشک ہے۔

(٤٦) **سوہن مکھی**

رنگ نیلا۔ بعض پر سنہرے داغ ہوتے ہیں۔

(٤٧) **پائی زہر**

رنگ خاکی۔ سفید۔ جو ناسور زہر کے باعث ہوا ہو اس پر ملنے سے فائدہ ہوتا ہے۔

(٤٨) **زہر مہرہ**

رنگ سفیدی مائل سبز۔ اس کے پیالے میں زہر کا اثر نہیں ہوتا۔ فارسی میں بادزہر کانی اور عربی میں فادزہر معدنی کہتے ہیں۔

(٤٩) **سنگ قدرت**

سیاہ رنگ پتھر ہے۔ اس میں زرد رنگ کی رگیں ہوتی ہیں۔

(٥٠) **گوریلا**

سفید رنگ۔ سنگ گوری سے بہت مشابہ ہوتا ہے۔ لیکن نرم زیادہ۔

(٥١) **کسوٹی**

رنگ سیاہ۔ سونے کی شناخت کے لئے استعمال ہے۔

(٥٢) **سنکھیا**

اس کا رنگ کوڑی جیسا ہے۔

(٥٣) **دری نجف**

رنگ سبز۔ انگشتریاں میں جڑا جاتا ہے۔ اس کا رنگ زبرجد سے بھی زیادہ شوخ ہوتا ہے۔

(٥٤) **سنگ جراحت**

رنگ مٹیالا قدرے سبز۔ اس کے کھلونے بنتے ہیں۔ اس کی لئی زخموں پر لگائی جاتی ہے۔ مزاج سرد خشک۔ تمام اعضاء سے خون بہنے کو نافع ہے۔ زخموں کو خشک کرتا ہے۔ شربا مخصوصاً گل ارمنی اور گل ملتانی کے ساتھ خون کے دستوں اور اسہال کو مفید ہے۔ مسوڑوں کو مضبوط کرتا ہے۔ آنتوں کی خراش کا دافع ہے۔ منہ کے چھالوں کو مفید ہے۔

(٥٥) **دار چینی**

رنگ دار چینی جیسا ہوتا ہے۔ اس کی تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(٥٦) **سنگ مکڑی**۔ رنگ سیاہ۔ اس کی سطح مکڑی کی جالی کی طرح دکھائی دیتی ہے۔

(۵۷) **لودھیب**
رنگ مقناطیس کی طرح اس کا رنگ سرخ ہے۔ انگشتریاں بنتی ہیں۔

(۵۸) **سنگ بالنسی**
رنگ ہلکا سبز۔

(۵۹) **سباس**
رنگ سبز سنہری مائل۔

(۶۰) **سفری**
رنگ آسمانی۔ آتش بادہ ذائقہ کی صورت ہوتا ہے۔

(۶۱) **آبری**
رنگ سیاہی مائل سنہری۔ انگشتریاں بنتی ہیں۔

(۶۲) **چتی**
رنگ سیاہ۔ اس پر سنہری داغ اور سفید دھاریاں ہوتی ہیں۔

(۶۳) **پاتھری**
رنگ مٹیالا ہوتا ہے۔

(۶۴) **سنگ لاس**
یہ سنگ مرمر کی ایک قسم ہے۔

(۶۵) **سنگ سیار**
رنگ سبز اور اس پر خاکی رنگ کے ڈورے ہوتے ہیں۔

(۶۶) **چارمانی**
رنگ خاکی ہے۔ سیمانی کی ایک قسم ہے۔

(۶۷) **دانتلا**
رنگ زردی مائل سفید۔ کوڑی کی طرح ہوتا ہے۔

(۶۸) **پن گھن**
رنگ سیاہ۔ سبزی کی ملاوٹ اس کے کھلونے بنتے ہیں۔

(۶۹) **رتک یارتوا**
رنگ سرخ۔ اگر اسے گردن پر باندھیں۔ تو دردِ سر اور بخار کو روکتا ہے۔

(۷۰) **گوندرٹی**۔ یہ دل افروز کی طرح مختلف الالوان ہے۔

(۷۱) **مریم**
رنگ سفید۔

(۷۲) **اجوا**
رنگ گلابی۔ اس کی سطح پر بڑے بڑے نقطہ اور داغ ہوتے ہیں۔

(۷۳) **دمتری**
رنگ کتھئی سا ہوتا ہے۔ برتن بنتے ہیں۔

(۷۴) **ملیب**
رنگ سیاہی مائل گلابی ہوتا ہے۔ برتن بنتے ہیں۔

(۷۵) **ہالن**
رنگ زردی مائل گلابی سبز کی طرح لچک دار ہوتا ہے۔

(۷۶) **اوپل**
مختلف رنگ ہوتے ہیں۔ عموماً خارجی رنگ نیلا ہوتا ہے۔

(۷۷) **سنگ جرط**
رنگ سیاہی مائل سبز ہوتا ہے۔

(۷۸) **کہارا**
رنگ سبزی مائل سیاہ۔ اس پتھر کے ہاون دستہ میں دواؤں کو کوٹتے ہیں۔

(۷۹) **کانسلا**
رنگ سبزی مائل سفید۔

(۸۰) **مقناطیس**
رنگ سیاہی مائل سفید۔ لوہے کو کھینچتا ہے جو بحیرہ ہند میں پایا جاتا ہے۔ وہ درجہ اوّل میں گرم۔ رنگ سرخ مائل بہ سیاہی۔ فالج۔ درد مفاصل عرق النساء کے لئے مفید ہے جگر و طحال کی قوت دیتا ہے۔ سنگ مثانہ کا مخرج اور حصر بلاارت کا دافع ہے۔ شہد کے ساتھ گاڑھی خلطوں کا مسہل ہے۔ قابضات کے ساتھ قابض ہے اور وہ راس کا اس زخم کو جو کسی زہر دار آلہ سے ہو فائدہ دیتا ہے خون کو بند کرتا ہے اور زخموں کو بھرتا ہے۔

(۸۱) **عقیق کلہار**
زردی مائل سبز رنگ۔ یہ پانی میں ہوتا ہے۔ اس کی تسبیح کے دانے بنتے ہیں۔

(۹۲) سنگِ سرمہ

سنگ سیاہ تیز، سفید۔ بڑا چمکیلا ہوتا ہے۔ اس کو کوٹ کر سرمہ بنتا ہے۔ سب سے عمدہ اصفہان کا ہوتا ہے۔ مزاج سرد خشک ہے۔ قابض ہے۔ بینائی کا مقوی۔ جریان حیض کو مفید۔ مشک کے ساتھ بینائی کو قوت دیتا ہے۔ موتی و مصری کے ساتھ جالے کا دافع ہے۔ رسوت و شیاف کے ساتھ دمہ و آنکھ کی خارش کے لئے مجرب ہے۔ اقلیمیا و شہد کے ساتھ ملا کر آنکھ میں لگانا درد سر کو نافع ہے۔ شیشنے اور کافور کے ساتھ لگانے سے آنکھ کو چیچک سے محفوظ رکھتا ہے۔ پیشانی پہ لیپ کرنا نکسیر کے لئے مفید ہے اور ذرور اس کا مخصوص زخم قرنیہ کا اور محلول اس کا خون حیض کا حابس ہے۔

(۹۳) سنگِ سیاہ

رنگ سیاہ ہے۔ اس کے پتھر کے بُت بنتے ہیں

ان کے علاوہ ہنکا سبز۔ دھونکا، زردا۔ وغیرہ کم قیمت کے غیر ضروری پتھر کا بھی ذکر بعض کتابوں میں موجود ہے۔

بابِ پنجم

انسانی زندگی پر رنگ کا اثر

اس دنیا کی عظیم الشان سکیم میں رنگوں کو خاص اہمیت حاصل ہے۔ نباتات، جمادات، حیوانات میں عجیب عجیب رنگ آمیزیاں ہیں۔ سائنسدان کہتے ہیں کہ آفتاب کی کاسمک شعاعوں میں یہ سات رنگ ہوتے ہیں۔ سُرخ۔ نارنجی۔ زرد۔ سبز، آسمانی۔ نیلگوں اور بنفشئی۔ اپنی رنگین شعاعوں سے ہر چیز کی زندگی مرتب ہوتی ہے۔

سات ہزار سال پہلے عراق (میسوپوٹیمیا) کے اطباء انہی رنگین شعاعوں سے مریضوں کا علاج کرتے تھے۔ آج بھی ماورائے بنفشئی شعاعوں (ULTRA VIOLET RAYS) سے علاج کرنے والے شفاخانے امریکہ۔ جرمنی۔ برطانیہ اور سوئٹزرلینڈ میں موجود ہیں۔

علماء نے ان سات رنگوں کو سات ستاروں سے منسوب کیا ہے۔

زحل - گہرا نیلا اور سیاہ

زہرہ - گلابی یا زردی مائل نیلا

شمس - نارنجی

مریخ - سُرخ

مشتری - بنفشئی

عطارد - زرد (زعفرانی رنگ کی جھلک بھی)

قمبر — سفید

یہی وجہ ہے کہ برطانیہ برج حمل کے تحت ہونے کی وجہ سے جس کا ستارہ مریخ ہے سرخ رنگ اپنے قومی جھنڈا میں استعمال کرتے ہیں۔ میرا مطلب یہ نہیں کہ ستارہ کو مد نظر رکھ کر سرخ رنگ انہوں نے اختیار کیا ہے۔ بلکہ فطری طور پر وہ اس رنگ کو اپنانے میں مجبور ہیں۔

زمانہ قدیم سے رنگوں کے متعلق یہ یقین چلا آرہا ہے۔ کہ ان کا تعلق خوش قسمتی اور بد قسمتی سے ہے پتھروں کی خصوصیات اور ان کا ستاروں سے تعلق بھی رنگوں سے جانا جاتا ہے۔ رنگ ہی کسی خاص امر کی تخصیص کرتے ہیں۔ ذرا غور کریں کہ بیاہ شادیوں میں سرخ و شوخ رنگ پہنانے کی رسم کیوں ہے فقرا اور درویش اپنے لئے سبز اور گیروا رنگ کیوں پسند کرتے ہیں۔ سن رسیدہ لوگوں کو سفید رنگ کیوں پسند ہے۔

رنگوں کی خاصیت

زرد رنگ

زرد رنگ میں سفیدی قربت کی وجہ سے ایک قسم کی تیزی ہے۔ جو روشنی کو منعکس کرتی ہے۔ جہاں اس کا دخل ہو۔ چمک اور تیزی پیدا ہو جاتی ہے۔

سرخ رنگ

زرد اور نیلے رنگ کا درمیانی رنگ ہے۔ اس میں اعتدال اور جوش ہے۔

بیجنی رنگ

میں، انحطاطی اثرات ہیں۔ روشنی کو کم قبول کرتا ہے کہ روشنی میں بہت ہلکا ہو جاتا ہے۔ اور مصنوعی روشنی میں تو درمیانی رنگ (بھورا) اختیار کر لیتا ہے۔ جلد کے لئے یہ مضر ہے۔

نارنجی رنگ

چونکہ سرخ اور زرد سے بنا ہے۔ اس لئے شوخ رنگ ہے۔ مزاج اس کا گرم ہے اور یہ مان لیا گیا ہے کہ تمام رنگوں میں اس کی قوت سب سے زیادہ ہے۔

نیلا رنگ

اس میں اضمحلالی اثر ہے۔ جس رنگ سے ملتا ہے کمزوری اور سردی پیدا کر دیتا ہے۔ دن کی تیز روشنی میں اس کی قوت بڑھتی رہتی ہے اور روشنی کی کمی کے ساتھ ساتھ اس میں بھی ضعف پیدا ہوتا جاتا ہے۔ یہاں تک کہ مصنوعی روشنی میں بہت کمزور ہو جاتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کا تعلق زیادہ تر سیاہی سے ہے جو روشنی کو جذب کر لیتی ہے۔

ہرا رنگ

ثانوی رنگوں میں عالمگیر ہے۔ اس کے مزاج میں اعتدال۔ تازگی ٹھنڈک اور سکون ہے۔

رنگوں کا استعمال

انسان رنگوں کا استعمال وسیع پیمانہ پر کرتا ہے۔ لباس۔ کمرے کا رنگ۔ بستروں کا رنگ۔ تصویریں فرش۔ فرنیچر غرضیکہ اس کے استعمال کی کوئی بھی چیز ہو۔ اس کے پسندیدہ رنگ کی ہوتی ہے۔ زمانہ قدیم سے ہی رنگوں کے متعلق یہ نظریہ پایا جاتا ہے کہ خوش قسمتی اور بد قسمتی رنگوں کے ذریعہ واقع ہوتی ہے۔ انسانی طبع پر اثر ڈالتے ہیں۔ رنگ انسانی تہذیب و تمدن کے ساتھ بدل جاتے ہیں۔

ایک بار پھر سمجھ لیجئے گا کہ میرا مضمون کسی شخصی مذاق یا ذاتی رجحان کے تابع نہیں۔ بلکہ قدرت کے قانون کے تابع ہے۔ خواہ کوئی اسے پسند کرے یا نہ کرے۔ حکماء کہتے ہیں کہ رنگوں کا تعلق حقیقتاً ستاروں سے ہے اور ستاروں کے تعلق سے سعد یا نحس جانا جا سکتا ہے۔ بعض لوگوں کو بعض رنگ پسند ہوتے ہیں بعض ناپسند۔ یہ بھی ان کی طبع پر منحصر ہوتا ہے اور طبع کواکب کے اثرات کے ماتحت ہوتی ہے۔ انسانی طبع پر یا اور چیزوں پر رنگ جو اثر کرتے ہیں۔ سائنسدانوں نے ان کا مختلف طریقہ سے تجربہ کیا ہے۔

محققین نے سبز۔ زرد۔ نیلے اور سرخ شیشوں کے کمرے بنا کر ان میں ایک ہی قسم کے پودے اگا کر معلوم کیا کہ ہر رنگ والے پودوں نے مختلف طریقہ پر نشوونما پائی ایک ہی موسم۔ ایک ہی حرارت اور ایک ہی زمین پر مختلف رنگوں کا یہ اثر ہوا کہ بعض پودوں کے قد دو گنے تگنے بڑھ گئے بعض رنگ والے پودوں کی نشوونما معمولی ہوئی اور بعض ٹھٹھر کر رہ گئے۔

بڑے بڑے دیوان خانوں میں جو روشنی کے فانوس کے جھاڑ لٹکے ہوتے ہیں۔ ان میں سے ایک شیشہ کا تکونہ ٹکڑا لیجئے۔ اس کا ہر زاویہ ۶۰ درجہ کا ہوتا ہے اور آفتاب کی شعاع تقسیم کرنے کے کام آتا ہے۔ اگر آپ دھوپ میں اس شیشہ کے ذریعہ سے دیکھیں۔ تو آپ کو حسب ذیل سات رنگ ترتیب وار نظر آئیں گے۔

(۱) سرخ (۲) نارنجی (۳) زرد (۴) ہرا (۵) آسمانی (۶) نیلا (۷) بنفشی

کسی طرح بھی آپ اس شیشہ کو الٹیں پلٹیں۔ رنگوں کی ترتیب بعینہ وہی قائم رہے گی۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ساتوں رنگوں کی شعاعیں یکساں انحراف قبول نہیں کرتیں۔ سب سے کم سرخ شعاع منحرف ہوتی ہے۔ اس سے زیادہ نارنجی پھر سبز پھر آسمانی وغیرہ۔ سرخ شعاع کے اوّل نمبر ہونے کے یہ معنی ہیں کہ وہ انحراف کم سے کم قبول کرتی ہے۔ یا یوں سمجھ لیں کہ اس میں حرارت زیادہ ہے کیونکہ

یہ بات دن کا مشاہدہ ہے کہ ہر موسم میں ٹھیک دوپہر کے وقت یعنی بارہ بجے دن کے سایہ چھوٹا ہوتا ہے۔ گویا اس سے نتیجہ یہ نکلا کہ سرخ شعاع میں آتشی اثر زیادہ ہے۔ اس لیے اس کا مزاج گرم و خشک ہے۔ اب ذیل میں رنگوں کا مزاج لکھا جاتا ہے۔ یہی مزاج کا فرق ہی انسان پر خلاف یا موافق اثر ہوا کرتا ہے۔

۱ : سرخ رنگ کا مزاج	گرم و خشک
۲ : زرد رنگ کا مزاج	گرم و تر
۳ : آسمانی رنگ کا مزاج	سرد و تر
۴ : بیگنی رنگ کا مزاج	سرد و خشک
۵ : نارنجی رنگ کا مزاج	گرم محض
۶ : سبز رنگ کا مزاج	تر محض
۷ : نیلے رنگ کا مزاج	سرد محض
۸ : اودے رنگ کا مزاج	خشک محض

اس طرح دو یا دو سے زیادہ رنگوں کے ملانے سے جو مزاج پیدا ہوتا ہے۔ اس کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ مثلاً یہ کہ نارنجی اور سرخ رنگ اگر ملائے جائیں۔ تو چونکہ نارنجی مزاج محض گرم ہے اور سرخ کا مزاج گرم خشک ہے۔ اس لیے اس میل کا نتیجہ دو حصہ گرم اور ایک حصہ خشک ہوگا یعنی۔

نارنجی + سرخ = گرم + گرم خشک = گرم - خشک

رنگوں کا طبائع پر اثر

اس نظریہ سے کسی بچے کی طبعی کیفیت کو فوراً تبدیل کیا جاسکتا ہے محض رنگوں کے ادل بدل سے مثلاً کوئی بچہ بہت سست رہتا ہے تو اسے سرخ رنگ پہنائیں۔

عورتوں اور مردوں کے طبائع اور مزاجوں کا اندازہ ان کے پسندیدہ رنگوں سے ہو سکتا ہے۔ تجربہ بتاتا ہے کہ خاص خاص ذہنیت کی عورتیں خاص خاص قسم کے رنگ پسند کرتی ہیں۔ چنانچہ سرخ رنگ پسند کرنے والی عورتیں زیادہ شوخ ہوتی ہیں۔ اور ان میں بلا کی تیزی ہوتی ہے۔ گلابی رنگ کی شائق عورتوں میں جذبۂ محبت زیادہ ہوتا ہے۔ گہرا سبز رنگ پسند کرنے والی عورتیں رشک کرنے والی ہوتی ہیں۔ نیلا رنگ پسند کرنے والی عبادت گزار اور محبت شعار ہوتی ہیں۔ ارغوانی رنگ پر فریفتہ ہونے والی عورتیں خودداری اور شرافت کی مالک

ہوتی ہیں۔ اور بعض اوقات عاشق مزاج بھی ہوتی ہیں۔ جن عورتوں کو کاسنی۔ نارنجی اور زرد رنگ پسند ہوتے ہیں۔ وہ ہوشیار اور علم دوست ہوتی ہیں۔ اکثر گہرے بھورے قسم کے رنگ پسند کرنے والی عورتوں میں مکر و فریب کا حصہ غالب ہوتا ہے۔

رنگ ہم پر کیا اثر کرتے ہیں۔ شاید آپ نے کبھی توجہ نہ دی ہوگی کہ یہ عالم بے خبری میں ہم پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ دیکھئے جب برسات میں ہر طرف سبزہ اول ہوتی ہے۔ نئے رنگا رنگ کے پھول کھلتے ہیں۔ تو ہماری روح فرحت اور تقویت محسوس کرتی ہے۔ لیکن خزاں کے دنوں میں طبع ڈل سی رہتی ہے۔ ایسے دنوں میں ایسے کمروں میں رہیں۔ جہاں زرد رنگ ہو۔ بھورا ہو یا کالا ہو۔ تو خود ہی اپنی مزاجی کیفیت کا ملاحظہ کریں کہ کیا حال گزرے گا۔ کہتے ہیں کہ لندن کے دریائے ٹیمز کے پل کو بجائے سیاہ کے ہلکا ہرا رنگوانے سے خودکشی کے واقعات میں ایک تہائی کی کمی واقع ہوگئی تھی۔

رنگ قدرت کی عظیم طاقتیں ہیں۔ ہم اور آپ انہیں بالکل ایسے ہی استعمال میں لاسکتے ہیں جیسا کہ سائنسدان ادویات اور بجلی کو کام میں لاتے ہیں۔ ہم انہیں اپنی روحانی قوت کو ابھارنے کے لیے استعمال کر سکتے ہیں۔ جو ہم میں خود اعتمادی پیدا کرے۔ ہم اطمینان و آرام حاصل کر سکیں۔

سرخ رنگ

اس رنگ کا تعلق مریخ سیارہ سے ہے۔ یہ ایک بڑی ہی قوت اور عمدہ صحت کا نشان ہے۔ اس لیے اس کا پہننا یا استعمال کرنا اس کے اثرات کو حرکت میں لاتا ہے۔ وہ اشد ترت درجہ پر بھی پہنچتے ہیں۔ لیکن اس رنگ میں اشتعال بھی ہے۔ خطرہ بھی ہے۔ اس لیے چوراہوں پر سرخ نشان رکاوٹ کا ہوتا ہے یا سرخ نشان جہاں ہو۔ خطرہ کا نشان گنا گیا ہے۔ اس لیے اسے کبھی بھی ایسی جگہ استعمال نہ کرنا چاہیئے۔ جہاں کچھ کھچاؤ ہو۔ کیونکہ وہ اس حالت کو کم نہ کرے گا۔ بلکہ بڑھا کر خطرناک کر دے گا۔

وہ عورتیں جو مارچ میں پیدا ہوتی ہوں۔ ان کے لیے یہ رنگ موزوں ہے۔ جو بچے منگل کے دن پیدا ہوتے ہوں۔ ان کے لیے بھی یہ خوش قسمتی کی علامت ہے۔ سرخ رنگ ایک طلسمی رنگ ہے۔ اور بہت سے مبارک اور خوش قسمتی کے نشانات اور تعویذات وغیرہ سرخ رنگ میں بنائے جاتے ہیں۔ اسکاٹ لینڈ کے پہاڑی لوگ اپنے بچوں کے گہوارہ کے گرد سرخ رنگ کی ڈوری نحوست دور رکھنے کے لیے باندھ دیا کرتے تھے۔ بچہ کی کلائی یا کمر میں بھی ایسے ڈورے باندھے جاتے ہیں اور اس کے

رنگ سے وسیع جبلیات مراد ہوتی تھی۔ جاپان میں بہت عمدہ تعویذ سُرخ روشنی سے بچا بنائے جاتے ہیں، اور سُرخ تھیلیوں میں بند کئے جاتے۔ میں خود بھی تمام سعد اعمال کے نقوش زعفران سے لکھتا ہوں۔ جو سُرخ رنگ کی ایک قسم ہے۔ رومانیہ میں بھی بچوں کو سرخ فیتے پہنائے جاتے ہیں۔ چینی بچے بھی سُرخ رنگ کے فیتے گلے میں باندھتے ہیں۔ یا سرخ ریشم کی ڈوری ان کی جیب میں بھی رکھی جاتی ہے۔

بھورا رنگ

اس رنگ کے شیڈ تحفظ کا نشان ہیں، اور تفکر کا بھی نشان ہیں۔ ان لوگوں کو جن کی پیدائش اکتوبر کے ماہ کی ہے۔ اس رنگ کا استعمال خوش قسمتی لائے گا۔

نیلا رنگ

یہ ایک دلکش رنگ ہے۔ جو روحانی طاقتوں اور زندگی کے امور کو گہری نظر سے مطالعہ کرنے کا نشان ہے۔ یہ مشتری کا رنگ مانا گیا ہے مئی اور اگست میں جن لوگوں کی پیدائش ہو ان کے لئے ایک اچھا رنگ ہے۔ اگر پیدائش بدھ کے دن کی ہے۔ تب بھی اچھا رنگ ہے۔ اس رنگ کا پہننا (نیلا رنگ خواہ کسی آب کا ہو) خوبصورتی۔ تندرستی۔ اخلاص مندی اور وفا شعاری کی صفات پیدا کرتا ہے۔ سب اسے نہایت شوق اور پیار سے پہنتے ہیں۔ ساری دنیا میں نیلے رنگ کو دلہن کے جوڑے یا زیورات میں کسی نہ کسی طرح پہنا جاتا ہے تاکہ برکت ہو۔

ہلکا نیلا رنگ زہرہ سے متعلق ہے۔ جس کو خوشی اور محبت کی دیوی سمجھا گیا ہے۔ وہ تمام رنگ جو نیلے اور گہرے شوخ گلابی رنگوں کے ہیں۔ رشتہ نسوانیت خوبصورتی، اور محبت سے متعلق ہیں علم نجوم کے نقطہ نظر سے ہلکے گلاب کا رنگ تمام رنگوں سے زیادہ روحانی تسلیم کیا گیا ہے۔

گہرا نیلا۔ گہرا بھورا۔ خاکی اور سیاہ

ان کا تعلق زحل سے ہے۔ جو لوگ دسمبر اور جنوری میں پیدا ہوں ان کے لئے بہت نیک ہے۔ وہ لوگ جو ہفتہ کے دن پیدا ہوں ان کے لئے بھی موزوں ہے۔ سیاہ رنگ ہمیشہ سے خوش قسمتی سے متعلق سمجھا جاتا رہا ہے۔ کالی بلی۔ کالا کپڑا وغیرہ بلاؤں کو دور کرنے کے لئے مغربی ممالک میں تسلیم شدہ امر ہے۔ بالکل کالا رنگ اگرچہ اب نہیں پہنا جاتا ماتمی موقعوں پر پہنتے ہیں۔ تاہم جادو اور سحر کو دور کرنے کے لئے موزوں سمجھتے ہیں۔

زرد رنگ

یہ روحانی حسیات کو چھیڑتا ہے۔ یہ کھیلنے کے کمرے۔ بیٹھنے کے کمرے اور اسکولوں کی کلاسوں کے لئے بہترین رنگ گنا گیا ہے۔ لیکن یہ آرام نہیں دیتا۔ اس کو اس رنگ کے قریبی رنگ۔ مثلاً اورنج کو بھی سونے کے کمرے میں استعمال نہ کرنا چاہیئے۔

نارنجی اور سنہرا سا زرد رنگ

یہ شمس کے رنگ مانے گئے ہیں۔ اس لئے جن لوگوں کی پیدائش جولائی کے مہینہ یا اتوار کے روز ہوئی ہو۔ خاص طور پر نیک تسلیم کئے گئے ہیں۔ ایک زمانہ میں یہ وہم پایا جاتا تھا۔ کہ پریاں زرد رنگ کو بہت پسند کرتی ہیں۔ اس لئے انگلستان کے ایک جزیرہ میں یہ رواج تھا کہ باغ کے ایک گوشہ میں صرف زرد رنگ کے ہی پھول بوئے جاتے تھے۔ تاکہ بری بلائیں پریوں کے مسکن سے ڈر کر بھاگ جائیں۔

بینگنی شیڈ یا بنفشئی رنگ

نجوم کے نقطہ نظر سے آرٹسٹک مزاج کے لئے ہوتے ہیں۔ جو عورتیں ان رنگوں کو پسند کرتی ہیں۔ ان کو پہن کر بہت خوشی محسوس کرتی ہیں۔ ایسی عورتیں ڈرامائی حصہ لینا پسند کرتی ہیں۔ یا آرٹ کو پسند کرتی ہیں۔ ہلکے بنفشئی رنگ کو بھی زہرہ سے متعلق سمجھا گیا ہے اس کے پہننے والے کے لئے خوش قسمتی اور مسرت کا پیغام لاتا ہے۔

قرمزی رنگ

قرمزی رنگ زہرہ کا مانا گیا ہے۔ اگر آپ کی پیدائش اپریل یا ستمبر کی ہے۔ تو یہ رنگ پہننا بہت سعد ہوگا۔ جمعرات کی پیدائش والے بھی اس کو بہت سعد مانتے ہیں۔ یہ شاہی رنگ ہے اور پہننے والے کے لئے اونچا درجہ۔ انصاف پسندی اور عقلمندی کا نشان مانا جاتا ہے۔

سبز رنگ

اس رنگ پر چاند کا اثر ہے۔ جن لوگوں کی پیدائش جون میں ہے۔ ان کے لئے تو یہ بہت ہی سعد رنگ ہے۔ جمعہ کی پیدا ہونے والا بچہ بھی یہی رنگ پہنے تو اچھا ہے پہلے یہ خیال کیا جاتا

تھا کہ ہرا رنگ پریوں کا رنگ ہے۔ مگر جو لوگ وسط اگست میں پیدا ہوئے ہوں، ان کے لئے پریاں کچھ نہیں کہتیں اور اگر یہ رنگ استعمال کیا جائے، تو نیک اثر ہوتا ہے۔

سبز رنگ کے واقعات تاریخوں میں پڑھئے یہ اکثر آدمیوں کے لئے اچھا ثابت نہیں ہوا۔ یہ رنگ زندگی کا رنگ ہے۔ گھاس اور پتوں کا رنگ ہے۔ بہت کم لوگ ایسے ہیں۔ جو لوگ اسے پہن کر خوش بختی دیکھتے ہیں۔ وہ آزاد خیال۔ خود مختار اور آزاد منش ہوتے ہیں۔ اسے صرف اس وقت استعمال کرنا چاہیئے جب کوئی خلاف معمول کام کرنا ہو یا کوئی نئی چیز یا کسی حیرت انگیز تجربے سے گزرنا ہو۔ یا پھر اس وقت جب تم بے لطف زندگی سے نجات حاصل کرنا چاہو۔

سفید رنگ

سفید رنگ پر چاند ستارے کا اثر ہے اور مشتری کی برکت اس پر ہوتی ہے جو سفید رنگ کو پسند کرتا ہے۔ فروری اور نومبر کے مہینوں میں پیدا ہونے والے بچوں کی زندگی پر سفید رنگ کا اچھا اثر ہوتا ہے۔ اگر آپ کی پیدائش سوموار کی ہے۔ تو سفید رنگ آپ کا بہترین رنگ ہے سفید رنگ جادو کے منحوس اثر کو دور اور رفع کرنے کے لئے بہترین سمجھا جاتا ہے اور یہی وجہ ہے کہ سفید رنگ کے جانور کو بھی اسی وجہ سے نیک سمجھا جاتا ہے۔

ارغوانی رنگ

یہ مشتری سے متعلق ہے۔ یہ سیارہ اقبال مندی اور اچھی قسمت کا ہے۔ اس لئے رسمی تقریبات میں استعمال کیا جاتا ہے۔ تاکہ عظمت اور شاہانی معلوم ہو۔ یہ رنگ اپنے اوپر اعتماد اور بھروسہ لاتا ہے۔ اس کا پہننا مادی چیزوں میں خوش بختی لاتا ہے۔

ہدایت

گہرے شیڈ بدر اور ہلال کے درمیان پہننے چاہئیں۔ اس وقت چاند گھٹ رہا ہوتا ہے اور ہلکے شیڈ ہلال اور بدر کے درمیان پہننے چاہئیں۔ اس طریقے سے زندگی کی خوش بختی کا سایہ آپ پر پڑے گا۔

عورتوں کے لئے خوش بختی کے رنگ

برج حمل

عورتیں وہ رنگ پسند کرتی ہیں۔ جو گھر سے باہر پسند کئے جاتے ہیں۔ خواہ وہ اونی ہوں یا

سوتی۔ مرد ہو یا عورت سیدھی لائنوں والے کپڑے پسند کرتی ہے۔ سرخ لوہڑی کے رنگ، خزاں زدہ پتوں کے بھورے رنگ۔ ایسے رنگ بھی جو ان کی شخصیت کو ابھارنے میں مدد دیں۔ اس کے برعکس دیگر ہلکے گہرے رنگ اس کی طبع میں اشتعال پیدا کرتے ہیں قدرتی شیڈ ہی اس کی سرگرم شخصیت کے موافق ہوتے ہیں۔

برج ثور

یہ عورت قیمتی ملبوسات کو پسند کرتی ہے۔ کپڑوں کے ڈیزائن یا ملبوسات تیار کرنے میں ماہر ہوتی ہے۔ اس کی شیریں اور دلکش شخصیت اس وقت نمایاں ہوتی ہے۔ جب وہ نیلا رنگ پہنتی ہیں۔ بالوں کے سٹائل بنانے میں بھی بہت ماہر ہوتی ہے کبھی بھی اُسے پرانے فیشن میں نہیں دیکھ سکتے۔ وہ جدید فیشن کو فوراً اختیار کرے گی۔ اس کے رویے سے معلوم ہوگا۔ کہ وہ مضبوط خرچ اور آرام طلب ہے۔ گہری آرام دہ کرسی۔ چمکدار گہرے ہی فرنیچر اس کی شخصیت کا حصہ ہیں۔ وہ پھولوں کو بھی بہت پسند کرتی ہے۔ اور گرد پھول ہوتے ہوں تو بہت خوش ہوتی ہے۔

برج جوزا

اس برج والے ہمیشہ طبعی اور ذہنی طور پر جوان رہتے ہیں۔ خواہ لڑکے ہوں یا لڑکیاں۔ ان کے کپڑوں کا انتخاب بھی جوان ہوتا ہے۔ وہ ایسے کپڑے لاپرواہی سے پہنتے ہیں۔ پیلا رنگ ان کی شخصیت کو نمایاں کرتا ہے۔ حالانکہ ہلکے رنگ بھی وہ پہن سکتے ہیں۔ جوزا کی عورتیں سادہ گھر پسند کرتی ہیں۔ جدید قسم کا فرنیچر لیکن بہت ساری درازیں ہوں۔ تاکہ بے شمار چیزیں ان میں رکھی جاسکیں۔ قدرتی رنگ پسند کرتی ہیں۔ بے داغ کھڑکی اور صاف دیواریں۔

برج سرطان

یہ عورتیں نیلے اور ہرے رنگ کے شیڈ پسند کرتی ہیں۔ یعنی سمندری نیلا رنگ سفید اور سفید مائل اس کو اچھے لگتے ہیں۔ وہ نرم ہلکی فیبرک پسند کرتی ہے۔ بہ نسبت بھاری کپڑوں کے۔ ایسا لباس بھی جو اسے آرام دے۔ پسند کرتی ہے۔ یہ بہترین گھریلو عورت ہوتی ہے۔ اس کا باورچی خانہ نہ صرف ماڈرن ہوتا ہے۔ بلکہ آرام دہ بھی ہوتا ہے۔ خوبصورت کرسیاں اور ان کی کشش جدید طرز کی دلدادگی اور سلیقگی ظاہر کرتے ہیں۔

برج اسد

یہ عورت اپنے کپڑے پورے اعتماد سے پہنتی ہے۔ عزت اور شاہانہ وقار سے چلتی ہے۔ دھوپ کا زرد رنگ۔ اورنج اور کاسنی رنگ قابل تعریف حد تک اس پر سجتے ہیں۔ اس سے اس کی شخصیت ایسی نمایاں ہوتی ہے۔ جوانس اور ہمدردی لئے ہوتی ہے۔ یہ عورتیں اپنے گھر کو قیمتی بناتی ہیں۔ قیمتی اشیاء رکھتی ہیں۔ تاکہ امیر معلوم ہوں۔ قیمتی پردے۔ نقش و نگار والے کپڑے اور سنہری جھلک دینے والے کپڑے پسند کرتی ہے۔ بجائے سادی سطح کے۔

برج سنبلہ

سنبلہ والی عورتیں شور و غل سے نفرت کرتی ہیں۔ اچھی اور سنجیدہ لائنوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ ہلکے رنگ جو آج کل پسند کئے جاتے ہیں۔ ان کی شخصیت پر زیب دیتے ہیں۔ یہ گہرے نیلے رنگ کو پسند کرتی ہیں۔ سمندر اور سرسوں کا رنگ، بنفشی، اور سلیٹی۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ کپڑا زیادہ معلوم ہو۔ فرنیچر سادہ لیکن اچھا پسند کرتی ہیں۔ تیز رنگ ان کے کردار کو ظاہر کرتے ہیں۔ ارغوانی یا تھوڑا سرخ بطور متقابل رنگ کے ملا کر یہ ایک عمدہ توازن قائم کر لیتی ہیں اور پھر ان کو پہنتی ہیں۔

برج میزان

ان عورتوں کے لئے وہ تمام خوبصورت رنگ پسندیدہ ہوتے ہیں۔ جو جانے پہچانے ہوتے ہیں۔ ہلکے گلابی اور نیلے رنگ ان کی شخصیت کو خوبصورت بناتے ہیں۔ لیکن ان کو بہت زیادہ زیورات سے بچنا چاہیئے۔ ان کو بہتر استعمال کے لئے ذرا رہبری کی ضرورت پڑتی ہے وہ چیزیں جو اچھی نہ لگیں۔ ان کو نہ پہننا چاہیئے۔ خواہ ان کا فیشن لاکھ ہی کیوں نہ ہو۔ کیونکہ وہ ان کے لئے نہیں ہوتیں۔ ان عورتوں کو سوشل حلقہ میں مقبول ہونے کے لئے اور دوسروں کو پسند نظر آنے کے لئے انتخاب میں احتیاط کرنا چاہیئے۔

برج عقرب

یہ لوگ گہرے رنگ پسند کرتے ہیں۔ پھیکا رنگ ان کو بے قوت بناتا ہے۔ عقربی لڑکیاں گہرے نیلے رنگ۔ گہرے سبز اور سرخ رنگ پسند کرتی ہیں۔ انہیں عمدہ کپڑا لیکن سادہ پسند کرنا چاہیئے بروکیڈ۔ سلک اور لیس بھی پہن سکتی ہیں۔ عقربی عورت اپنے گھر کو بہتر ذوق کا مجموعہ بنا سکتی ہے۔

جو بے داغ ہو۔ یہ پرانی وضع کو پسند کرتی ہیں۔ غیر معمولی نمونوں کو جمع کرنے میں ماہر ہوتی ہیں۔ گہرے رنگوں کا انتخاب ان کی شخصیت کو واضح کرتا ہے۔

برج قوس

قوسی عورتیں ایسے کپڑوں کو ترجیح دیتی ہیں۔ جو کھلی زندگی کا پتہ دیتی ہیں۔ اچھی کٹائی اور سلائی اور گہرے رنگ ان کو زیب دیتے ہیں۔ تمام ہلکے ارغوانی رنگ۔ شرابی فیروزہ۔ ان کی شخصیت سے ہم آہنگی رکھتے ہیں۔ کرسیوں یا صوفہ اور استعمال کی چیزوں میں چمڑے کا ہونا زیادہ پسند کرتی ہیں۔ اپنے اردگرد اچھی اور قیمتی اشیاء اکٹھی کر لیتی ہیں۔ بہ نسبت فیشن کے عمدہ کوالٹی پسند کرتی ہیں۔

برج جدی

جدی والی عورتیں اپنے جسم اور اضافی موجودیت کے لئے انتخاب میں کچھ مشکل محسوس کرتی ہیں۔ نیوی بلیو۔ کالا اور روپہلی ان کی شخصیت پر اچھا معلوم ہوتا ہے۔ ان کے گھر میں کتابوں کی الماریاں اکثر ہوتی ہیں۔ خوبصورت فرنیچر ہوتا ہے۔ سلیٹی اور بادامی رنگ کی ملاوٹ کے میلان کو پسند کرتی ہیں ادھر ادھر رنگوں کے چھینٹے ان کی طبع کے رخ کو واضح کرتے ہیں۔ یہ اعلیٰ قسم کے شیشوں کو پسند کرتی ہیں اور اکثر ان کو جانچنے میں ماہر ہوتی ہیں۔

برج دلو

موتی کلیروں والے کپڑے اس عورت پر سجتے ہیں۔ خاص طور پر وہ اگر پیلے اور سلیٹی یا کالے اور سفید رنگ کے ہوں۔ غیر معمولی رنگ جیسے مور کی طرح نیلا اس کی شخصیت کا ایک اور رخ پیش کرتا ہے۔ یہ بے باک فیشن اور ساخت کے کپڑے تجربے کے طور پر پہن سکتی ہیں۔ ان کا نظریہ یہ ہوتا ہے کہ وہ بہت حد تک فیشن ایبل معلوم ہوں۔ کشادہ جگہ۔ سادہ فرنیچر۔ سنگ تراشی کے نمونے اور نئی روشنی کی اشیاء مصوری کے شاہکار رکھ کر دلی تسکین پاتی ہیں۔ روایتی طور پر بہت سی مختلف چیزیں یکجا رکھنا پسند کرتی ہیں۔

برج حوت

حوتی عورتیں نسوانیت کا عمدہ نمونہ ہوتی ہیں۔ لباس کے لحاظ سے بھی اور نقطہ نظر کے لحاظ سے بھی۔ روپہلی رنگ کا بروکیڈ اس پر خوب سجتا ہے۔ بینگنی رنگ اور غیر معمولی سبز رنگ پسند کرتی ہیں۔

بہ نسبت اونی کپڑوں کے ریشمی کپڑوں میں خوبصورت نظر آتی ہیں۔ ان کا نظریہ آرام دہ رنگین ہوتا ہے یہ ہلکے رنگوں کو گہرے رنگوں پر ترجیح دیتی ہیں۔ ماڈرن سامان اور کپڑوں کو پسند کرتی ہیں۔ مگر موم کپڑوں کو بھی پسند کرتی ہیں۔ کمرے کا وسطی حصہ غسل خانہ اور ایسے ہی گھر کے حصوں کو صاف رکھنا اور غیر معمولی سجانا ان کا پسندیدہ کام ہے۔

وقت بدلتا رہتا ہے۔ فیشن میں تبدیلیاں ہوتی رہتی ہیں۔ اب لباس بدل رہا ہے۔ بے پردگی آرہی ہے۔ بے پردگی کی وجہ سے رنگوں کا استعمال بھی فیشن میں داخل ہے۔ مغربی ممالک میں جوتے آستین کا رنگ۔ گریبان کی کاٹ۔ سکرٹ کی لمبائی۔ انڈرویر اور باڈی کا طرز بدل چکا ہے۔ مشرق ہو یا مغرب۔ یہ تبدیلیاں۔ ایک حساس اور سنجیدہ عورت یا مرد کی شخصیت پر اثر انداز نہیں ہوتیں۔ وہ زمانہ کے ساتھ قدم بہ قدم چلتا ہے۔ مگر اپنے لباس میں اپنی قدروں کو بچا کر رکھتا ہے۔

رنگ کپڑوں میں اور جواہرات میں انسانی زندگی پر نمایاں اثر ڈالتے ہیں۔ فیشن میں بھی آتے ہیں۔ خوش قسمتی اور بدقسمتی کے لحاظ سے اگر آپ لباس۔ رنگ۔ جواہرات یا گھریلو استعمال کی دیگر اشیاء کے انتخاب میں کشمکش و پیچ میں پڑ جائیں۔ تو علم نجوم سے بہتر مدد اور کہیں نہ مل سکے گی۔

دائرۃ البروج بلحاظ رنگ

کپڑوں اور رنگوں کے رنگوں کا انتخاب

اب ہم آپ کے رنگین نقشہ کے ذریعہ بتائیں گے کہ آپ کے برج کا تعلق کس رنگ سے ہے۔ موافق رنگ کا استعمال عورتوں اور مردوں کے لئے خوش بختی کا باعث ہوتا ہے۔ ایسے رنگ جو مرد نہ پہن سکیں۔ اس رنگ کے رومال۔ ٹائی وغیرہ چھوٹی استعمال کی چیزیں پاس رکھ سکتے ہیں۔ رنگوں کو جو معلومات دائرہ میں دی گئی ہیں۔ اس میں ہر برج کے ماتحت رنگوں کے تین درجے ہیں۔ یہ رنگ کپڑے۔ استعمال کی اشیاء۔ کمرے کا رنگ۔ پردوں کا رنگ۔ بستر کی چادریں۔ فرنیچر اور فرش غرضیکہ ہر جگہ لگائے جا سکتے ہیں۔ حتیٰ کہ جو انگوٹھی میں نگ لگائیں۔ خواہ وہ کسی بھی جوہر کا ہو۔ اس میں اپنے مخصوص برج کا مخصوص رنگ ہونا چاہیئے۔

برج کے ماتحت جو رنگ دیئے گئے ہیں۔ اس دائرہ میں بیرونی دائرہ کا وہ رنگ ہے جو اولین انتخاب کا درجہ رکھتا ہے۔ وسطی دائرہ کا رنگ اور آخری دائرہ کا رنگ شخصیت پر یکے بعد دیگرے اثر انداز ہوتے ہیں۔ یعنی اعلیٰ درجہ خوشی کا رنگ اوّل ہے۔ دوم درجہ کا دوسرا اور سوم درجہ کا تیسرا رنگ ہے۔ جو سب سے نیچے ہے۔ مثلاً برج حوت والے بینگنی رنگ سے خوش ہوتے ہیں۔ لیکن باقی لوگ اس رنگ کو پہن کر خوشی محسوس نہیں کرتے۔ البتہ مزاجی کیفیت کے تحت حوتی لوگ کسی دوسرے وقت میں گہرا سبز رنگ پہن لیں یا نیلا پہلی۔ تو بھی موافقت رہتا ہے۔ یہی اس کے تینوں رنگ ہیں۔ جوزا والے عورت اور مرد ہلکے جوان رنگوں سے خوش ہوتے ہیں۔ جو اوتیج اور نمدہ کے ہوں۔ یا ان سے مل کر بنے ہوں۔

صحیح تاریخ پیدائش اور پیدائش کا وقت رنگوں کی پسندیدگی اور انتخاب میں اہم کام کرتا ہے۔ اگر کسی شخص کی ایسی تاریخ کے نزدیک پیدائش ہو۔ جبکہ برج بدل رہا تھا۔ تب ہمسایہ برج کے رنگوں سے بھی متاثر ہوتا ہے گا۔ مثلاً برج سنبلہ والے سب سے اوّل کاہی کا رنگ پسند کریں گے۔ لیکن اگر وہ ۲۲ ستمبر کے نزدیک پیدا ہوئے ہوں۔ تو ہمسایہ برج میزان کے ہلکے رنگ میں بھی کشش اور فرحت محسوس کریں گے۔

ہم نے تمام لوگوں کے لئے رنگوں کا انتخاب تصویر سے ظاہر کر دیا ہے۔ جو بہت آسانیاں پیدا کرے گا۔

دائرہ حاضرات

تاثراتِ حجر

حاضرات الحجر

پتھوں کی تاثیرات معلوم کرنے کے لئے حاضرات کا عمل

جب کوئی شخص کوئی نگ مثل یاقوت۔ زمرد۔ فیروزہ۔ عقیق اور الماس وغیرہ بازار سے خرید کر لائے۔ تو چونکہ ہر پتھر کے حجم اور رنگ کے لحاظ سے وزن۔ قوت کشش۔ قوت انعکاس اور قوت برقی میں فرق ہوگا۔ اس لئے اس کی سحری قوتوں میں بھی فرق ہو سکتا ہے۔ ان خاصیتوں کا نہ فروخت کرنے والے کو علم ہوتا ہے۔ نہ خریدنے والے کو۔ کہ یہ پتھر کس قسم کی صفات اور برکات کا حامل ہے۔ یا یہ پتھر پہننے والے کو کیا فائدہ دے گا

تو اس امر کے لئے حاضرات الحجر کی جاتی ہے۔ اس کتاب کے آخر میں ایک گول دائرہ دیا گیا ہے۔ اس قسم کا علیحدہ کاغذ پر بڑا تیار کر لیں۔ اتنا بڑا کہ اس کے اندرونی دائرہ کا قطر ۴/۳-۲ انچ ہو اور بیرونی کا ۱/۲-۶ انچ۔ اب باوضو ہو کر دو رکعت نماز نفل استخارہ پڑھیں۔ پھر سورۃ یاسین ایک مرتبہ پڑھ کر نگ کو دائرہ کے وسط میں رکھ دیں اور انگشت شہادت کو آہستہ سے رکھیں۔ تاکہ نگ حرکت کرے۔ تو آپ کی انگلی رکاوٹ کا باعث نہ ہو۔ انگلی صرف مس کرتی رہے۔ اب آہستہ آہستہ بلا تعداد اِنَّهٗ مِنْ سُلَيْمٰنَ وَ اِنَّهٗ لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ كَاشِفَةٌ پڑھتے جائیں۔ چند منٹوں کے بعد نگینہ میں حرکت پیدا ہوگی اور حرکت کر کے وہ اس خانہ کی طرف جائے گا۔ جس میں اس کی خاصیت کا اثر لکھا ہوا ہے۔ اب عامل کو چاہیئے کہ وہ اس خانہ کی عبارت نوٹ کرے۔ جس میں نگینہ نے قرار پکڑا ہے۔ یہی اس کی تاثیر ہوگی۔ اگر وہ نگ حرکت کرتا ہوا متعدد خانوں میں جائے۔ تو وہ نگ اتنی ہی تاثیرات کا حامل ہوگا اور اگر نگ حرکت نہ کرے۔ تو اس میں کوئی تاثیر نہ ہوگی۔ یا وہ مالک کو فائدہ دے گا۔ نگ کا وزن کم از کم بیس رتی ہونا چاہیئے۔

اگر بہت سے سارے نگ امتحان کے لئے موجود ہوں۔ تو تمام کے لئے ایک ہی نماز کافی ہے اور ایک ہی بار سورہ یٰسین پڑھ کر سب پر دم کر دی جائے۔ البتہ ہر ایک نگ کا امتحان الگ الگ کیا جائے گا کہ اس میں کیا تاثیر ہے۔ تمام نگوں کی برکات جاننے کے لئے ایک ہی جلسہ میں کام کیا جا سکتا ہے۔

انگوٹھی

انگوٹھی کی ایجاد زمانہ تاریخ کی عمر سے زیادہ ہے۔ اس لئے یہ ٹھیک طور پر معلوم کرنا کہ یہ پہلے کہاں اور کیونکر ایجاد ہوئی قطعی غیر ممکن ہے۔ تاہم اس بات کا سراغ برابر لگایا جا سکتا ہے کہ انگوٹھی کا استعمال ہر ملک اور ہر زمانہ میں رہا ہے۔ انگوٹھی کی ایجاد کی وجہ یہ بتائی جاتی ہے کہ زیور یا آرائش کے طور پر استعمال کئے جانے کے قابل نہیں بنائی گئی تھی۔ بلکہ غلامی کی نشانی سمجھی جاتی تھی۔ ہر گھر کا مالک اپنے امتیازی نشان کے ساتھ انگوٹھیاں تیار کراتا تھا۔ اور ایک ایک غلام کو پہنا دیتا تھا۔ ان غلاموں میں اس کی بیوی بھی شامل ہوتی تھی۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ اس زمانہ میں بیویاں بھی بہ حیثیت خادمہ یا بیوی کے ہوا کرتی تھی۔ چنانچہ بیوی کو انگوٹھی پہنانے کی رسم اب تک کسی نہ کسی صورت میں قائم ہے۔

تواریخ کے دو مختلف دور میں انگوٹھی کی وضع اور تراش خراش بدلتی رہی۔ زمانہ قدیم میں انگوٹھیوں کی ساخت بالکل سادہ اور معمولی تھی۔ جو اس کی صنعتی پستی کا ثبوت ہے۔ قدیم ترین انگوٹھی جو اب تک محفوظ رہ سکی ہے۔ ایک سبز رنگ کی مٹی کی قسم کی پتھر کی بنی ہوئی ہے جس پر کچھ علامات کندہ ہیں۔ یہ ایران سے حاصل کی گئی ہے اور اس کا زمانہ تمدن مصر سے قدیم بتلایا جاتا ہے۔ مصر کے لوگ سونے کی انگوٹھیاں پہنتے تھے۔ جن پر ان کی زبان میں کچھ لکھا ہوتا تھا۔ اس قسم کی ایک اور انگوٹھی اہرام مصر میں فرعون کی قبر سے برآمد ہوئی تھی۔ ایسی ہی ایک اور انگوٹھی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ حضرت یوسفؑ کو عزیز مصر کے اعزاز میں پہنائی گئی تھی۔ روم میں جب کہ وہاں کا تمدن اوج پر تھا تانبے اور سونے دونوں دھاتوں کی انگوٹھیاں استعمال کی جاتی تھیں۔ یہاں کی دو انگوٹھیاں اس وقت بھی عجائب خانہ میں موجود ہیں۔ جن میں سے ایک پر کسی شخص کی تصویر بنی ہوتی ہے اور دوسری اپنی وضع میں قفل کی کنجی کے مشابہ ہے۔

بعض وحشی ممالک کے باشندے انگوٹھی میں زہر رکھتے تھے جس سے وہ شکار میں مدد لیتے تھے۔ دنیا کے اکثر نامی گرامی شعرا بھی انگوٹھی پہنتے تھے چنانچہ انگریزی کے مشہور شاعر ولیم شیکسپیر کی انگوٹھی اس وقت بھی موجود ہے۔ جس پر اس کے نام کے دو حروف W.S کندہ ہیں۔

انگوٹھیاں انعام و اکرام دینے کے کام بھی لائی جاتی تھیں۔ چنانچہ تاریخ سے پتہ چلتا ہے کہ شاہان جشین میں سے بہتروں نے اپنے مصاحبوں اور درباریوں کو خوش ہو کر انعام میں انگوٹھیاں دی تھیں بعض انگوٹھیوں کی قیمت بہت زیادہ تھی۔ چنانچہ ملکہ قسطینہ نے ایک انگوٹھی کی قیمت چالیس

ہزار پونڈ ادا کی اور ملکہ قسطینہ نے ایک انگوٹھی ساٹھ ہزار پونڈ کی خرید لی۔

جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شاہان زمانہ کو پیغام دعوت اسلام کی چٹھیاں لکھیں تو کسی نے کہا۔ کہ جب تک مہر اور پیرنہ ہو۔ وہ اس کو قبول نہیں کرتے نہ معتبر خیال کرتے ہیں۔ تو حضورؐ نے ایک انگشتری تیار کروائی جس پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ تین سطروں میں لکھا ہوا تھا۔ درمیان میں محمدؐ تھا۔ آپ اس سے مہر کا کام لیا کرتے تھے اور نگ کو عموماً ہتھیلی کی طرف رکھتے تھے۔ دائیں ہاتھ میں پہنتے تھے اور بائیں ہاتھ میں بھی۔

کہتے ہیں کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی انگشتری پر اصبر توحر اصدق تنج کندہ تھا۔ اور حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگشتری پر سبحان من الجم الجن بکلماتہ کندہ تھا۔

کتب شیعہ میں لکھا ہے کہ بارہ اماموںؑ کی انگشتریوں پر بھی مختلف اسماء کندہ تھے۔ مثلاً حضرت امام حسنؑ کی انگشتری پر العزۃ للہ کندہ تھا۔ اور حضرت امام حسینؑ کی انگشتری پر الحمد اللہ کندہ تھا۔

زمانہ قدیم میں مخصوص پتھروں پر مخصوص امراض کے لئے خاص وقتوں میں طلسم کندہ کئے جاتے تھے۔ ان کا ذکر اکثر کتب عملیات و طلاسم میں مذکور ہے۔ ایک دفعہ یہ طلسم بن جانے کے بعد جس کو بھی دے دیں۔ نفع دیتا تھا۔ راقم الحروف کے پاس بھی عمدہ تدر رنگ کے بیضوی عقیق پر آیت کریمہ خوبصورت الفاظ میں کندہ ہے۔ جو انگشتری میں جڑا ہوا ہے۔

کواکب و بروج کی متعلقہ دھاتیں

ساتوں ستاروں کے متعلق سات دھاتیں ہیں۔ جس شخص کا جو ستارہ ہو۔ خاص حالات میں اسی دھات کی انگشتری میں نگ لگوانا چاہیئے اور اس انگشتری کو اسی دن پہننا چاہیئے۔ جو اس ستارہ کا دن ہو۔

شمس	سونا	عطارد	پلاٹینم یا الومینم
قمر	چاندی	مشتری	ٹین
مریخ	لوہا	زحل	سکّہ
زہرہ	تانبا		

اسی طرح بروج کے متعلق بھی دھاتیں ہیں۔ جن لوگوں کو تاریخ پیدائش یاد ہو۔ ان کو دھات

کا انتخاب کرنا آسان ہوگا۔ اس جدول میں پہلی دھات برج کی متعلقہ ہے۔ باقی مزید دھاتیں مدد دینے والی کہی جاتی ہیں۔

حمل ــ لوہا ـــــ سونا یا ٹن
ثور ــــ تانبا ـــــ چاندی
جوزا ــــ سونا ـــــ تانبا یا پلاٹینم
سرطان ــــ چاندی ـــــ تانبا
اسد ــــ سونا ـــــ ٹن یا لوہا
سنبلہ ــــ سکہ ـــــ تانبا
میزان ــــ تانبا ـــــ سونا یا پلاٹینم
عقرب ــــ لوہا ۔ چاندی یا پلاٹینم عمدہ ہے
قوس ــــ ٹن ـــــ سونا یا لوہا
جدی ــــ سکہ ـــــ پلاٹینم
دلو ــــ پلاٹینم ـــــ چاندی
حوت ــــ چاندی ـــــ ٹن

ناموافق جواہرات

مندرجہ ذیل جواہرات ناموافق کہے جاتے ہیں۔ بروج کے ناموافق جواہرات دیئے جا رہے ہیں۔ ان کو کبھی انتخاب نہ کریں۔

حمل ـــــ موتی ۔ اوپل ۔ سنگ موسیٰ
ثور ـــــ پکھراج یا زبرجد ۔ زرد ہیرا
جوزا ـــــ نیلم (یاقوت کبود) فیروزہ ۔ اکوامرائن
سرطان ـــــ سنگ موسیٰ ۔ روبی ۔ لاجورد
اسد ـــــ پکھراج ۔ زمرد
سنبلہ ـــــ فیروزہ ۔ ایمے تھسٹ ۔ اکوامرائن
میزان ـــــ موتی ۔ سنگ موسیٰ ۔ روبی
عقرب ـــــ زمرد ۔ زرقن ۔

قوس ـــــ اکوامرائن ۔ عقیق ۔ نیلم
جدی ـــــ حجر القمر ۔ روبی ۔ اوپل
دلو ـــــ پکھراج ۔ زرد ہیرا ۔ لاجورد
حوت ـــــ عقیق ۔ فیروزہ ۔ نیلم

آخر میں عرض ہے کہ کسی علم کی کوئی انتہا نہیں اور قدرت کی صناعی کی اکثر باریکیوں کو کوئی بھی حل نہیں کر سکتا۔ اس کتاب میں علمی طور پر وہ باتیں لکھی گئی ہیں جو ہر انسان کو فائدہ دے سکتی ہیں۔ حقائق کو اللہ پاک ہی بہتر جانتا ہے اور وہی استعمال کی چیزوں میں فائدہ اور اثر دینے والا ہے۔

سُبْحَانَكَ لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝

کاشش البرنی

ہماری کتابیں

الساعات (حصہ اول)

ہفتہ واری ساعتوں کے اوقات ہمیشہ کے لئے دیئے گئے ہیں۔ اور ساعات کے اثرات۔ اور سوالوں کا جواب نکالنا۔ اعداد اور علم الساعات کا تعلق۔ رئیس۔ سمت۔ ضمیر اور صدقات کی مکمل تفصیل موجود ہے۔ قیمت ۱۵ روپے۔

الساعات (حصہ دوم)

ساعتوں کے احکام اور ان کی تدبیر کو احسن طریقے سے ظاہر کیا گیا ہے۔ زندگی کے ۸۰ شعبوں کے متعلق سوالوں کے جوابات اور ان کی تشریح کی گئی ہے۔ قیمت ۱۶ روپے۔

عامل کامل (حصہ اول)

علم النقوش پر جامع کتاب ہے۔ نقوش اور ان کے اعمال۔ اعمالِ قدرت۔ اسمائے موکلات اور وہ حروف تہجی بعض سورتوں و اسماء کی ریاضتوں کا طریقہ۔ فوری کام کرنے والے منتر۔ ہدیہ ۱۶ روپے۔

عامل کامل (حصہ دوم)

علم النقوش پر جامع کتاب ہے۔ علم الواح۔ علم تکسیر اعداد۔ وفق اعداد موضوعات۔ وضع قواعد اور امثال۔ نقوش کا علم سیکھنے والوں کے لئے ایک تحفہ ہے۔ نقوش کے موکلات۔ اسمائے الٰہی اور اعوان عزیمت کے طریقے اور ریاضتوں کے طریقہ درج ہیں۔ ہدیہ ۱۲ روپے۔

آثار النجوم (حصہ دوم)

زائچہ کے ہر گھر کے اثرات لکھے ہیں۔ تاکہ زائچہ کو آسانی سے پڑھا جا سکے۔ روزگار، مالی حالات سفر، شادی، اولاد، صحت، پوزیشن وغیرہ تمام حالات کو اخذ کرنے کا طریقہ دیا گیا ہے۔ اور مثالی زائچے بھی دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲۲ روپے۔

اسباق النجوم

یہ علم نجوم کے مبتدیوں کے لئے لکھی گئی ہے۔ اس میں زائچہ بنانے اور زائچہ پڑھنے کے آسان اصول اور قواعد دیئے گئے ہیں۔ قیمت ۲۲ روپے

رُوحِ قرآن (حصہ اول)

قرآنی حقائق و معارف کو آسان۔ عام فہم زبان میں پیش کیا گیا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کا جواب قرآن کے اعجاز و کمال سے دیا گیا ہے۔ آیات قرآنی کا انتخاب مختلف عنوانات کے ماتحت ہے۔ جس سے قرآن کے حقیقی فکر و نظر کا علم ہوگا۔ ہدیہ ۲۰ روپے۔

جَذبُ القُلوب

اعداد متحابہ کا حسابی نظام۔ اعداد کی قوت جاذبہ اور ان کی طلسمی قوتیں۔ محبت۔ جذب اور حاضری مطلوب کے تیری عملیات۔ طالب و مطلوب اعداد۔ عاشق و معشوق اعداد و غالب و مغلوب اعداد کے جاننے کا طریقہ۔ ہدیہ ۱۴ روپے۔

عددوں کی حکومت حصہ اول

ہر شخص کے نام اور تاریخ پیدائش کے اعداد قسمت۔ قوتِ عمل۔ کام۔ کاروبار اور تمام دنیاوی کاموں میں کیسے دخل انداز ہوتے ہیں۔ کیسے مدد کرتے ہیں۔ اس امر کو سات ابواب میں آسان طریقہ سے واضح کیا گیا ہے۔ قیمت ۲۵ روپے۔

رجوع ہمزاد — ہر انسان کے ساتھ ہمزاد پیدا ہوتا ہے۔ اس کو مسخر کرنے اور اس سے دنیاوی کاموں میں مدد لینے کے طریقے اور ریاضتیں لکھی ہیں۔ دور دراز کی چیزیں منگوانا۔ مخفی اور پوشیدہ چیزوں کا معلوم کرنا۔ امراض گم شدہ کا پتہ لگانا۔ واقعات حاصل کرنا۔ عامل کے لئے معمولی باتیں ہوتی ہیں۔ قیمت روپے۔

قواعد عملیات

یہ کتاب ان لوگوں کے لئے بیش قیمت تحفہ ہے۔ جو عملیات کے شائق ہیں۔ اس کتاب میں تمام ضروری قواعد اور تفصیل درج ہے۔ اس کے بارہ باب ہیں۔ برسوں کی خدمت سے وہ نقاط ملیں گے جو اس کتاب میں درج ہیں۔ قیمت ۲۰ روپے۔

پتھروں کے سحری خواص

ان لوگوں کے لئے مفصل معلومات ہیں جو نگوں کے متعلق کچھ جاننا چاہتے ہیں۔ پتھروں کے رنگ، خواص، ماہیت کے علاوہ ان کے عجیب خواص، سحری وطبی فوائد دیئے گئے ہیں۔ جواہرات کا کواکب سے کیا تعلق ہے۔ حصول برکات کا نظریہ، اعتقادات وحقائق کیا ہیں۔ قیمت ۱۸ روپے۔

مدنی التقویم

ہر سال یہ تقویم شائع کی جاتی ہے۔ اس میں کواکب کی روزانہ رفتار ہیں۔ نظرات اور ایک سال کے حالات درج کئے جاتے ہیں۔ علم نجوم کے ضروری قواعد اور جدولیں درج کی جاتی ہیں۔ گھریلو اور کاروباری امور کو سرانجام دینے کے لئے روزانہ اثرات دیئے جاتے ہیں۔ قیمت ۱۵ روپے۔

رموز الجفر

علم جفر کے آثار کے متعلق مشہور کتاب ہے۔ اس میں حب۔ تسخیر۔ زبان بندی۔ بغض اور شرفات کواکب کے موثر عملیات دیئے گئے ہیں۔ ان اعمال کے لئے کسی چلّہ کی ضرورت نہیں۔ ترکیب وقت اور لوازمات عمل سے ہی اثر پیدا ہوتا ہے۔ ہدیہ ۱۸ روپے۔

حل المقاصد

اس کتاب میں ایک مستحصلہ کا طریقہ دیا گیا ہے۔ جس سے ۲۲ سوالوں کے جواب جس زبان میں چاہیں نکال سکتے ہیں۔ اردو۔ فارسی۔ عربی زبان کا مستحصلہ ہے۔ قیمت ۱۰ روپے

فہرست کتب طلب فرمائیے۔ ہر ایک کتاب پر تقریباً ۲/۴۰ محصول ڈاک الگ لگے گا۔

پتہ:۔ اوراق پبلشرز۔ پی۔ آئی۔ بی۔ سی۔ کراچی نمبر ۵

ماہنامہ

روحانی دنیا

علم جفر۔ علم نجوم۔ علم الرمل۔ علم الید۔ علم النفس۔ علم قیافہ علم الخواب اور علم الاعداد کے متعلق جدید معلومات

نقوش۔ عملیات کے راز اور ان کے اثرات

انسان کی پوشیدہ قوتیں اور موجوداتِ عالم کا اثر نفسیاتِ انسانی پر

یہ رسالہ ۱۹۳۲ سے جاری ہے۔ ہر طبقہ کے مرد وعورت اس سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ خریدار کو مشکلات کے وقت علم روحانی کے ذریعے مشورہ مفت دیا جاتا ہے۔ علوم روحانی۔ روحانیات اور تعلقوں سے دلچسپی لینے والوں کے لئے رہنما ہے۔

سالانہ چندہ ۹.۰۰ روپے

نمونہ مفت طلب کریں

منیجر روحانی دنیا

پی آئی بی سی۔ کراچی نمبر ۵

علم النقوش پر جامع اور مستند کتاب

عامل کامل حصہ دوم

علم الواح ۔ علم تکسیر اعداد ۔ وفق اعداد ۔ علم النقوش

مع خواص، وضع اور قواعد مع امثال

اب تک علمی طور پر اس موضوع پر ایسی جامع کتاب شائع نہیں کی گئی جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ علم کیسے کام کرتا ہے۔ عمل کیسے وضع کیا جاتا ہے اور کیسے مختلف مقاصد کا مخصوص نقش بنتا ہے:

- مثلث کہاں کام کرتی ہے مربع کہاں مخمس کہاں غرضیکہ ہر نقش کے متعلق یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ مقصد کے موافق چال کونسی ہے اور نقش کونسا ہے؟
- ہر قسم کے نقوش پُر کرنے کے طریقے، مخصوص دور اور مخصوص مقاصد کے لیے وضعی اعداد یہ تمام طریقے کسی اور کتاب میں نہ مل سکیں گے۔ یہی نقوش کے راز ہیں۔
- وہ راز جس سے نقش کے اندر اسم آیت، مقصد اور نام طالب مطلوب قائم ہو جائیں۔
- نقوش کے موکلات، اسمائے الٰہی، اعوان اور عزیمت بنانے کے قواعد۔
- طریقہ زکات و اصلاح عددین۔
- مثلث، لوح سلیمانی، مثلث ہندی، مثلث دو پایہ، مربع، مخمس، مسدس، مربع عشر، اثنا عشر، صد در صد نقوش، ان کی چالیں، خواص اور عملیات۔
- اعمال حُب و بغض، حاضری مطلوب، ترقی، سربلندی، حصول رزق، امراض وغیرہ کی الواح تیار کرنے کے طریقے، اسمائے الٰہی کی الواح اور ان کے فوائد۔
- مخصوص اوقات کے مخصوص عملیات اور سریع التاثیر درجات۔

صفحات ۲۴۰ ☆ ابواب ۱۸ ☆ عملیات و قواعد ۵۲۹

ہدیہ: [illegible] روپے ۔ محصول ڈاک ۲۷ پیسے

اوراق پبلشرز ۔ کراچی ۵

پتھروں کے سحری خواص

آپ کے برج کے مطابق کپڑوں-نگوں اور ڈیکوریشن کے رنگ